هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ

انوار الوحدت

مصنف

صوفی محمد انور قادری گوجرہ

ناشر

مکتبہ رحمانیہ نزد لطیف ہائی سکول
(دار السلام
ٹوبہ ٹیک سنگھ)

موبائل شاپ

هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ

انوار الوحدت

مصنف

صوفی محمد انور قادری محلہ گڈا خانہ گوجرہ

ناشر

مکتبہ رحمانیہ نزد لطیف ہائی سکول (دار السلام) ٹوبہ ٹیک سنگھ۔

مکتبہ غوثیہ قادریہ الفیصل بازار گوجرہ

نام ——— انوار الوحدت

مصنف ——— صوفی محمد انور قادری

ناشر ——— مکتبہ رحمانیہ دارالسلام، ٹوبہ ٹیک سنگھ

بارسوم ——— جنوری ۱۹۸۹ء

تعداد ——— ایک ہزار

قیمت ——— ۶۵ روپے 75/-

کتابت ——— عبدالحمید شیرازی گوجرہ

پتے

مکتبہ غوثیہ قادریہ گوجرہ۔ بشیر بکڈپو گوجرہ

مکتبہ نبویہ۔ مکتبہ نوریہ رضویہ گنج بخش روڈ لاہور

نوری بکڈپو۔ چشتی کتب خانہ۔ علی برادران۔ فیصل آباد

گوشۂ ادب۔ ہمدرد کتب خانہ اینڈ سپورٹس۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ

Scanned with CamScanner

فہرست مضامین

مضامین	صفحہ
پیش لفظ	۵
حمد	۷
ہو الکل	۸
شرح ہو الکل	۹
دربیان وجود مطلق	۲۱
شرح دربیان وجود مطلق	۲۲
دربیان وجود کائنات	۲۳
شرح دربیان وجود کائنات	۲۵
تنزلات ستہ مرتبہ اول احدیت	۳۶
شرح المرتبۃ الاول احدیت	۳۷
المرتبۃ الثانی وحدت حقیقت محمدیہ	۳۹
شرح مرتبہ ثانی وحدت .	۵۰
المرتبۃ الثالث واحدیت	۵۰
شرح المرتبۃ الثالث واحدیت	۵۱
المرتبۃ الرابع روح	۵۲
شرح مرتبہ چہارم روح	۵۳
المرتبۃ الخامس عالم مثال	۵۳
المرتبۃ السادسہ عالم اجسام	۵۵

مضامین	صفحہ
شرح مرتبہ ششم	۵۶
المرتبۃ السابعہ انسان کامل	۵۶
دربیان شیخ کامل	۵۷
دربیان وسیلہ نفی و اثبات	۶۰
فی الصورۃ الشیخ الکامل	۶۷
حضرت مولانا رومؒ کا فرمان	۶۷
حضرت گل حسن شاہ رح	۶۸
حضرت خواجہ احمد جامؒ زندہ پیل	۶۹
حضرت سلیمان تونسویؒ	۷۰
پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ	〃
حضرت نیاز احمد بریلوی رح	۷۱
حضرت امام غزالی رح	〃
شیخ روزبہان بقلی شیرازی	۷۲
حضرت شیخ اسمٰعیل حقی	۷۳
حضرت غوث الاعظم پیران پیر دستگیرؒ	〃
حضرت بو علی شاہ قلندر پانی پتی رح	۷۴
حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رح	〃
حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ	۷۵

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
شیخ محمد صادق گنگوہی اور	٧٦	حضرت شیخ روزبہان بقلی شیرازی	٩٢
مولوی اشرف علی تھانوی رح	〃	عارف باللہ شیخ الاکبر محی الدین	٩٣
حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رح	٧٨	ابن عربی رح	〃
حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح	٧	حضرت شیخ اسمٰعیل حقی رح	٩٤
مولوی اسمٰعیل صاحب دہلوی رح	٧٩	حضرت داتا گنج بخش لاہوری رح	٩٦
شیخ عبدالکریم جیلی رح	〃	شیخ عبدالحق محدث دہلوی رح	٩٧
دربیان حضرت آدم علیہ السلام	٨٠	حضرت احمد بن حنبل رح	٩٩
دربیان دیدار خداوندی رؤیت	٨٤	حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رح	〃
باری تعالیٰ۔	〃	حضرت ابوالحسن خرقانی رح از	١٠٠
فرمان حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	٨٦	شرح عقائد نسفی	〃
حضرت ابوبکر صدیق رض کا فرمان	٨٨	حضرت حاجی امداد اللہ اور مولوی	١٠١
حضرت عمر فاروق رض کا فرمان	〃	اشرف علی تھانوی رح۔	〃
حضرت عثمان غنی رض	٨٩	حضرت حاجی امداد اللہ کا مطلب	١٠٢
حضرت علی کرم اللہ وجہہ	〃	اور جواب (لن ترانی)	〃
صحابہ کرام نے خدا تعالیٰ کو دیکھا	٩٠	شجرہ شریف اور لا تدرکہ الابصار	١٣٨
		کا مطلب اور جواب۔	

Scanned with CamScanner

پیش لفظ

کچھ کتابیں ایسی نظر سے گذریں جن میں تنزلات ستہ وغیرہ کا ذکر تھا اور جو اُردو پنجابی اور عربی فارسی کے اشعار سے مرکب تھیں اور بعد میں کچھ معمولی سی شرح بھی تھی ان کے دیکھنے سے مجھے بھی اسی طرز پر اردو پنجابی اور عربی فارسی سے ملے جلے اشعار لکھنے کا شوق پیدا ہوا - اور اشعار کی شرح زمانہ حال کے مطابق قرآن و حدیث تفاسیر اور اقوال بزرگانِ دین سے کی - تاکہ بعض نکتہ چین حضرات کی زبان بند رہے - اور چھوٹی سی کتاب میں بہت زیادہ حوالے لکھنے کی کوشش کی - اور میں نے اس کتاب میں زیادہ شرح ہر حوالے کے لکھنے کے بعد اس لیے نہیں کی - کہ اتنے حوالے ہی زیادہ لکھے جائیں - تاکہ ذوق شوق والے ہر صاحب کے لیے پاکٹ بک کا کام دے - اور امید ہے کہ بزرگوں کو ماننے والے اس سے مستفید اور خوش ہو کر ناچیز کو دعائے خیر سے یاد فرمائیں گے - اور یہ کتاب خاص الخاص لوگوں کے لیے نہ کہ عام لوگوں کے لیے اور نہ کسی فرقہ پر اعتراض کیا گیا ہے - جیسے کہ حضرت نظری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں -

از ذوقِ مانشود باخبر مذاق سقیم
درست ذائقہ داند مذاق شکرے ما

یعنی ہمارے ذوق کی شیرینی کی لذت کو وہی جان سکتا ہے جسکے منہ کا ذائقہ ٹھیک ہو اور اس شعلہ عشق و معرفت کے اسرار و رموز کو وہی جان سکتا ہے جو جمر گادڑ کی سی تاریکی دل و چشم کو کسی منبع نور کامل سے اطہر مطہر کرنے کے بعد وادیٔ عشق سے گزر کر مقام توحید و بقا میں پرواز کر رہا ہوں - اور اگر

آپ بنظر انصاف وغور برا بھلا کہنے کی بجائے سمجھنے کی کوشش کریں گے۔ تو آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ یہ مسئلہ بمطابق قرآن وحدیث حق ہے اور تمام اولیائے کرام اس کے قائل ہیں۔ اگر نہیں تو لکم دینکم ولی دین

صوفی محمد انور قادری

محلہ گداخانہ گوجرہ منڈی

(ٹوبہ ٹیک سنگھ)

Scanned with CamScanner

حمد باری تعالیٰ

الحمد للہ الذی اظہر الاشیاء من وجودہ والاشیاء معدوم بنفسہٖ و لاوجود لشیئٍ اٰخر الا بہٖ والکل موجود بوجودہٖ لاشریک فی الوجود الا ھو ووجودہٗ عین ذاتہٖ و ذاتہ عین وجودہ و ھو الذی ظہر باسمایہٖ وصفاتہٖ وافعالہٖ فی الصور العالم وھو عین العالم وھو الذی ظہر فی صورۃ کل شیءٍ وَعَیْنُ کل شیءٍ ولاحاول لہٗ ولا اتحاد لہ و لاحد لہٗ و لاضد لہٗ وَ لاند لہٗ و لامثل لہٗ و لاشریک لہٗ فی ذاتہٖ و صفاتہٖ وافعالہٖ وَ الصّلوٰۃ والسّلام علی مظہر تجلیاتہ الّذی ھو مرأۃ ذاتہ و صفاتہٖ وافعالہٖ و علیٰ اٰلہٖ و اصحابہٖ و اولیاء امتہٖ و علماء ملّتہٖ اجمعین۔ برحمتک یا ارحم الرّاحمین ۞

۷۸۶

ھُوَ الْکُلُّ

فھو الحامد والمحمود — وھو العابد والمعبود
فھو الساجد والمسجود — وھو الشاھد والمشھود
فھو الناظر والمنظور — وھو الظاھر والظھور
فھو الذاکر والمذکور — وھو الشاکر والمشکور
فھو العارف والمعروف — وھو الصاف والموصوف
فھو العاشق والمعشوق — وھو الخالق فی المخلوق
فی الدارین ھو المشھود — غیرہٗ لیس موجود
ہر جا دیدم حق وجہ اللہ — نیست موجود ماسوی اللہ
ھُو المُوسٰے ھو الطور — ھُوَ الکُلّ فی الظھور
ہر صورت ہیں ہے وہ ذات — فی جمیع الموجودات
غیر او نیست موجود !! — ظاہر اندر کل وجود !!
آپ حامد اور آپ محمود ! — عابد بنیا خود معبود !!
آپے ذاکر اور مذکور ! — ہر مراتب وچہ ظہور
آپے فاعل فعل مفعول ! — لا اتحادلہ و لاحلول
ہر تعین ہیں ہے ذات — بالاسماء والصفات
سب مراتب اسدے جان — ہر ہر دے وچہ ذات پچھان
فاینما تولوا فرمایا اللہ — ہر جا ڈٹھا ہیں وجہ اللہ
اندر نہ کوئی غیر موجود — اوہو ذات جو وچہ شہود

۲- شرح بیان مندرجہ بالا ھُوَ الکُلّ

سب تعریف اللہ کے لیے ہے۔ جو جامع اسماء و صفات و اضداد ہے۔ جو ہر رنگ و شکل و صورت میں ظاہر و نمایاں ہے۔ جس کا غیر موجود ہی نہیں۔ وجود ذات باری تعالیٰ ہیں اور اس کے اسماء و صفات اور افعال میں کوئی شریک نہیں کیوں کہ وہی ہے۔ اس کے سوا غیر موجود ہی نہیں۔

تمام موجودات کی حقیقت وہی ذات وجودِ مطلق ہے۔ وجود مطلق کے لیے حد اور صورت اور حصر نہیں۔ باوجود اس کے وہ ذات حد اور صورت میں ظاہر ہے۔ اور پھر بھی وہ اسی طرح ہے۔ اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ ظہور سے اس میں کچھ فرق نہیں آتا۔

پانی برف کی صورت اختیار کرتا ہے۔ پھر بھی وہ پانی ہے۔ برف پانی کی غیر نہیں۔ برف کے پگھلنے سے اس میں کچھ فرق نہیں آتا۔

سمندر میں حباب موجیں اور لہریں ہیں۔ حباب اور موج کی صورت کی حقیقت سمندر ہی ہے۔ اور حباب اور موج کی صورت کے ٹوٹنے سے سمندر میں کچھ فرق نہیں آتا۔ ایسے ہی جانو کہ اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ۔

سیاہی سے حروف لکھے جاتے ہیں۔ حروف سیاہی کے غیر نہیں ہیں محض ظاہر کے اعتبار سے غیر خیال کیے جاتے ہیں۔ بلکہ سیاہی حقیقت کے اعتبار سے حروف کی عین ہے۔ حروف کے مٹنے سے سیاہی میں فرق نہیں آتا۔

تمام کائنات کا ظہور اسی وجود مطلق سے ہے جیسے برف پانی کی غیر نہیں اور حروف سیاہی کے غیر نہیں۔ ایسے ہی کائنات ذات کی غیر نہیں برف کا عین پانی ہے۔ حروف کی عین سیاہی ہے۔ کائنات کی عین

ذات باری ہے۔ سب میں وہی جاری و ساری ہے۔ جیسے ذات کا پہلے غیر نہ تھا۔ كَانَ اللّٰهُ لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ مَعَهُ ایسے ہی ذات کا اب بھی (کائنات سے) غیر نہیں اَلْآنَ كَمَا كَانَ اس لیے وجود مطلق ہی ہر شکل و صورت میں ظاہر ہوا۔ غیر نہیں جیسے کہ حدیث قدسی میں آتا ہے۔

كُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ۔

ترجمہ: میں مخفیہ خزانہ تھا۔ پس مجھے محبت ہوئی کہ پہچانا جاؤں۔ پس میں نے خلق کو پیدا کیا۔

کنز مخفی وہ اللہ تعالیٰ کی صفت باطن تھی۔ مقام احدیت مرتبہ عماء جس میں اسماء و صفات پوشیدہ تھے۔ جیسے لکھنے سے پہلے سیاہی میں حروف پوشیدہ ہیں۔ اور کشجرۃ فی النواۃ۔ جیسے بیج میں درخت۔ حروف سیاہی سے ظاہر ہوئے۔ درخت بیج سے ظاہر ہوا اور کائنات و اسماء و صفات، ذات سے ظاہر ہوئے۔ یعنی ذات حق ہی بصورت خلق ظاہر ہوئی۔

(۱) جواہر البحار۔ ص۲۲۶ ج۲ و ص۳۲ سطر ۲ ج۳
ص ۱۶۷ ج ۳ مطبوعہ مصر

(۲) مدارج النبوۃ۔ ص۱۶۷ ج۲ سطر ۲۴ نولکشور محدث عبد الحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

(۳) کمالات الٰہیہ فی صفات المحمدیہ عبد الکریم جیلی رحمۃ اللہ علیہ

(۴) الفتوحات المکیہ۔ جلد ۳ باب ۳۵۸ ص ۲۶۷ مطبوعہ مصر شیخ الاکبر ابن عربی

(۵) شجرۃ الکون ص۳ سطر ۱۰ مصر شیخ الاکبر ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ

(۶) سر الاسرار ص۲۲ سطر ۳ حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ

(۷) التشرف بمعرفت احادیث التصوف رحصہ ۲ ص۹۹ مطبوعہ دہلی۔ مولوی اشرف علی تھانوی

(۸) مناہج النبوۃ ترجمہ مدارج النبوۃ ص ۲۸۲ ، ۲۰ مطبوعہ نولکشور لکھنؤ | جیسے کہ قرآن مجید میں فرمایا (پ سورۃ انعام) وھو الظَّاھِرُ ۔ اور وہ اللہ تعالیٰ ظاہر ہے ۔

اُس نے جب اپنے آپ میں (یعنی ذات نے اپنے اسماء صفات کو دیکھا کہ مجھ میں سب کچھ ہے ۔ یعنی کل اشیاء اسماء ، صفات کا جامع ہوں تو اپنی حمد کی ۔ تو اس لیے خود ہی حامد اور خود ہی محمود ہوا ۔ ہر صورت میں وہی ذات مطلق ہے ۔ یعنی ھُوَ فِی صُوْرَۃِ کل شیئٍ اَیْ ھُوَ الْکُلُّ ۔ خود ہی حامد اور محمود ہونا ملاحظہ ہو ۔

تفسیر رُوح البیان : ج ۱ ص ۸ سطر ۲ ۔ مطبوعہ استنبول ، الحمد الکامل وھو حَمْدُ اللہ لِلّٰہِ

ترجمہ : رُوح البیان اردو ص ۲۳ ۔ الحمد یعنی حمد کامل اور حمد کامل وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی حمد خود بیان فرمائی ۔

تفسیر روح البیان ج ۱ ص ۸ سطر ۱ | فَھُوَ تَجَلِّیَاتُہٗ فِیْ ذَاتِہٖ بِالْفَیْضِ الْاَقْدَسِ الْاَوَّلِیْ وَظُھُوْرُ الْاَزَلِیِّ فَھُوَ الْحَامِدُ وَالْمَحْمُوْدُ جُمْلَۃً وَّ تَفْصِیْلًا ۔

ترجمہ ۔ روح البیان اردو ص ۲۴ پس وہ تجلیات ہیں جو اس کی ذات میں بطریق فیض اقدس اولی و بطریق ظہور نورانی کے موجود ہیں ۔ اس سے معلوم ہوا کہ حامد بھی وہی ہے اور محمود بھی وہی ہے ۔ جملاً بھی تفصیلاً بھی ۔

الانسان الکامل فی معرفۃ الاواخر والاوائل مطبوعہ مصر ج ۱ ص ۳ الشیخ عبد الکریم بن ابراہیم جیلی ۔ | سَبِّحْ حَمْدَ نَفْسَہٗ بِمَا اَثْنٰی عَلَیْہِ الْمَعْبُوْدُ فَھُوَ الْحَامِدُ وَالْحَمْدُ وَالْمَحْمُوْدُ ۔

حَقِیْقَۃُ الْوُجُوْدُ الْمُطْلِقْ عَیْنُ ھُوِیَّۃُ الْمُسَمّٰی بِالْخَلْقِ وَالْحَقِّ (ترجمہ السان کامل اردو صـ۱۳ مطبوعہ کراچی)

اَلْمَحْمُوْدُ (اسم اللہ) نے جس چیز کی ثنا کی وہ اُس کے اپنے ہی نفس کی حمد تھی۔ جس کو خود ہی اُس نے سُنا۔ پس وہی حامد اور وہی محمود اور وہ ہی حمد ہے وہ مطلق عین اس چیز کا ہے۔ جس کا نام خلق اور حق ہے۔ یعنی وجود مطلق نے دو مختلف حقیقتوں خلق وحق میں ظہور فرمایا۔

مثنوی حضرت فریدالدین عطار صـ۱۵ سطر ۱
مطبع مجیدی کانپور شائع کردہ غلام ٹولہ کلکتہ۔

چوں بعالم نیست غیر یار کس — حامد و محمود خود ہم بود و بس

ترجمہ: جب کہ تمام عالم میں یار کے سوا کوئی نہیں ہے۔ تعریف کرنے والا اور تعریف کیا گیا۔ سب وہی تھا اور بس۔

تذکرہ غوثیہ صـ۲۷۴ قصیدہ شیخ عطار

حمد خود از زبان خود خود گفت — تا کہ بر خود شود پری رفتار

لوائح جامی رح صـ۱۷ (نولکشور)

ہمسایہ و ہمنشیں و ہمراہ ہمہ اوست — در دلق گدا و اطلس شہ ہمہ اوست
در انجمن فرق و نہاں خانہ جمع ! — باللہ ہمہ اوست ثم باللہ ہمہ اوست

شرح ہو العابد والمعبود

تفسیر شیخ الاکبر محی الدین ابن عربی ج ۱ صـ۱۰ مطبوعہ مصر

فَتَنْتَھِیْ عِبَادَتُکَ بِالْفَنَاءِ وَجُوْدِکَ فَیَکُوْنُ ھُوَ الْعَابِدُ وَالْمَعْبُوْدُ جَمِیْعًا لَا غَیْرُہٗ۔

ترجمہ: آپ کے وجود کے فنا ہو جانے سے آپ کی عبادت بھی ختم ہو جائے پس عابد اور معبود سب وہی ہو۔ نہ کہ اس کا غیر

دونوں مرتبے اسی کے ہیں اور حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

تذکرۃ الاولیاء فارسی ص ۱۰۹ سطر ۱۲ باب ۱۴ ذکر معراج بایزید بسطامی شیخ رح۔ مطبوعہ بمبئی۔] "چوں نگاہ کردم نور خود در نورِ او دیدم و عزت خود در عزت و عظمت او دانستم ہر چہ کردم بقدرت او توانستم کرد۔ نور او در قالبم تافت بچشم انصاف و حقیقت نظر کردم ہمہ پرستش از حق بود نہ از من و من پنداشتہ بودم۔ کہ منش می پرستم۔ گفتم بار خدایا ایں چیست؟ گفت آں ہمہ منم و نہ غیر من"

ترجمہ: تذکرۃ اولیاء اردو باب ۱۴ ذکر معراج۔ بایزید بسطامی رح] "پھر نگاہ کی تو اپنے نور کو اس کا نور دیکھا اور اس کی عزت و عظمت میں اپنی عزت و عظمت کو دیکھا معلوم ہوا کہ جو میں کرتا ہوں اس کی قدرت سے کرتا ہوں۔ جب اس کا نور میرے دل میں چمکا تو انصاف و حقیقت کی نگاہ سے دیکھنے پر معلوم ہوا۔ کہ تمام عبادت حق کی طرف سے ہی تھی۔ نہ کہ میری طرف سے میرا خیال تھا۔ کہ میں اس کی عبادت کرتا ہوں۔ لیکن معاملہ برعکس نکلا میں نے عرض کیا۔ خداوندا یہ کیا معاملہ ہے۔ جواب ملا کہ سب کچھ میں ہی ہوں۔ اور نہ میرا غیر"

جلاء المرات شرح مراۃ العارفین ص ۱۱] پس ہر مرتبہ میں وہی ذات خاص سے متجلی ہے اور بانواع تجلیات بمقتضائے اسماء وجوبیہ اور امکانیہ تعینات

عابدیت اور معبودیت ساجدیت مسجودیت میں ظاہر ہوا ہے۔ ورنہ درحقیقت وہی عابد وہی معبود، وہی حامد، وہی محمود وہی شاہد اور وہی مشہود ہے۔

حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ عبداللہ المعروف خورد جو سلسلہ نقشبندیہ کے بہت بڑے مشہور بزرگ ہیں فرماتے ہیں۔

نور وحدت ص۱۶ سطر ۱۶ مطبوعہ مجتبائی دہلی] اے سید عابد اوست و معبود اوست۔ عابد ست در مرتبہ تقید و معبود است در مرتبہ اطلاق و مراتب تمیز در مراتب از امور عقلیہ ست۔ وجود نیست مگر یک حقیقت کہ ہستی صرف ست،، اب اس کا ترجمہ ملاحظہ ہو جو رسالہ اسرار تصوف میں آ رہا ہے۔

رسالہ اسرار تصوف لاہور ص۱۳ سطر ۲۲ جولائی ۱۹۲۴ء مطبوعہ اللہ والے کی قومی دکان والے] اے سید وہی عابد ہے وہی معبود (یعنی) وہ مرتبہ اطلاق میں معبود۔ مدارج میں مرتبوں کی تمیز کرنا یہ عقلی باتوں کے نتیجے ہیں۔ (مگر حقیقت یہ ہے کہ صرف ایک ہستی کے سوا اور کوئی موجود نہیں ہے۔ بلفظہ

(۳) تفسیر روح البیان ص۳۰ ج۲ سطر ۲۹ { اِنَّ الْكَامِلَ هُوَ السَّاجِدُ وَ الْمَسْجُوْدُ۔

ترجمہ: بے شک ذات حق بصورت انسان کامل ہی ساجد اور مسجود ہے۔

در مرتبہ جمع الجمع از ہمہ مراتب بلند ترین و اعلیٰ است۔ دریں مرتبہ ساجد و مسجود خود ذات سبحانہٗ تعالیٰ جامع الکمالات است در ہمہ مراتب آں وجود مطلق موجود است

انسان کامل عربی ص۱۳۲ ج۱ مطبوعہ مصر] وَلِمَا اعلم انه العابد نفسه بهم منبها على شهود

ذالِکَ فینا ۔ ترجمہ : انسان کامل اُردو صـ ۲۱۸ ۔ جب اس نے ہمیں بتادیا۔ کہ وہ مخلوق کی صورت ہیں خود ہی اپنے آپ کا۔ عابد ہے۔ تو ہم نے اپنے ہیں اس کی شہود پر آگاہی پائی۔

۴ ۔ لوائح جامی صـ ۲۳ س ۱۴ [لائحہ بست و ہفتم، ۲ مطبوعہ نولکشور سنہ ۱۹۱۲ء]

ہستی مطلق کہ ہر جا کہ بظاہر است عین مظاہر است و در ہمہ مظاہر بذاتہ ظاہر

ہ گو ہند دل آئینہ آئین عجب است ۔۔۔ دروے رُخ شاہداں خود بین عجب است

در آئینہ روئے شاہداں نیست عجب ۔۔۔ خود شاہد و خود آئینہ و ایں عجب است

ترجمہ : ۔ ہستی مطلق جہاں بھی ظاہر ہے عین مظاہر ہے۔ (خالق اور مخلوق ہیں غیریت نہیں) اور تمام مظاہر ہیں بذاتہ ظاہر ہے۔

کہتے ہیں کہ دل عجب قسم کا شیشہ ہے۔ اس ہیں دیکھنے والے کو اپنی صورت نظر آتی ہے۔ اور شیشے ہیں دیکھنے والے کو اپنی ہی صورت نظر آنا عجب نہیں اور عجب یہ ہے کہ خود (ذات مطلق) ہی آئینہ اور خود ہی اسمیں دیکھنے والا ہے۔

رسالہ روحی صـ ۲ حضرت سلطان باہورح [وہ خود ہی نظر۔ خود ہی منظر۔ خود ہی ناظر۔ خود ہی منظور۔ خود ہی عشق اور خود ہی عاشق اور خود ہی معشوق ہے۔ اگر تو اپنے آپ سے پردہ ہٹادے تو سب ایک ہی ذات تجھے دکھلائی دے یہ دوئی صرف احول کی وجہ سے ہے"

تفسیر عزیزی فارسی پارہ اوّل صـ ۱۳ { ذکر و ذاکر و مذکور یکے گردد و دوئی از میان برخیزد ۔ یعنی ذکر اور ذاکر اور مذکور ایک ہو جاتے ہیں اور دوئی

درمیان سے اٹھ جاتی ہے ۔

قصیدہ عطار و تذکرہ غوثیہ ص۲۷۳ | ناظر خود خود ست و خود منظور
(۵) شرح فہو الذاکر والمذکور ؛ | خود تماشا و خود تماشہ کار

تفسیر روح البیان ج۱۱ سطر ۴ لَقَدْ کُنْتُ دَھْرًا قَبْلَ اَنْ یَکْشِفَ الْغِطَا اخَالُکَ اِنِّیْ ذَاکِرٌ لَکَ شَاکِرٌ فَلَمَّا اَضَاءَ اللَّیْلُ اَصْبَحْتُ شَاھِدًا بِاَنَّکَ مَذْکُوْرٌ وَ ذِکْرٌ وَ ذَاکِرٌ ۔

ترجمہ :۔ پردہ کھلنے سے پہلے کئی عرصہ میں اس خیال میں رہا۔ کہ شاید میں تیرا ذاکر و شاکر ہوں ۔ جب اندھیرے سے اجالا ہوا تو کیا دیکھتا ہوں ۔ سبحان اللہ کہ (یا الٰہی) ذاکر بھی تو ہے اور ذکر بھی تو اور مذکور بھی تو ہے ۔

ملفوظات مہریہ ص۲۰۸ ملفوظ نمبر ۱۷ | وہی ذاکر وہی مذکور ۔ وہی
پیر مہر علی شاہ گولڑوی | شاہد وہی مشہود

لَیْسَ فِی الدَّارِ غَیْرُہٗ ۔ مولانا جامی رح فرماتے ہیں دبحوالہ قانون عشق ص۲۶۳)

اندیشہ کثرت زمیاں دور شود ذاکر ہمہ ذکر و ذکر مذکور شود !

(۶) شرح فہو العاشق و المعشوق | عاشق خود خود است و خود معشوق
قصیدہ شیخ عطار و تذکرہ غوثیہ ص۲۷۴ | خود طبیب خود است خود بیمار

ترجمہ : یعنی اللہ تعالیٰ اپنا خود ہی عاشق ہے اور خود ہی معشوق ہے اور خود ہی عشق ہے اور خود بیمار ، یعنی کہ ہر شکل و صورت میں وہی جلوہ گر ہے اور حضرت باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ۔

رسالہ روحی ص۶ ۴ خود ہی ناطق اور خود ہی منطوق (بولی ہوئی چیز)

Scanned with CamScanner

خود ہی کاتب اور خود ہی مکتوب ۔خود ہی دلالت کرنے والا اور خود ہی مدلول ،خود ہی عاشق اور خود ہی معشوق ۔

اور پیر مہر علی شاہ صاحب رح ملفوظات ص۱۵ پر فرماتے ہیں۔ معشوق و عشق عاشق ہر سہ اند واحد ،،

حضرت بو علی شاہ قلندر بھی فرماتے ہیں ۔

مثنوی بو علی شاہ قلندر ص۱۷

بوستان اسرار شرح گلشن راز ص۳۱ محمود شبستری رح

اگر عاشق و معشوق از ہم بار شناسی
بینی بے یقین شاہ و گدا ہم نفس مانند۔
ترجمہ :۔ اگر عاشق معشوق کو آپس میں سے جدا پہچانتا ہے ۔تو یقین کے ساتھ دیکھ کہ وہ آپس میں ایک ہیں ۔

مثنوی شمس تبریز ص۱۲ مطبوعہ کانپور

توئی عاشق بظاہر در طریقت
توئی معشوق باطن در حقیقت

مثنوی عطار ص۱۲

عاشق و معشوق غیر یار نیست ٭ در حقیقت غیر او دیار نیست

علامہ مغربی رح فرماتے ہیں ۔ نام او گشت عاشق و معشوق ۔چونکہ بر جمال خود مفتون ۔

شرح ہو الخالق

اقول : انسان ظاہر بصورت خلق عبد است باطن انسان ذات حق سبحانہ ،تعالیٰ است

انسان جامع مراتب حق و خلق است ۔زیرا کہ ذات حق سبحانہ ،تعالیٰ است ۔

انسان بصورت انسان وخلق ظاہر شدہ۔ کما قال الشیخ الاکبر فی الفصوص الحکم وفی الفتوحات المکیہ فہو الحق وہو الخلق قال الشیخ عبد الکریم۔

الانسان الکامل باب ۴۰ صـ ۱۲۹ سطر ۲۵
مطبوعہ مصر عبد الکریم جیلی رح

اَنَّ الْوُجُوْدَ مُنْقَسِمٌ بَیْنَ الْحَقِّ وَالْخَلْقِ فَالْاِنْسَانُ الَّذِیْ هُوَ الْخَلْقُ بِاِعْتِبَارِ ظَاهِرِهٖ هُوَ الْحَقُّ بِاِعْتِبَارِ بَاطِنِهٖ۔

ترجمہ: انسان کامل صـ ۲۱۴۔ وجود خلق اور حق پر منقسم ہے۔ پس انسان باعتبار اپنے ظاہر کے خلق اور باعتبار اپنے باطن کے حق ہے۔

حضرت مولانا جامی اپنی کتاب نقد النصوص میں فرماتے ہیں۔ یُفْهَمُ مِنْهُ کَوْنُ الْاِنْسَانِ رَبًّا مِنْ حَیْثُ بَاطِنِهٖ عَبْدًا مِنْ حَیْثُ وَظَاهِرِهٖ

یعنی اس کا مفہوم یہ ہے کہ انسان اپنے باطن کی حیثیت سے حق ہے اور ظاہر کی حیثیت بندہ ہے۔

فتوحات مکیہ صـ ۲۹۶ ج ۳ فَظَاهِرُ الْاِنْسَانِ خَلْقٌ وَبَاطِنُهٗ حَقٌّ۔ یعنی انسان کا ظاہر خلق ہے و باطن حق

امداد المشتاق صـ ۵۲ سطر ۱
مطبوعہ تھانہ بھون
اشرف علی تھانوی)

انسان کا ظاہر عبد ہے اور باطن حق،،

رسالہ دربیان وحدۃ الوجود صـ ۶ سطر ۱۴
مطبوعہ دیوبند۔ حضرت حاجی امداد اللہ

بندہ قبل وجود خود باطن خدا بود۔ خدا ظاہر بندہ کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًا

بریں معنی گواہ است۔

شمائم امدادیہ ص ۳۸ سطر ۵ — بندہ قبل وجود خود باطن خدا تھا۔ اور خدا ظاہر بندہ کُنْتُ کَنْزاً مَخْفِیاً الخ اس پر دلیل ہے۔
ملفوظات حاجی امداد اللہ رح

ضیاء القلوب فارسی ص ۲۶ سطر ۱۹ — ظاہر عَبْد، باطن حق بود۔
مطبوعہ دہلی حضرت حاجی امداد اللہ رح

ضیاء القلوب اردو ص ۲۹ سطر ۲۲ — ظاہر میں بندہ اور باطن میں خدا ہو جاتا ہے
مطبوعہ دیوبند

حضرت مولانا جامی فرماتے ہیں (نقل از قانون عشق ص ۲۶) ؎

خوش آنکہ لباس وہم راشک بینم۔ جو حق را ہمہ خلق و خلق راحق بینم
بے آنکہ شود قید حجاب اطلاق در ضمن مقیدات مطلق بینم

جواہر البحار ص ۱۵۱ ج ۴ ص ۲۷۱ ج ۴ فَظَاهِرُ صُوْرَةِ الْاِنْسَانِ خَلْقٌ مَوْصُوْفٌ بِالْعُبُوْدِيَّةِ وَبَاطِنُهٗ حَقٌّ: یعنی پس انسان کی ظاہری صورت خلق ہے۔ جو عبودیت کے ساتھ موصوف ہے۔ اور اس کا باطن حق ہے۔

۸۔ شرح آپے فاعل فعل مفعول۔ جو لا اتحاد ولا حلول ؎

اقول[1]: ذات حق سبحانہ تعالیٰ نہ نزدیک است نہ دور است چوں غیر او نیست قریب و بعید کرا باشد۔ بایں وجہ خود فاعل و فعل و مفعول است زیرا کہ ہیچ فرق نیست۔ ذات حق سبحانہ و تعالیٰ عین جملہ موجودات ست

[1] سے مراد صوفی محمد انور قادری

نہ حلول است ونہ اتحاد است ۔ زیراکہ ذات حق سبحانہ تعالیٰ از حلول واتحاد پاک ومنزہ است در ہر شان خود ظہور نمود است ۔ کَمَا قَالَ الشَیخ العطار

قصیدہ شیخ عطار تذکرہ غوثیہ صـ ۲۷۶
ملفوظات غوث علی شاہ قلندر پانی پتی

ہست خود فعل فاعل ومفعول
ہست خود قبض وبسط درہر کار

خود شدہ طوطی وخود آئینہ ! خود شدہ پیش طوطی آئینہ دار !
حلول واتحاد اینجا محال است کہ در وحدت دوئی عین ضلال است

مرات العارفین صـ ۱۱
حضرت امام حسین علیہ السلام

لَانَّ الاِتّحَادَ یَحصُلُ مِنَ الوُجُودَینِ وَکَذَا الحُلُولُ وَصَیرُورَۃٌ وَمَا ثَمَّہَ اِلَّا وُجُودٌ وَّاحِدٌ

جلاء المرات صـ ۱۱۲ : یعنی اس لیے کہ اتحاد دو وجود سے حاصل ہوتا ہے ۔ اسی طرح حلول وصیرورۃ دو وجود میں پائی جاتی ہے ۔ اور یہاں سوائے وجود واحد کے کچھ نہیں ہے ۔ اور وہ ہستی مطلق ہے ۔ مد پیر مہر علی شاہ ملفوظات کے صـ ۲۰۹ پر فرماتے ہیں ۔ حضرات وجودیہ کے نزدیک سوائے ذات حق غیر کا وجود ہی نہیں ۔ تو حلول کہاں آیا ،،

لہ اقوال سے مراد صوفی محمد انور قادری

٥- دربیان وجود مطلق

وجود مطلق اس کو مان ! — حد شکل تے حصر نہ جان

مطلق ظاہر وچہ حدود ! — لیکن پھر بھی نہ محدود

حد شکل تبدیلی چاہے — وجود مطلق میں فرق نہ آوے

حد شکل وچہ قید نہ جان — فَهُوَ الآنَ كَمَا كَانَ

جمع الجمع اس کو جان — جامع اضداد لے تو مان

رکھے شکلاں لامتناہی — حروف میں جیسے بیچ سیاہی

حروف کی عین سیاہی جان — درخت کو عین بیج پچھان

ذات کی عین تھی کائنات — عین ہے اسکی اب ہمہ ذات

النور دیکھو اکو ذات — جو ہے ظاہر شے بیچ صفات

شرح در بیان وجود مطلق

تحفہ مرسلہ شریف صدا
حضرت ابو سید مبارک

اِنَّ الْحَقَّ سبحانہٗ و تعالیٰ هُوَ الْمَوْجُوْدُ المطلق

ترجمہ : کہ حق تعالیٰ جو سب طرح سے پاک ہے ۔ وہ ہستی بے قید ہے

تحفہ مرسلہ صد ۱۲

وَ اَنَّ ذٰلِكَ الْوَجُوْدَ لَيْسَ لَهٗ شَكْلٌ وَ لَا حَدٌّ وَ لا حَصْرٌ وَمَعَ هٰذَا اُظْهِرَ وَ تَجَلّٰى بِالْحَدِّ والشَّكْلِ وَ لَمْ يَتَغَيَّرْ عَمَّا كَانَ مِن عَدَمِ الشَّكْلِ وَ عَدَمَ الْحَدِّ بَل اَلْاٰنَ كَمَا كَانَ

اور اس وجود کے لیے نہ شکل نہ حد اور نہ احاطہ ہے اور باوجود اس کے حد اور شکل میں ظاہر ہے ۔ اور تجلی کے لیئے اور اس کی بے شکلی اور بے حدی میں کچھ فرق نہیں آیا ہے ۔ بلکہ اب تک ایسا ہی ہے ۔ جیسا تھا ۔

تحفہ مرسلہ صہ ۱۴

وَ اِنَّ الْوُجُوْدَ وَاحِدَةٌ وَ الْلِبَاسُ مُخْتَلِفَةٌ وَ مُتَعَدِّدَةٌ وَ اِنَّ ذَالِكَ الْوُجُوْدَ حَقِيْقَةُ جَمِيعِ الْمَوْجُودَاتِ وَ بَاطِنُهَا وَ اِنَّ جَمِيعَ الْكَائِنَاتِ لَا يخلوا عَنْ ذٰلِكَ الْوُجُوْدِ :

یعنی اور بتحقیق وجود واحد ہے اور لباس مختلف رنگا رنگ ہیں اور وہ وجود تمام موجودات کی حقیقت اور ان کا باطن ہے اور تمام کائنات اس وجود سے خالی نہیں ہے ۔

Scanned with CamScanner

دربیانِ وجودِ کائنات

ہے جو کچھ ہے یہ موجودات — سب کی حقیقت ایک ہی ذات
کُل مخلوق[2] از وجود ! — عدم نہ ہووے کبھی موجود
وہی ذات ہے ظاہر جو — عدم کبھی موجود نہ ہو !
کَانَ اللّٰہُ غیر نہ جان ! — فَہُوَ الْاٰنَ کَمَا کَانَ
عدم العدم[3] وجودِ ذات — نفی کی نفی ہے اثبات
ظاہر ہے خود ذات وجود — ہر صورت میں آپ موجود
ہے ظہور اسی کا سب — صورت خلق میں ظاہر رب
ظاہر خلق اور باطن ذات — غیر ہے نفی وہی اثبات
ظاہر برف تے باطن پانی — ایویں ہر وچ ذات چھپانی
ہر صورت کا عین ہے یار — کتے نہ ڈٹھا میں اغیار

ہے مخلوق کی صورت صورت حق — عین ہے سب کی ذات مطلق

ذات ہے عین الموجودات — کشجرۃ فی النواۃ !

حادث میں تو حادث جان — قدیم کے بیچ قدیم پہچان

ہر مراتب میں وہ ذات — بالیقین موجودات !

کل مراتب اس کے جان — ہر صورت میں اسے پہچان

اسی ذات کا سب ظہور — اندر مراتب فرق ضرور !

مراتب کو تو مول نہ چھوڑ — دکھو دکھرا کر لے جوڑ !!

انور ذات نے کیا ظہور .

نورٌ نُورٌ نُورٌ نُورٌ

شرح دربیان وجود کائنات

۱۔ شرح جو کچھ ہے یہ موجودات

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن پاک سورت نور میں فرماتے ہیں۔ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۔ یعنی اللہ آسمانوں اور زمینوں کا نور ہے۔ یعنی جو کچھ زمینوں اور آسمانوں میں نظر آتا ہے ، یا پوشیدہ ہے۔ یعنی کل وجود الاشیاء جو کچھ ہے سب اللہ ہی کا نور ہے۔ جیسے کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حدیث پاک میں فرماتے ہیں۔

اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ وَالْکُلُّ خَلَائِقُ مِنْ نُوْرِیْ یعنی میں اللہ کے نور سے ہوں اور تمام مخلوق میرے نور سے ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ سب جگہ وہی نور موجود ہے۔ غیر نہیں۔ نور اللہ کی صفت ہے اور صفت عین ذات ہے۔ جس سے معلوم ہوا۔ نور یعنی ذات حق تعالیٰ ہی ہر جگہ موجود ہے اور جیسا کہ اس کو سمجھنے کے لیے یوں فرمایا گیا۔ اَللّٰہُ وُجُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور اللہ عین السموات والارض ہے۔ اور جو مطابق۔ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ ۔ فتوحات مکیہ باب ۴۲۶ جلد ۴ صفحہ ۴۲۶ جلد ۴ صفحہ ۹۰ سطر ۳۔

اِنَّمَا هُوَ نُوْرٌ وَاحِدٌ فِیْ عَیْنِ صُوْرَۃِ خَلْقٍ ۔ یعنی وہ نور واحد ہے جو خلق کی صورت میں عین ہے۔

۲ شرح کل مخلوق از وجود

بعض بے سمجھ لوگوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ مخلوق عدم سے پیدا کی گئی ہے۔

حالانکہ یہ قرآن وحدیث کے خلاف ہے۔ کیونکہ جب یہ صحیح ثابت ہو چکا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ کے ذاتی نور سے ہیں۔ اور حضورؐ کے نورؐ سے کل مخلوق ہے۔ تو یہ کیسے مانا جاسکتا ہے۔ کہ حضور عدم سے ہیں یا کل مخلوق عدم سے ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کا ذاتی نور یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات وجود مطلق کیا یہ عدم ہے؟ جس سے حضور پیدا کیے گئے ہیں۔ معاذ اللہ اور قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قَدْ جَآءَكُم مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ ۔ یعنی آیا ہے تمہارے پاس نور یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم مِنَ اللّٰهِ ۔ یعنی اللہ سے تو کیا یہ عدم ہے۔ ذات حق تعالیٰ ہی ہر صورت و شکل میں ظہور فرمایا ہے۔ عدم جو کچھ بھی نہ ہو۔ وہ کیسے وجود میں آسکتا ہے۔ اب اقوال اولیاء کرام سے ملاحظہ ہو۔ شیخ الاکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ جن کی دنیا بھر کے اولیاء کرام اور علمائے کرام نے تعریف کی ہے۔ (ان کا تعارف وشان کتاب اثبات نور میں اقوال بزرگان سے لکھ چکا ہوں۔ یہاں صرف تھوڑا سا مختصر عرض کرتا ہوں۔ جن کی بابت مولوی اشرف علی تھانوی کتاب التنبیہ الطربی میں علمائے کرام کے اقوال سے اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی تفہیمات الٰہیہ اور انفاس العارفین میں امام شعرانی رح الیواقیت والجواہر میں اور پیر مہر علی شاہ ملفوظات میں لکھتے ہیں اور حضرت مجدد الف ثانی رح مکتوبات میں فرماتے ہیں۔

مکتوبات ج ۱ ص ۵۰۸ سطر ۴ مکتوب ۲۶۶] شیخ محی الدین رح کے حق میں فقیر کا اعتقاد خاص بھی یہی ہے کہ اس کو مقبولوں میں سے جانتا ہے۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتی رح اپنے مکتوبات میں یوں لکھتے ہیں

در حضرت قیوم ربانی قطب صمدانی مجدد الف ثانی رح در حق شیخ اکبر شیخ محی الدین

ابن عربی سرہٗ فرمودہ۔ منکر شیخ در خطر است و معتقد کلمات شطحیہ شیخ نیز در خطر شیخ را از کابر اولیاء اللہ باید دانست الخ۔۔

امام شعرانی آپ کی کتاب فتوحات مکیہ کے متعلق یوں لکھتے ہیں ۔

صَنَّفَا فِیْھَا الْفُتُوْحَاتَ الْمَکِّیَّۃَ الَّتِیْ کَتَبَھَا عَنْ ظَھْرِ قَلْبٍ جَوَابًا بِسُوَالٍ سَئَلَہٗ عَنْہُ تِلْمِیْذُہٗ بَدْرٌ الْحَبَشِیْ وَ لَمَّا فَرَغَ

الیواقیت والجواہر ج ۱ صفحہ ۱۱ سطر ۱۱
امام شعرانی مطبوعہ مصر
فتاوی حدیثیہ ابن حجر مکی ص ۲۹۵ بیروت
شواہد الحق ص ۲۴۸ مطبوعہ مصر
علامہ النبہانی

مِنْھَا وَضَعَھَا فِیْ سَطْحِ الْکَعْبَۃِ الْمُعَظَّمَۃِ فَاَمَتَ فِیْہِ سَنَۃً ثُمَّ اَنْزَلَھَا فَوَجَدَھَا کَمَا وَضَعَھَا لَمْ یَبْتَلْ مِنْھَا وَرَقَۃٌ وَ لَا عَبِثَتْ بِھَا الرِّیَاحُ مَعَ کَثْرَتِ اَمْطَارِ مَکَّۃَ وَرِیَاحِھَا وَاَمَّا اُذِنَ لِلنَّاسِ فِیْ کِتَابَتِھَا وَقَرْاَتِھَا اِلَّا بَعْدَ ذٰلِکَ

ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ بھی اپنے فتاوی حدیثیہ ص ۲۹۵ میں مندرجہ بالا واقعہ یوں لکھتے ہیں۔ لما صنف کتابہ الفتوحات المکیۃ وَضَعَہٗ علی ظھر الکعبۃ ورقا من غیر وقایۃ علیہ ممکث علی ظھرھا سنۃ لم یمسہ مطرھا و لا اخذ منہ الریح ورقۃ واحدۃ مع کثرۃ الریاح والامطار بمکہ فحفظ اللہ کتابہ ۔ اور یہی عبارت فارسی میں شیخ مکی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب الجانب الغربی فی حل مشکلات الشیخ محی الدین ابن عربی میں لکھتے ہیں۔

العجائب الغربی صـ۲۰۹ سطر ۲ مطبوعہ ایران | شیخ محی الدینؒ چوں از مسودہ فتوحات مکیہ فارغ شد آوردہ در بالاء بام کعبہ بے جلا و بے جزو بندی یکساں

آوردہ درآں موضع گذاشت بعد از یک سال آوردہ فرودآوردہ یک ورق از جائے خود بدر نرفتہ بود و یک ورق تر نشدہ بود باوجود آنکہ بادہا ئے مخالف عظیم و باراں ہائے عمیم کہ در مکہ مے باشند ،،

مندرجہ بالا دونوں عبارتوں کا مطلب یہ ہے۔ کہ جب انہوں نے فتوحات مکیہ لکھی تو انہوں نے خانہ کعبہ کی چھت پر پھینک دی۔ ایک سال پڑی رہی۔ بہت زیادہ بارشیں ہوئیں اور بہت تیز آندھیاں چلتی رہیں۔ جب ایک سال کے بعد اتاری تو ویسی ہی تھی۔ بارشوں اور آندھیوں سے کوئی ورق یا لفظ تک بھی ضائع نہ ہوا۔

اور فتوحات مکیہ کے خطبہ کے متعلق خود انہوں نے لکھا ہے۔ انہوں نے (شیخ الاکبر) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حقائق مثال میں دیکھا۔ آپ کے اردگرد انبیاء و رسل فرشتے اور اولیاء صف باندھے کھڑے تھے، آپ کے داہنے حضرت ابوبکرؓ اور بائیں طرف حضرت عمرؓ تھے، اور آپ کے سامنے خاتم الولایۃ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام تھے۔ جن کے پیچھے ابن عربی بیٹھے ہوئے تھے، حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ بھی تشریف فرما تھے۔ آنحضرت نے ابن عربی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ اے محمد (حضرت شیخ الاکبر کا نام محض محمد ہے) اٹھو اور اس کی ثنا کر جس نے مجھ کو بھیجا اور میری تعریف بیان کر فوراً ابن عربیؒ کے سامنے ایک منبر لا کر رکھا گیا جس کی پیشانی پر چمکدار نور سے لکھا ہوا تھا۔ ھذا ھو المقام المحمدی الاطہر۔ یعنی یہ وہ محمدی

پاک مقام ہے ابن عربی رح شرماتے ہوئے اس مقام پر چڑھے ۔ اور فی البدیہہ ایک فصیح و بلیغ عربی خطبہ دیا ۔ اور فرمایا کہ وہ خطبہ میری فتوحات مکیہ کا خطبہ ہے ۔

یہ ہے ابن عربی کی شان جو انہوں نے خود ہی بیان فرمائی ۔ اور یہ رسالہ اخبار ہفت روزہ امروز ۲ نومبر ۱۹۶۷ء صٓ پر آیا ہے اور حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی بھی اپنے ملفوظات میں ملفوظ نمبر ا اور صا۳-۳۲ پر ذکر کرتے ہیں ۔

میں (صوفی محمد انور قادری) نے شیخ الاکبر محی الدین ابن عربی کی تقریباً چالیس کتابوں کا مطالعہ کیا ہے اور میری نظر میں شیخ الاکبر کا کلام سب سے بہت زیادہ بلند ہے اور میں نے جتنی بھی کتب تصوف مطبوعات مصر، ترکی، بیروت ہند و پاکستان وغیرہ کا مطالعہ کیا ہے ۔ ان سب سے زیادہ مجھے شیخ الاکبر کا کلام پسند آیا ہے ۔

شیخ الاکبر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کائنات کو وجود سے پیدا کیا ہے ۔ نہ کہ عدم سے اور ذات کائنات کی عین ہے ۔

الفتوحات المکیہ ج ۳ . باب ۳۶ ۲۸۹ سطر ۲۹ مطبوعہ مصر شیخ الاکبر

فَاَوْجَدَ الْعَالَمَ مِنْ وُجُوْدِہٖ وَکَرَمِہٖ وَھٰذَا لَا یَشُکُّ فِیْہِ عَاقِلٌ مُؤْمِنٌ

یعنی اللہ تعالیٰ عالم کو اپنے وجود سے اور کرم سے وجود بخشا ۔ اور اس میں عاقل مند اور مومن کو شک نہیں ۔

یعنی تمام کائنات نے اللہ تعالیٰ کے وجود سے ظہور پایا ۔ یعنی خود ذات بصورت کائنات ظاہر شد و دریں مرد عاقل و مومن را شک نیست ۔

اگر عاقل و مومن کے سوا دوسرا شک کرے کہ وجود نہیں ۔ بلکہ عدم ہے ۔ تو اسکی مرضی قُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّکُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْیُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ

فَلْیَکْفُرْ ۔ کہف ۱۵/۴

فتوحات المکیہ ج ۲ باب ۱۸۹ ص ۴۵۹ سطر ۲ تا ۲۸ | وَلَیْسَتْ بِشَیْءٍ زَائِدٌ عَلَیْهَا بَلْ هِیَ عَیْنُ کُلِّ صُوْرَةٍ وَ هٰکَذَا تَجِدُهٗ فِیْ صُوَرِ الْمَعَادِنِ وَالنَّبَاتِ

وَالْحَیْوَانِ وَالْاَفْلَاکِ وَالْاَمْلَاکِ وَالْاَمْلَا فَسُبْحَانَ مَنْ اَظْهَرَ الْاَشْیَاءَ وَهُوَ عَیْنُهَا ۔

یعنی اس کے اوپر کوئی شئے زائد نہیں ۔ بلکہ وہ ہر صورت کا عین ہے ۔ اور ایسے ہی سونے چاندی کا ۔ اور ہری ہری چیز جو زمین سے اُگے اور حیوان افلاک اور املاک کی صورت میں سمجھو ۔ اور پاک ہے وہ ذات جس نے اشیاء کو ظاہر کیا ۔ اور وہ ان سب کا عین ہے ۔

فتوحات المکیہ باب ۴۰۵ ج ۴ ص ۷ سطر ۹ { اِنَّهٗ صُوْرَةُ کُلِّ شَیْءٍ وَعَیْنُ کُلِّ شَیْءٍ قَلْبُ الْعَبْدِ لِاَنَّ کُلَّ شَیْءٍ حَق فَمَا وَسِعَهٗ اِلَّا الْحَق ۔ ترجمہ : بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز کی صورت اور ہر چیز کا عین ہے ہر چیز انسان کے دِل میں سما جاتی ہے ۔ کیونکہ ہر چیز حق ہے ۔ اور حق تعالیٰ انسان کے دل میں سما جاتا ہے ۔

فتوحات المکیہ باب ۴۰۵ ج ۴ ص ۷ ۔ سطر ۳۴ | فالحق بیت الموجودات کلها لانّه الوجود وقلب العبد بیت الحق لانّه وسعهٗ ولٰکن قلب المؤمن لاغیر

یعنی پس حق تعالیٰ تمام موجودات کا گھر ہے ۔ اس لئے کہ وہ وجود مطلق ہے ، اور بندے کا دِل حق تعالیٰ کا گھر ہے ۔ اس لئے کہ وہ اسے سما لیتا ہے اور لیکن مومن کا دل نہ کہ غیر کا ۔

فتوحات مکیۃ باب ۵۱۰ ج ۴ - ص ۱۵ - سطر ۱۳ - | ان الحق عین کل صورۃ. ترجمہ بیشک حق تعالیٰ ہر صورت کا عین ہے -

فتوحات مکیۃ باب ۴۲۶ ص ۳۹ - ج ۴ - سطر ۱۳ - | فَھُوَ عَیْنُ السّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ یعنی وہ زمینوں اور آسمانوں کا عین ہے،

پس ثابت شد کہ وجود باری عین ہمہ عالم موجودات است - ہیچ کس را دریں شکے نیست الا آحول چشم کہ یکے را دو مے بیند (از صوفی محمد انور قادری)

تفسیر ابن عربی ص ۵۰۱ - ج ۱ - لَا وُجُوْدَ لِعِبَادِہٖ وَ لَا لِشَیْءٍ اٰخَرَ اِلَّا بِہٖ وَالْکُلُّ مَوْجُوْدٌ بِوُجُوْدِہٖ۔ یعنی نہ کسی بندے کا اپنا وجود ہے اور نہ کسی چیز کا وجود ہے مگر اللہ تعالیٰ کے وجود سے ہے۔ اور کل موجودات اللہ تعالیٰ کے وجود سے ہے -

حضرت شیخ عبدالکریم جیلی فرماتے ہیں

الانسان الکامل عربی باب ص ۴۶ سطر ۳ - مطبوعہ مصر - | وَاَوَّلُ رحمۃ رحم اللّٰہ بھا الموجودات اَنْ اَوْجَدَ الْعَالَمَ مِنْ نَفْسِہٖ -

ترجمہ انسان کامل اردو باب ص ۸۳ کہ سب سے پہلی رحمت موجودات پر یہ کہ خدا نے اپنے نفس (ذات) سے عالم کو پیدا فرمایا "

الانسان الکامل ص ۴۷ - سطر ۸ :- وکیف یجوز الحلول والمماسۃ وھو عین الموجودات نفسہا فوجدہٗ تعالیٰ فی موجوداتہٖ بھٰذا الحکم من حیث اسمہٗ الرحمٰن لانہ رحم المخلوق بظھورہ فیہ وبابرازہ المخلوق فی نفسہٖ۔

ترجمہ الانسان کامل اردو صہ ۸۵ :۔ اور حلول و مماست کیسے جائز ہے جبکہ وہ خود عین موجودات ہے۔ اور ان معنوں سے موجودات میں حق کا وجود بہ حیثیت اس کے اسم رحمٰن کے ہے کہ خلق میں ظہور کر کے اس نے خلق پر رحم کیا۔ اور اپنے نفس سے ان کو نکالا۔

الانسان الکامل عربی صہ ۹۹ سطر ۹ باب ۲۷ مطبوعہ مصر۔ | لِاَنَّ الحق سبحانہٗ و تعالیٰ عَیْنُ الْاَشْیاء

اس لئے کہ حق تعالےٰ عین اشیاء کا ہے۔

ترجمہ الانسان کامل اردو صہ ۱۷ باب ۲ الانسان الکامل عربی صہ ۱۰ | اَعْلَمْ اِنَّہٗ عین الاشیاء الظاہرہ والباطنہ

جان لے کہ وہ اشیاء ظاہرہ اور باطنہ کا عین ہے۔

الانسان الکامل باب ۹ صہ ۲۰ سطر ۱۲۔ عربی مصر | اَلَا تَرَاکَ بِاعْتِبَار اَنَّ الْحَقَّ سُبْحَانَہٗ وَتعالیٰ عَیْنُکَ وھویتک۔

انسان کامل۔ صہ ۹۲ اردو :۔ کیا تو اس اعتبار سے اپنے آپ کو نہیں دیکھتا۔ کہ حق سبحانہ و تعالیٰ تیرا عین۔ اور تیری ہویت ہے۔

تعلیم غوثیہ۔ صہ ۲۶۵۔ مطبوعہ دہلی۔ اَلْعَدَمُ لَیْسَ بِشَیْءٍ وَالْوُجُوْدُ ھُوَ الْحَقُّ۔ یعنی عدم کوئی چیز نہیں اور وجود عین حق ہے۔

حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ عبداللہ عرف حضرت خواجہ خورد اپنی کتاب نور وحدت جس کا ترجمہ سرور وحدت جو رسالہ اسرار تصوف میں بھی چھپی فرماتے ہیں۔

رسالہ اسرار تصوف لاہور ستمبر صہ ۲۷ ۱۹۲۸ء سطر ۱۹ | جو مطلق اور مقید

سب میں ظاہر ہے۔ وہی سب کا عین ہے۔ بلفظہ۔

۲۔ شرح عدم العدم وجودِ ذات

نفی کی نفی سے اثبات۔

عدم العدم سے مراد وجود باری ہے۔ کیونکہ نفی کی نفی کا معنیٰ اثبات ہوتا ہے۔ کیونکہ اذ دخل النفی علی النفی فھو اثبات۔ جیسے کہ شیخ الاکبر بھی فتوحات مکیہ کے خطبہ کے شروع میں فرماتے ہیں۔ اور الحمد للہ الذی اوجد الاشیاء عن عدم وعدمہ۔ یعنی سب حمد اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جس کے عدم نے عدم یعنی وجود سے اشیاء کو پیدا فرمایا ہے۔

حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی بھی یہی فرماتے ہیں۔

ملفوظات مہریہ۔ ملفوظ ۱ صفحہ ۲۱۳ مطبوعہ گولڑہ شریف ‏| ”بعدہ“ حضور اقدس نے کتاب لے کر خود عبارت پڑھی اور معنی بیان فرمایا ارشاد ہوا کہ لفظ عدمہ بکسر میم ہے۔ معطوف عدم اول پر اور چونکہ عدم العدم وجود ہوتا ہے۔ یعنی معنی یہ ہوا۔ حمد ہے اس خدا کی جس نے پیدا کیا اشیاء کو وجود سے“

لوائح جامی صفحہ ۱۹ لائحہ ۲۵ ‏| پس عالم ظاہر حق است وحق باطن عالم۔ عالم پیش از ظہور عین حق بود۔ وحق بعد از ظہور عین عالم بلکہ فی الحقیقت یک حقیقت است ۱۲ ترجمہ۔ پس عالم ظاہر حق ہے اور حق باطن عالم عالم ظہور سے پہلے عین حق تھا۔ اور حق ظہور کے بعد عین عالم ہے۔ بلکہ حقیقت میں ایک ہی حقیقت ہے۔

لوائح جامی صفحہ ۲۳ لائحہ ۲۷ مطبوعہ نولکشور لکھنؤ ‏| وجود حق وہستی مطلق کہ ہر جا کہ ظاہر

است عین مظاہر است و در ہمہ مظاہر بذاتہ ظاہر۔ ترجمہ: وجود حق اور ہستی جہاں بھی ظاہر ہے عین ظاہر ہے (اس میں اور مظاہرہ میں غیریت نہیں) اور تمام مظاہرہ میں (بذاتہ) ظاہر ہے۔ معلوم ہوا کہ ہر صورت و شکل میں ذات باری تعالیٰ ہی جلوہ گر ہے غیر نہیں تمام کائنات کا ظہور وجود سے ہے اور وجود عین ذات ہے۔ جس کے لئے مراتب ضروری ہے۔

۴. شرح۔

اسی ذات کا سب ظہور   اندر مراتب فرق ضرور

حضرت مولانا جامی فرماتے ہیں۔

لوائح جامی لائحہ ۲۳ صفحہ ۱۷ سطر ۱ مطبوعہ نولکشور لکھنؤ۔ } ہر مرتبہ از وجود حکم دارد
گر حفظ مراتب نکنی زندیقی!

ترجمہ: شرح لوائح جامی اردو صفحہ ۔ وجود کا ہر مرتبہ ایک خاص حکم رکھتا ہے اگر تو نے حفظ مراتب کیا تو زندیق ہے۔ ایک مرتبے کی صفات دوسرے مرتبے پر صادق کر دیں۔ تو یہ زندقہ ہوگا۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رح بھی فرماتے ہیں کہ حفظ مراتب بہت ضروری ہے

فتاوی عزیزی جلد ۲ صفحہ ۱۰۳ } بوحدت وجود یوجہے کہ مخالف احکام شرع نباشد یعنی جمیع موجودات را مظاہر حق داند وجود را واحد انگارد و ہر مرتبہ را از وجود حکم جداگانہ ثابت کند۔ در بعضے مراتب موصوف بعبدیت و در بعضے بالوہیت و در بعضے حلال و در بعضے حرام و در بعضے طاہر و در بعضے نجس و مراتب وجود راہم خلط نکند و بگوید۔

ہر مرتبہ از وجود حکمے دارد   گر حفظ مراتب نکنی زندیقی

علامہ عراقی بھی فرماتے ہیں (از شرح قانون عشق صفحہ ۲۴۸ ج ۲

حقیقت ہمہ چیز آمد یکے ۔۔۔ تو اندر مراتب بکن فرق ہا
نظر بر حقیقت ہمہ عین ہست ۔۔۔ نظر بر تعین ہمہ غیر ہا!

اقول :۔ عالم ازروئے تعین و تشخص الہام غیر ذات است و از روئے حقیقت عین ذات است ۔

حضرت مولانا جامی رح فرماتے ہیں (بحوالہ قانون عشق ص ۲۴۸)

از روئے تعین ہمہ غیر اند زعین ۔۔۔ ور روئے حقیقت ہمہ عین اند زغیر

اور رباعی عماد رح بھی ملاحظہ ہو (بحوالہ قانون عشق ص ۲۴۸)

تحفہ مرسلہ ص ۱۹ ۔ وَ اِنَّ لِذَالِكَ الْوُجُوْدِ مَرَاتِبَ كَثِيْرَةً

ترجمہ : اور یہ بات ہے کہ اس وجود کے بہت سے مراتب ہیں ۔ تحفہ مرسلہ حضرت غوث پاک کے پیر مرشد حضرت ابوسعیدؒ مبارک کی کتاب ہے ۔

جلاء المرات شرح مرأت العارفین ص ۵۲

پس مراتب وجوب اور امکان کو امور اعتباری کہنا درست نہیں ۔ ہاں تعینات اور تقیدات کو باین معنی امور اعتباریہ اور عدمیہ کہہ سکتے ہیں ۔ کہ وجود واجب کہ سوا ان کا کوئی علیحدہ اور زائد وجود نہیں ہے ۔ اس کے سوا کوئی موجود نہیں ہے ۔ بلکہ تعینات اور تقیدات مراتب ظہور حق ہیں ۔ اور اسی سے قائم ہیں جیسے زید کی طرف قائم اور عالم کی نسبت کی جاتی ہے ۔ پس تمام تعینات ایک وجہ سے غیر اور ایک وجہ سے عین ہیں اور ایک اعتبار سے اعتباری اور وہمی اور ایک اعتبار سے نفس الامر ہیں ۔ اس سے قائم اور ثابت ہیں ۔

۹۔ تنزلات ستہ مراتب نزول: مرتبہ اوّل احدیت

سات مراتب حق کے جان　　دارو داری کراں بیان !

پہلے کا احدیت نام !　　اسموں صفتوں پاک تمام

رحیم کریم ستار غفار　　کسی صفت کا نہ اظہار

جس کا نہ کوئی نام نشان　　اسموں صفتوں مطلق جان

تنزیہہ تشبیہہ نہ رکھے مول　　کوئی صفت نہ کرے قبول

محض وجود بلا اسماء　　گنج مخفی سمجھ عماء

از تعین پاک وجود　　کُنْتُ کَنْزًا خود فرمود

جیسے سیاہی بیچ دوات　　ذات بلا اسماء و صفات

بلا حروف سیاہی جان　　حرفوں کا نہ نام نشان

ایسے ذات احدیت جان　　سب کچھ اس کا عین پچھان !

نام نشان نہ حد شمار　　لَا تُدْرِکُہُ الْاَبْصَار

الف دا کولوں پچھ لے یار !

دسے تینوں وارو وار !

شرح المرتبہ الاوّل احدیت

(۱) شرح پہلے کا احدیت نام :-

تنزلات ستہ حضرت ابوسعید مبارکؒ حضرت غوث پاک کے پیر و مرشد تحفہ مرسلہ میں بیان کرتے ہیں اور ان کا اور بھی بہت سی کتابوں میں بیان ہے -

شرح تحفہ مرسلہ شریف حضرت ابوسعید مبارکؒ] اَلْمَرْتَبَةُ الْاُوْلٰی مَرْتَبَةُ اللَّاتَعَیُّنِ وَ الْاِطْلَاقِ وَ الذَّاتِ الْبَحْتِ لَا بِمَعْنٰی اِنَّ قَیْدَ الْاِطْلَاقِ وَ مَفْهُوْمُ سَلْبِ التَّعَیُّنِ ثَابِتَانِ فِیْ تِلْكَ الْمَرْتَبَةِ بَلْ بِمَعْنٰی ذَالِكَ الْوُجُوْدُ فِیْ تِلْكَ الْمَرْتَبَةِ مُنَزَّهٌ عَنْ اِضَافَةِ النُّعُوْتِ وَ مُقَدَّسٌ عَنْ كُلِّ قَیْدٍ حَتّٰی قَیْدَ الْاِطْلَاقِ اَیْضًا وَ هٰذِهِ الْمَرْتَبَةُ نُسَمّٰی بِالْمَرْتَبَةِ الْاَحَدِیَّةِ وَهِیَ كُنْهُ الْحَقِّ سُبْحَانَهٗ وَ تَعَالٰی وَ لَیْسَ فَوْقَهَا مَرْتَبَةٌ اُخْرٰی بَلْ كُلُّ الْمَرَاتِبِ تَحْتَهَا ۔ ترجمہ : پہلا مرتبہ لاتعین اور اطلاق ذات بحت کا ہے ۔ یہ معنی نہیں کہ اطلاق کی قید اور تعین کی نفی کا مفہوم اس مرتبہ میں ثابت ہیں ۔ بلکہ یہ معنی ہیں کہ یہ وجود اس مرتبہ میں صفات کی نسبت سے بری اور ایک قید سے یہاں تک کہ قید اطلاق سے بھی پاک ہے اور اس مرتبہ کا نام مرتبہ احدیت رکھا جاتا

ہے اور یہ حق تعالیٰ پاک کی کہنہ ہے اور اس کے اوپر اور مرتبہ نہیں ہے۔ بلکہ تمام اس کے نیچے ہیں۔

مکتوبات شاہ فقیر اللہ علوی
مکتوبات چہارم

فَاعْلَمْ اَنَّ لَهُ مَرَاتِبَ كَثِيْرَةً فَاِذَا جَاوَزَ مِنْ مَرْتَبَةِ الْاِطْلَاقِ وَ عَدَمِ الْاِنْحِصَارِ الْمُسَمَّاةِ بِاللَّا تَعَيُّنِ الذَّاتِ وَ الْبَحْتِ وَ الْاَحَدِيَّةِ الصِّرْفَتِ الْمُنَزَّهَةِ مِنَ اِضَافَةِ النُّعُوْتِ وَ الصِّفَاتِ الْمُبَرَّاةِ عَنْ كُلِّ قَيْدٍ حَتّٰى الْاِطْلَاقِ وَ هِيَ كُنْهُهُ وَ الْحَقِّ وَ لَيْسَ فَوْقَهَا مَرْتَبَةٌ۔

ترجمہ :- پس جاننا چاہیئے۔ کہ اس وجود کے بہت سے مراتب ہیں۔ پس جب اس وجود نے مرتبہ اطلاق اور عدم انحصار سے کہ جس کو لاتعین اور ذات بحت اور احدیت صرف کہتے ہیں۔ جو کہ نعوت اور صفات کی اضافت سے منزہ اور ہر قید حتیٰ کہ قید اطلاق سے بھی پاک ہے اور وہ کہنہ حق تعالیٰ ہے اور اس کے اوپر کوئی مرتبہ نہیں ہے۔

الانسان الکامل عربی باب ۶
ص ۴۴ سطر ۱۲۔ مصر

اِنَّ الْاَحَدِيَّةَ لَا يَظْهَرُ فِيْهَا شَيْءٌ مِنَ الْاَسْمَاءِ وَ الصِّفَاتِ وَ ذَالِكَ عِبَارَةٌ عَنْ مَحْضِ الذَّاتِ الصِّرْفِ فِيْ شَانِهِ الذَّاتِيِّ۔

ترجمہ : انسان کامل اردو صفحہ ۸
باب ۶

احدیت میں اسماء و صفات سے کوئی چیز ظاہر نہیں ہوتی۔ وہ اپنی ذاتی شان میں محض ذات صرف ہے۔

لوائح جامی - لائحہ ۲۲ صفحہ ۱۰۱ : موجود حقیقی یکے بیش نیست و آں عین وجود حق و ہستی مطلق است۔ اما او را مراتب بسیار است اوّل مرتبہ لاتعین و عدم انحصار است و اطلاق از ہر قید و اعتبار و ازیں حیثیت منزہ است از اضافات نعوت و صفات و مقدس است از دلالتہ الفاظ و لغات۔

المرتبۃ الثانی و التعین الاوّل وحدت حقیقت محمدیہ[2]

تعین اوّل مرتبہ ثانی!
اسدا نام توں وحدت جانی

اپنے علم میں آپ خدا!
مجمل طور ڈٹھی اشیاء

علم[2]۔ معلوم۔ قدیم تو جان!
عین ہے اس کا غیر نہ مان

بغیر فرق اجمالی طور!
سب کجھ دے وچہ کیتا غور

اَنَا مِنَ اللّٰہِ حدیث فرمان!
کُلُّ شَیٍٔ مِّنْ نُّوْرِیْ جان

لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ
فرمایا خود حبیب پاک!

حقیقت محمدیہ بھی تو جان
برزخ جامع لے پچھان

نور نبیؐ کو جان قدیم
فَھُوَ الْاَحْمَدُ بلا میم

۱۲۔ شرح مرتبہ ثانی اور تعین اول وحدت یعنی حقیقت محمدیہ

اے شرح تعین اول مرتبہ ثانی۔

تحفہ مرسلہ شریف صد ۲ حضرت ابو سعید مبارک ؒ | وَالْمَرْتَبَةُ الثَّانِيَةُ التَّعَيُّنُ الْاَوَّلُ وَهِيَ عِبَارَةٌ عَنْ عِلْمِهٖ تعالیٰ لِذَاتِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَبِجَمِيْعِ الْمَوْجُوْدَاتِ عَلٰى طَرِيْقِ الْاِجْمَالِ مِنْ غَيْرِ اِمْتِيَازِ بَعْضِهَا عَنْ بَعْضٍ وَ هٰذِهِ الْمَرْتَبَةُ تُسَمّٰى بِالْوَحْدَةِ وَالْحَقِيْقَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ:۔ اور مرتبہ دوسرا تعین اول کا مرتبہ ہے اور اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا اپنی ذات اور اپنی صفات اور تمام موجودات کو بعض کو بعض سے امتیاز کئے بغیر اجمالی طور پر جان لینا ہے۔ اور یہ مرتبہ وحدت اور حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نام رکھا جاتا ہے۔

۲۔ اصطلاحات صوفیہ صد ۲۲ سطر ۹ مطبوعہ دکن۔ حیدر آباد | الحقيقة المحمدية هي الذات مع التعين الاول.

یعنی حقیقت محمدیہ ذات ہے ساتھ تعین اول کے۔

۳۔ مکتوبات شاہ فقیر اللہ علوی مکتوب چہارم | لِيُتَمّٰى بالتعين الاول المعتبر عن علم الذات بذاتہ وَصِفَاتِه وَجَمِيْعَ الْمَوْجُوْدَاتِ عَلَى الْاِجْمَالِ مِنْ غَيْرِ امتيازِ بَعْضِهَا عَنْ بَعْضٍ وَ يسمى اَيْضًا بِالْوَحْدَةِ وَالْحَقِيْقَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ : ترجمہ: تقریباً اوپر والا ہی ہے۔

۴۔ جواھر البحار ج ۲۶۸ سطر ۳ ج ۵۴۸ سطر ۱۲ | لِاَنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَظْہَرُ التَّعَیُّنِ
شیخ یوسف بن اسمٰعیل النبہانی مطبوعہ مصر |

الْاَوَّلِ۔ یعنی اسی لیے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تعین اول کے مظہر ہیں۔

۵۔ جواھر البحار ج ۲۶۸ سطر ۲ ج ۵۴۸ سطر ۲۵ | التنبیہ العاشر اِعْلَمْ اَنَّ الْحَقَّ
کتاب التنبیہات۔ مطبوعہ مصر |

تعالیٰ تَجَلّٰی الذَّاتِہٖ بِذَاتِہٖ وَشَاھَدَ جَمِیْعَ صِفَاتِہٖ وَ کَمَالَاتِہٖ فِیْ ذَاتِہٖ وَاَرَادَ اَنْ یُّشَاھِدَھَا فِیْ حَقِیْقَۃٍ تَکُوْنُ کَالْمِرْاٰۃِ فَاَوْجَدَ الْحَقِیْقَۃَ الْمُحَمَّدِیَّہ۔

ترجمہ:۔ تنبیہ دسویں۔ جاننا چاہیئے کہ حق تعالیٰ نے اپنی ذات کے ساتھ تجلی فرمائی۔ اور اپنی تمام صفات اور کمالات کو اپنی ذات میں دیکھا۔ اور چاہا کہ اپنی ذات کو ایسی حقیقت میں دیکھے۔ جو اس کے لیے آئینہ کی طرح ہو تو حقیقت محمدیہ کو ایجاد فرمایا

(۶) تفسیر الرموز ص ۱ :۔ چوں احد از ذات بیحد سر کشید۔ احد احمد با صفاتش شد پدید۔ یعنی جب احد ذات بے حد سے ظاہر ہوا تو احد احمد کی صورت میں اپنی صفات کے ساتھ ظاہر ہوا۔

(۷) تفسیر الرموز ص ۲ :۔ حضرت موصوفہ میگویند۔ اللّٰہ محمدؐ و محمد اللّٰہ زیرا کہ مردِ حقیقت مسلوب مسلم را امکان بشریت نیست۔ ذات حضرت واجب تعالیٰ است جل سلطانہ کہ بر تقدیر شعور نور محمدؐ است۔ بلا کیف و بلا جہت و بلا مکان دریں مرتبہ بر گفتن اللّٰہ محمدؐ و محمدؐ اللّٰہ طعن علمائے قشر نیز دار نمیگردد و منکر یگانگت ہر دو مرتبہ عالیین داخل کفر مے شود یعنی اگر شخصے گوید۔ اللّٰہ محمدؐ نیست از جہت وحدت نعوذ باللّٰہ منہا او کافر است لَا رَیْبَ فِیْہِ زیرا کہ دریں مرتبہ نور محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام از الائش بشریت پاک است۔ (بحوالہ تحقیق العارفین

حالانکہ ہم کسی چیز کو خدا نہیں کہتے ۔ خدا کو ہی خدا کہتے ہیں اور وہی ظاہر ہے اور وہی باطن اور بعض تو یہاں تک بھی لکھ گئے ہیں

انفاس العارفین ص۱۰۹ و ۱۱۰ سطر ۱۲ مطبوعہ مجتبائی دہلی ۱۳۳۵ھ مصنفہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی | در تاویل شطح عین القضاۃ ہمدانی آنرا کہ شما خدا مے

دانید نزدیک ما محمدؐ است صلی اللہ علیہ وسلم وآنکہ شما محمد میدانید۔ نزدیک ما خدا است میفرمودندی صلے اللہ علیہ وسلم مرآت حضرت وجود است ومظہر اتم دے است وحقیقت محمدیہ تعین اول وجامع تعینات ومظاہر است وہمہ از نور دے ظاہر شدہ بایں اعتبار چنیں گفتہ است

ترجمہ :- حضرت عین القضات ہمدانی رح کی اس شطح کی تاویل میں کہ جسے تم خدا سمجھتے ہو۔ وہ تمہارے نزدیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور جس کو تم صلی اللہ علیہ وسلم سمجھتے ہو۔ وہ ہمارے نزدیک خدا ہے۔ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت وجود کا آئینہ اور اس کے مظہر اتم ہیں۔ اور حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم تعین اوّل ہے۔ اور تمام تعینات اور مظاہر کی جامع ہے اور سب آپ کے نور سے ظاہر ہوتے ہیں۔ اس اعتبار سے انہوں (حضرت عین القضات ہمدانی) نے ایسا کہا ہے۔

شیخ الاکبر وما رمیت کی تفسیر فرماتے ہیں۔

۹۔ فتوحات مکیہ جلد ثانی باب ۱۳۱ ص ۲۱۶ سطر ۱۳ | وَمَا رَمَيْتَ فَنَفَىٰ إِذْ رَمَيْتَ فَأَثْبَتَ وَ

لٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى۔ فَنَفٰى كَوْنَ مُحَمَّدٍ وَاَثْبَتَ نَفْسَهٗ عَيْنَ مُحَمَّدٍ

وَجَعَلَ لَهٗ اسْمَ اللّٰهِ

یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَمَا رَمیت آپ نے نہیں پھینکی۔ پس نفی کی۔

اذ رمیت یعنی آپ نے پھینکی۔ پس ثابت کیا۔ ولکن اللہ رمی یعنی وہ اللہ نے پھینکی۔ پس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہونے کی نفی کی اور اپنی ذات کو عین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ثابت کیا اور حضور کے لیے اللہ اللہ قرار دیا۔ اور فتوحات میں اس آیت کا مطلب یوں فرماتے ہیں۔

فتوحات مکیہ ج ۲ باب ۱۹۸ ص ۲۲۴ سطر ۱۶ | مَا اَنْتَ اِذْ اَنْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہ اَنْتَ۔ یعنی (اے حبیب)

آپ آپ نہیں ہیں بلکہ آپ اللہ ہیں۔ یہاں انہوں نے اللہ کو ہی اللہ کہا ہے۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت کی تو نفی فرمادی۔

۱۱۔ تفسیر شیخ الاکبر محی الدین ابن عربی رح (۱) ص ۳۹۱ ج ۲ بیروت (۲) ص ۹۸ ج ۲ سطر ۲۴ مطبوعہ مصر (۳) مطبوعہ نولکشور ص ۳۱۸ ج ۲ | حٰمٓ۔ ای الحق المحتجب بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم فھو حق بالحقیقۃ محمد بالخلیقۃ۔

حٰم کی تفسیر میں فرمایا کہ حق تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں چھپا ہوا ہے۔ پس آپ حقیقت میں حق ہیں اور خلقیت میں محمد ہیں (المومن)

۱۲۔ تفسیر شیخ الاکبر ص ۱۰۲ سطر ۱۷ مطبوعہ مصر۔ مطبوعہ نولکشور ص ۳۲۹ ج ۲ مطبوعہ بیروت ص ۴۰۷ ج ۲ | حٰمٓ۔ ظھور الحق المحتجب بالصورۃ المحمدیۃ صلی اللہ علیہ وسلم

حاشیہ صفحہ سابقہ: یہ عبارت مکتوبات مجدد صاحب دفتر دوم ص ۱۵۳ مطبوعہ نولکشور میں بھی ہے۔ تمہیدات عین القضات ہمدانی رح ص ۳۲۰ سطر ۱۵ مطبوعہ ایران۔ زبدۃ الحقائق ص ۲۲۶ سطر ۶ عین القضات ہمدانی رح مطبوعہ حیدر آباد دکن۔

یعنی حٰم کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ظہور صورت محمدی میں ہے (حٰم سجدہ)

۱۳ تفسیر ابن عربی ج مطبوعہ مصر ۱۰ سطر ۹ مطبوعہ نولکشور ص ۲۴۳ ج ۲ بیروت ص ۲۲۶ ج ۲ | حٰم ۔ عسق ۔ اَیِ الْحَقُّ ظَهَرَ بِمُحَمَّدٍ ظُهُوْرَ عِلْمِهٖ بِسَلَامَةِ قَلْبٍ فَالْحَقُّ مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم ظَاهِرًا وَّ بَاطِنًا ۔ یعنی حق تعالیٰ حضورؐ کے ساتھ ظاہر ہوا۔ جیسا کہ علم الٰہی کا ظہور آپ کی سلامتی قلب کے ساتھ ہے پس حق تعالیٰ ظاہر اور باطن میں محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ (شوریٰ)

۱۴ تفسیر ابن عربی مطبوعہ مصر ص ۱۳۰ ج ۲ سطر ۲۱ ۔ نولکشور ص ۲۰۱ جلد ۲ ۔ بیروت ص ۵۲۶ ج ۲ | قٓ ۔ اشَارَةٌ اِلَى الْقَلْبِ الْمُحَمَّدِيِّ الَّذِيْ هُوَ الْعَرْشُ الْاِلٰهِيُّ الْمُحِيْطُ بِالْكُلِّ كَمَا اَنَّ حٰمٓ اِشَارَةٌ اِلٰى صُوْرَتِهٖ صلی اللہ علیہ وسلم ۔

یعنی قٓ قلب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارہ ہے اور وہ عرش الٰہی ہے جو کہ ہر شے پر محیط ہے۔ جیسا کہ حٰمٓ صورت محمدیؐ کی طرف اشارہ ہے۔

۱۵ تفسیر ابن عربی ص ۲۰۱ ج ۲ ۔ سطر ۱۱ مطبوعہ ۔ بیروت ص ۸۲۳ ج ۲ | اَیِ الْمُحْتَجِبُ بِصُوْرَةِ الْخَلْقِ يَعْنِيْ ظَهَرْتُ بِصُوْرَتِكَ فَقُمْ بِيْ فِيْ صُوْرَةِ الْخَلْقِ ۔ یعنی اللہ تعالیٰ صورت خلق کے پردہ میں ہے۔ یعنی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کی صورت میں ظاہر ہوا ہوں۔ پس آپ میرے ساتھ صورت خلق میں قائم ہوں (علق)

۱۶ تفسیر عرائس البیان ص ۱۲۰ ج ۱ سطر ۸ مطبوعہ۔ نول کشور لکھنؤ ۔ | كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وَسَلَّمَ مِرْاٰةَ الْحَقِّ يَتَجَلّٰى

بِجَلَالِہٖ وَجَمَالِہٖ لِلْاُمَنَاءِ وَالصِّدِّیْقِیْنَ مِنْہُ یَرَوْنَ اللّٰہَ بِرُؤْیَتِہٖ بِقَوْلِہٖ عَلَیْہِ السَّلَامُ مَنْ رَّاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ ۔ یعنی نبی صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کا آئینہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے جلال اور جمال کے ساتھ امینوں اور صدیقوں کے لیے ظاہر ہوتا ہے۔ اور وہ حضورؐ کو دیکھنے سے اللہ تعالیٰ کو دیکھ لیتے ہیں کیونکہ آپ نے خود ہی فرمایا ہے کہ جس نے مجھ کو دیکھا۔ اس نے خدا کو دیکھا۔

شیخ روزبہان بقلی شیرازیؒ ایک بہت بڑے بزرگ ولی کامل اور عارف باللہ ہوئے ہیں۔ جن کی وفات ۶۰۶ھ میں ہے جن کی بابت مولنا جامیؒ فرماتے ہیں

۱۷ - **نفحات الانس** فارسی ص۱۷۱ مطبوعہ شیخ الٰہی بخش ، لاہور ۔ | شیخ ابوبکر بن طاہر کہ از اصحاب شیخ بود گفتہ است

کہ ہر سحر بنوبت با شیخ قرآن می خواندم یک عشروی ذیک عشر من چوں وے فوت شد دنیا بر من تنگ شد۔ آخر شب برخاستم ونماز گزارم۔ پس بسر تربت شیخ بنشستم۔ وآغاز قرآن خواندن کردم۔ وگریہ بر من افتاد کہ از وے تنہا ماندہ بودم چوں عشر تمام کردم آواز شیخ شنیدم۔ کہ از قبر مے آمد۔ کہ عشر دیگر مے خواند۔ تا آں زماں کہ عشر دیگر مے خواند۔ تا آں زماں کہ اصحاب جمع شدند آواز منقطع شد۔ ومدتے حال بدیں گونہ بود۔ روزے با یکے از احباب آنرا باز گفتم۔ بعد ازاں دیگر نشنیدم[۱۲]

یعنی آپ کے شاگرد شیخ ابوبکر بن طاہر فرماتے ہیں کہ دس دن میں اور دس دن باری باری میرے شیخ روزبہان بقلی شیرازی قرآن پڑھا کرتے تھے۔ جب آپ کی وفات ہوگئی۔ تو میں بہت پریشان ہوا۔ تو آپ کی قبر پر اسی طرح دس دن پڑھا۔ اور پھر قبر سے آپ نے اسی طرح دس دن پڑھا۔ کافی دیر تک ایسا ہوتا رہا۔ آخر لوگوں کو بتانے سے بات ختم ہوگئی۔

۱۸۔ تفسیر عرائس البیان ص ۲۶۲ ج ۲ سطر ۱۳ نول کشور لکھنؤ۔ | اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ کی تفسیر میں فرمایا

بَیَّنَ اَمْرَ عَیْنِ الْجَمْعِ وَ مَقَامَ الْاِلْتِبَاسِ وَظُهُوْرَ الْعَیْنِ وَظُهُوْرَ جَمْعِ الْجَمْعِ فِیْ عَیْنِ الْجَمْعِ حِیْنَ جَعَلَ نَبِیَّهٗ مِرْاٰةً لِظُهُوْرِ ذَاتِهٖ وَصِفَاتِهٖ۔ یعنی اس میں اللہ تعالیٰ نے عین جمع اور مقام التباس اور ظہور العین اور عین الجمع میں جمع الجمع کا ظاہر ہونا بیان فرمایا ہے۔ جب کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی ذات اور صفات کے ظہور کا آئینہ بنایا۔

۱۹۔ تفسیر عرائس البیان صفحہ ۴۷۶ ج ۲ سطر ۱۵ | وَوَجَدَکَ ضَآلًّا کی تفسیر میں فرمایا وَوَجَدَکَ مُتَحَیِّرًا

عَنْ اِدْرَاکِ حَقِیْقَتِنَا فَکَحَلْنَاکَ بِکُحْلِ اَنْوَارِ رُبُوْبِیَّتِنَا اَدْرَکْتَنَا۔ یعنی ہم نے آپ کو اپنی حقیقت کے ادراک میں متحیر پایا۔ تو آپ کی آنکھوں میں اپنی ربوبیت کے انوار کا سرمہ لگایا۔ حتیٰ کہ آپ نے ہمارے ساتھ ہماری ذات کا ادراک کیا۔ یعنی آپ میں میں ہی ادراک کرنے والا ہوں۔ کیونکہ سب میں ہی ہوں۔

۲۰۔ تفسیر عرائس البیان ص ۵۹۸ ج ۱ سطر ۲۰۔ مطبوعہ نولکشور | اِنَّمَا اِلٰهُکُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ اَیْ مَنْ

نَظَرَ اِلٰی غَیْرِهٖ وَاِنْ کَانَ مُتَلَبِّسًا بِنُوْرِهٖ مُتَلَبِّسًا بِسَنَائِهٖ فَقَدْ اَشْرَکَ فِی التَّوْحِیْدِ۔

ترجمہ:۔ بے شک تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔ یعنی جس نے غیر کو دیکھا اگرچہ وہ نور خداوندی سے ملبوس ہے۔ اس نے توحید میں شرک کیا۔

۲۱۔ تفسیر عرائس البیان صفحہ ۱۶۰ سطر ۱۳ ج ۲ { زیر آیت ۲ انا ارسلنک شاھدا (احزاب)، وَمَنْ نَظَرَ اِلَیْکَ فَقَدْ نَظَرَ اِلَیْنَا لِذَالِكَ قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ مَنْ عَرَفَنِیْ فَقَدْ عَرَفَ الْحَقَّ وَمَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ۔

یعنی جس نے آپ کی طرف نظر کی اُس نے ہماری (اللہ کی) طرف نظر کی۔ اسی لیے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے مجھے پہچانا۔ اس نے خدا کو پہچانا، جس نے مجھ کو دیکھا اُس نے خدا کو دیکھا۔

۲۲۔ فتوحات مکیہ صفحہ ۱۲۷ ج ۴ سطر ۳۱ باب ۳۰۷ { اَنْتَ تَحْسَبُہٗ مُحَمَّدًا الْعَظِیْمَ الشَّانَ کَمَا تَحْسَبُ السَّرَابَ مَاءً فَھُوَ مَاءٌ فِیْ رَاْیِ الْعَیْنِ فَاِذَا جِئْتَ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَجِدْ مُحَمَّدًا وَوَجَدْتَ اللّٰہَ فِیْ صُوْرَۃٍ مُحَمَّدِیَّۃٍ وَرَاَیْتَہٗ بِرُؤْیَۃٍ مُحَمَّدِیَّۃٍ کَمَا اَنَّكَ اِذَا جِئْتَ اِلَی السَّرَابِ لِتَجِدَہٗ کَمَا اَعْطَاكَ النَّظَرُ لَمْ تَجِدْ فِیْ شَیْئِیَّتِہٖ مَا اَعْطَاكَ النَّظَرُ وَوَجَدْتَ اللّٰہَ عِنْدَہٗ۔

یعنی تو گمان کرتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم عظیم الشان ہیں جیسا کہ تو سراب کو پانی خیال کرتا ہے حالانکہ وہ صرف دیکھنے میں پانی معلوم ہوتا ہے۔ پس (ایسے ہی) جب تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے گا تو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو نہ پائے گا اور اللہ تعالیٰ کو محمد کی صورت میں پائے گا۔ اور تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے سے اللہ تعالیٰ کو دیکھ لے گا۔ جیسے کہ تو سراب کے پاس آتا ہے: تاکہ تو اس چیز کو پائے جو تجھ کو نظر نے عطا کی ہے

یعنی پانی نہیں ملتا اور تو وہاں اللہ ہی کو پاتا ہے۔

۲۳۔ الانسان الکامل عربی صفحہ ۱۳۰ سطر ۶، باب ۴۰ مطبوعہ مصر | لِاَنَّ اللّٰهَ حَقِيْقَتُهٗ وَهُوَ الْمُرَادُ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا ثَمَّ غَيْرُهٗ فَهُوَ الْمُعْتَبَرُ بِالْمَرْتَبَتَيْنِ وَهُوَ الْمَوْجُوْدُ فِي الْمَمْلَكَتَيْنِ فَهُوَ الْحَقُّ وَهُوَ الْخَلْقُ

۲۴۔ انسان کامل اردو صفحہ ۲۱۴ باب ۴۰ عبدالکریم جیلی | اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اس کی حقیقت ہے اور وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے مراد ہے اور وہاں کوئی اس کا غیر نہیں ہے۔ اور دونوں مرتبوں خلق وحق میں وہی معتبر ہے۔ ان دونوں مملکتوں میں وہی موجود ہے۔

۲۵ جواہر البحار صفحہ ۲۶۰ ج ۳ صفحہ ۴۲۰ ج ۳ سطر ۲۲ | فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمَّا اَوْجَدَ حَقِيْقَتَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اَعْطَيْتُكَ اَسْمَائِيْ وَصِفَاتِيْ فَمَنْ رَاٰكَ رَاٰنِيْ وَمَنْ عَلِمَكَ عَلِمَنِيْ وَمَنْ جَهِلَكَ جَهِلَنِيْ ۔

ترجمہ: پس بیشک جب اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت کو ایجاد کیا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے آپ کو اپنے اسماء وصفات عطا کیے۔ پس جس نے آپ کو دیکھا اُس نے مجھ کو دیکھا جس نے آپ کو جانا اُس نے مجھ کو جانا اور جو آپ سے جاہل رہا۔ وہ مجھ سے جاہل رہا۔

۲۶۔ اصطلاحات صوفیہ صفحہ ۸۳ سطر ۱۶ | صُوْرَةُ الْحَقِّ هُوَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ یعنی حق تعالیٰ کی صورت وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

---

۲۷ = جواہر غیبی ص ۲۸۲ مطبوعہ نولکشور سید منظہر علی شاہ | در حدیث قدسی وارد است یا محمد انت انا و انا انت

یعنی حدیث قدسی میں وارد ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے محمد تو میں ہوں اور میں تو ہوں۔

۲۸ = کلیات جامی ص ۱ } چشم خدا بیں بجز خدائے نہ بیند: چوں زمیاں بر فتد نقاب محمد۔

۲۹ = تحفۃ الاحرار جامی ص ۱۷ } نقطۂ وحدت چوں قدافراختہ۔ از پئے احمد الفے ساختہ۔

۳۰ = دیوان احمد جام ص ۴۲ } احمد از احد جدا نیابی۔ از راہ مویدی نگہ کن

۳۱ = اخبار الاخیار ص ۳ } حق را بچشم گرچہ ندیدند۔ لیکنش از دیدن جمال محمد شناختند۔

ص ۲ شرح۔ علم معلوم قدیم تو جان

۳۲ الانسان الکامل عربی باب ۱۳ ص ۶۰ } وَعِلْمُہٗ مَوْجُوْدٌ بِوُجُوْدِہٖ سُبْحَانَہٗ فَھُوَ قَدِیْمٌ وَالْعِلْمُ قَدِیْمٌ اَلْمَعْلُوْمُ مِنَ الْعِلْمِ لَاحِقٌ بِالْعِلْمِ فَھُوَ قَدِیْمٌ لِاَنَّ الْعِلْمَ لَا یَکُوْنُ عِلْمًا اِلَّا اِذَا کَانَ لَہٗ مَعْلُوْمٌ

(۳۳) انسان کامل اردو ص ۱۰۶ } ظاہر ہے کہ حق سبحانہ و تعالے کا علم قدیم ہے پھر معلوم جس کے ساتھ علم کا تعلق ہے وہ بھی قدیم ہو گا۔ پس وہ شخص متجلی لہ بھی اس حالت میں قدیم ہوتا ہے۔ اور اس اعتبار سے جمیع موجودات علم الٰہی میں قدیم ہے۔

۱۳۔ المرتبۃ الثالث والتعین الثانی وحدیت

مرتبہ سوم تعین ثانی
اسدا نام واحدیت جانی

وحدت واحدیت سمجھ پچھان
دونویں مراتب علمی جان

اپنے آپ دے وچہ خدا
تفصیلی طور ڈٹھی اشیاء

صور علمیہ بھی ہے نام
اعیان ثانیہ کہن تمام

جو صورت در علم نمود
ذات میں تھیں وہ سب موجود

صور تعینات تمام
ذات کے بیچ تھیں وہ مدام!

جو کچھ ذات میں تھا مستور
علم ذات میں ہوا ظہور

دونوں مراتب کمال ذاتی
حقیقت انسانیہ ہے پچھاتی

حقی تنزل یہی تینوں جان
وارد واری ہوئے بیان

۲۔ شرح مرتبۂ ثالث اور تعین ثانی یعنی وحدیت

تحفہ مرسلہ شریف صـ ۲۹ ۔ وَالْمَرْتَبَةُ الثَّالِثَةُ مَرْتَبَةُ التَّعَيُّنِ الثَّانِيْ وَهِيَ عِبَارَةٌ عَنْ عِلْمِهٖ تَعَالٰى لِذَاتِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَبِجَمِيْعِ الْمَوْجُوْدَاتِ عَلٰى طَرِيْقِ التَّفْصِيْلِ وَامْتِيَازِ بَعْضِهَا عَنْ بَعْضٍ وَهٰذِهِ الْمَرْتَبَةُ تُسَمّٰى بِالْوَاحِدِيَّةِ وَالْحَقِيْقَةِ الْاِنْسَانِيَّةِ

ترجمہ : اور تیسرا مرتبہ تعین ثانی کا مرتبہ ہے ۔ اور اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا اپنی ذات اور صفات اور تمام موجودات کا تفصیلی طور پر اور ایک دوسرے میں فرق کرنے کا علم ہے اور اس مرتبے کا نام وحدیت اور حقیقت انسانیہ رکھا جاتا ہے ۔

مکتوبات شاہ فقیر اللہ علوی مکتوب چہارم { وَاِذَا بَرَزَ فِي الْمَرْتَبَةِ الثَّالِثَةِ يُسَمّٰى بِالتَّعَيُّنِ الثَّانِي الْمُعَبَّرِ عَنْ عِلْمِ الذَّاتِ بِذَاتِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَمَا فِيْهِ مِنَ الْمَوْجُوْدَاتِ بِالتَّفْصِيْلِ وَالْاِمْتِيَازِ اَيْ مَا كَمُنَ يَتَمَيَّزُ فِيْ ذٰلِكَ مُتَمَيِّزٌ فِيْ هٰذَا ۔ كَالشَّجَرَةِ وَاَغْصَانِهَا وَاَوْرَاقِهَا وَاَزْهَارِهَا وَاَثْمَارِهَا فِي النَّوَاةِ تَنْفَصِلُ وَيُسَمّٰى اَيْضًا بِالْوَاحِدِيَّةِ وَعَالَمِ الْجَبَرُوْتِ وَاَيْضًا بِالْجَمْعِ كَمَا يُسَمَّى الْاَوَّلُ بِجَمْعِ الْجَمْعِ ۔

ترجمہ : اور جب تیسرے مرتبہ میں ظہور فرمایا تو اسی کو تعین ثانی کہتے ہیں اور وہ ذات حق کا اپنی ذات اور صفات اور جو ایسی موجودات ہیں ۔ ان تمام کو امتیاز اور تفصیل کے طریقے سے جان لینے کیلئے مراد ہے یعنی جو کچھ تعین اول میں مجمل تھا ۔ وہ تعین ثانی میں مفصل ظاہر ہوا جیسے درخت اور اسکی شاخیں اور پتے اور پھول اور پھل گٹھلی سے ظاہر ہوتے ہیں اور اس مرتبہ یعنی تعین ثانی کو واحدیت اور عالم جبروت کہتے ہیں اور مقام جمع بھی کہتے ہیں ۔ جیسا کہ تعین اول کو جمع الجمع کہتے ہیں ۔

۱۵۔ المرتبۃ الرابع والتعین الثالث روح

تعین سوم تے مرتبہ چار
کر روح اسدا نام شمار

خلقی تشبیہی نالے مان
ظہور دا رتبہ پہلا جان

جو صور وچہ علم دے آئیں
کن کہا پھر انہاں تائیں

اپنے آپ نوں کن فرمایا
آپے وچہ ظہور دے آیا

مجمل و بسیط ارواح توں جان
ظاہر ہوئی جو فی الاکوان

قلم الاعلیٰ نام پچھان
نالے روح الروح توجان

روح اوّل لامکانی!
سب روحاں دی جامع جانی

اک جہت سے حق پچھان

دوجی جہت سے خلق تو مان

۱۶: شرح مرتبہ چہارم اور تعین سوم یعنی رُوح

تحفہ مرسلہ صد ۳۴ : وَالْمَرْتَبَةُ الرَّابِعَةُ مَرْتَبَةُ الْاَرْوَاحِ وَهِيَ عِبَارَةٌ عَنِ الْاَشْيَاءِ الْكَوْنِيَّةِ الْمُجَرَّدَةِ الْبَسِيْطَةِ الَّتِيْ ظَهَرَتْ عَلٰى ذَوَاتِهَا وَ عَلٰى اَمْثَالِهَا ۔

ترجمہ : اور چوتھا مرتبہ ارواح کا مرتبہ ہے اور اس سے مراد عالم کون کی چیزیں ہیں۔ جو مجرد ہیں۔ بسیط ہیں۔ جو اپنی ذاتوں اور مثلوں پر ظاہر ہوتی ہیں ۔

مکتوبات شاہ فقیر اللہ علوی مکتوب ۴ ۔ | ثُمَّ ظَهَرَ فِي الْمَرْتَبَةِ الرَّابِعَةِ الْمُسَمّٰى بِالْاَرْوَاحِ الْمُعَبَّرِ عَنِ الْاَشْيَاءِ الْكَوْنِيَّةِ الْمُجَرَّدَةِ الْبَسِيْطَةِ وَهُوَ الْمُسَمّٰى عِنْدَهُمْ بِعَالَمِ الْمَلَكُوْتِ وَ اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ وَ النَّفْسِ النَّاطِقَةِ وَعَالَمِ الْاَمْرِ ۔ یعنی پھر چوتھے مرتبہ میں ظہور فرمایا ۔ اور اس کا نام ارواح ہے اور وہ اشیاء کونیہ مجردہ بسیط سے مراد ہے۔ اور ان کے نزدیک اُس کا نام عالم ملکوت اور لوح محفوظ اور نفس ناطقہ اور عالم امر ہے ۔

۱۷ المرتبۃ الخامس و التعیّن الرابع عالَم مثال

پنجواں رتبہ عالَم مثال عالم روح میں ہیسی جو	چوتھا تعین کرو خیال اجمالی کُلی طور سی وہ

عالم مثال کو ایسے جان
تفصیلی جزوی طور پچھان

روح میں تھا جو مستور
عالم مثال میں ہوا ظہور

اس میں کل اشکال لطیف
لاتجزی لاکثیف

روح مثال لباس ذات
سوچو سمجھو تم یہ بات

انور کیتے خوب بیان!
وکھو وکھرے سب نوں جان

شرح مرتبہ پنجم تعین چہارم عالمِ مثال

تحفہ مرسلہ شریف ص ۴۰
حضرت ابو سعید مبارک رح

وَالْمُرْتَبَۃُ الْخَامِسَۃُ عَالَمُ الْمِثَالِ وَھِیَ عِبَارَۃٌ عَنِ الْاَشْیَاءِ الْکَوْنِیَّۃِ الْمُرَکَّبَۃِ اللَّطِیْفَۃِ الَّتِیْ لَا تُقْبَلُ التَّجْزِیُ وَلَا التَّبْعِیْضَ وَلَا الْخَرْقَ وَلَا الْاِلْتِیَامَ

ترجمہ: پانچواں مرتبہ عالم مثال کا ہے۔ اور اس سے مراد اشیاء کونیہ مرکبہ لطیفہ ہیں جو نہ ٹکڑے ٹکڑے ہونے اور پھٹنے اور جڑنے کو قبول کرتی ہیں۔

۱۹۔ اَلْمَرْتَبَۃُ السَّادِسَۃُ وَالتَّعَیُّنُ الْخَامِسُ عَالَمُ الْاَجْسَامِ

چھیواں رتبہ عالم اجسام! ||| کائنات کی شکل تمام
عالم مثال اشکال لطیف ||| پا لیا جس لباس کثیف
جیسے پانی جان لطیف ||| صورت برف ہیں ہوا کثیف
عالم مثال کی شکلیں سب ||| عالم اجسام ہیں کثیف ہیں اب
برف پگھلے تے پانی ہو ||| اجسام ٹوٹے مثال ہیں ہو
جو کجھ ظاہر وچہ جہان ||| وکھو وکھری سبھ دی شان
حلال حرام دی رکھ تمیز ||| درجہ بدرجہ ہر اک چیز
مومن کافر وکھو وکھ!! ||| تھاؤں تھائیں سب نوں رکھ
جُدا جُدا ہے سب دی شان ||| حقیقت سبھ دی اک پچھان
لیکن سب ہیں اکو ذات ||| کامل سمجھن سبھ یہ بات
عاشق ویکھن ہر تھاں ذات ||| خشک ملاں نہ سمجھے بات
بھُلے ملاں بیچارے سب ||| صورت وچہ نہ ویکھن رب

وکھو وکھرے اتوں سب
انوں ہر تھاں ویکھے رب

۲۰۔ شرح مرتبہ ششم تعین پنجم عالم اجسام

تحفہ مرسلہ شریف ص۴۵ { وَالْمَرْتَبَۃُ السَّادِسَۃُ مَرْتَبَۃُ عَالَمِ الْاَجْسَامِ وَھِیَ عِبَارَۃٌ عَنِ الْاَشْیَاءِ الْکَوْنِیَّۃِ الْمُرَتَّبَۃِ الْکَثِیْفَۃِ الَّتِیْ یَقْبَلُ التَّجَزِّیْ وَالتَّبْعِیْضَ

ترجمہ :۔ اور چھٹا مرتبہ عالم اجسام کا ہے اور اس سے مراد اشیاء کونیہ کثیف ہیں جو ٹکڑے ٹکڑے ہونے کو اور جدا جدا ہونے کو قبول کرتی ہیں

۲۱ وَالْمَرْتَبَۃُ السَّابِعَۃُ

تحفہ مرسلہ شریف ص۴۹ { وَالْمَرْتَبَۃُ السَّابِعَۃُ الْجَامِعَۃُ مَرْتَبَۃُ الْبِحَارِ مَعِیَّۃِ لِجَمِیْعِ الْمَرَاتِبِ الْمَذْکُوْرَۃِ الْجِسْمَانِیَّۃِ الرُّوْحَانِیَّۃِ وَلُوَاحِدَۃِ وَالْوَاحِدِیَّۃِ وَھُوَ التَّجَلِّیْ الْاَخِیْرَۃُ وَاللِّبَاسُ الْاَجَادَۃِ وَھِیَ الْاِنْسَانِ

ترجمہ :۔ اور ساتواں مرتبہ ان تمام مراتب مذکورہ جسمانیہ نورانیہ روحانیہ وحدت : واحدیت کا مرتبہ جامعیت ہے۔ وہ پچھلی تجلی اور لباس ہے اور اس کا نام انسان ہے ۔

انسان کامل ان تمام مراتب کا جامع ہے۔ جب وہ عروج کرتا ہے۔ تو اس میں تمام مراتب مذکورہ اپنے پھیلاؤ کے ساتھ ظاہر ہو جاتے ہیں۔ اور اس کو

انسان کامل کہا جاتا ہے۔

جلاء المرات شرح مرات العارفین ص۲

ے ظہور تو بمن است وجود من از تست۔ فلست تظہر لولائی لم اکن لولاک اور حدیث قدسی بیں ہے۔ لَوْلَاکَ لَمَا ظَهَرَتْ رُبُوْبِیَّتِیْ یعنی اگر نہ ہوتا تو البتہ نہ ظاہر ہوتی میری ربوبیت اور فرمایا حق سبحانہ نے وَمَا ظَهَرَتْ کَظُهُوْرِیْ فِی الْاِنْسَانِ۔ یعنی نہیں ظاہر ہوتی میری ربوبیت اور فرمایا حق سبحانہ نے وَمَا ظَهَرْتُ کَظُهُوْرِیْ فِی الْاِنْسَانِ۔ یعنی نہیں ظاہر ہوا ہوں انسان میں۔"

۲۲۔ بیان وسیلہ شیخ کامل

(مائدہ ص۶) یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ۔

ترجمہ: اے لوگو! جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے۔ ڈھونڈو طرف اس کی وسیلہ اور محنت کرو بیچ راہ اس کی کے تو کہ تم فلاح پاؤ ترجمہ

۲۔ صراط مستقیم فارسی ص۵ سطر ۹ مطبوعہ مجتبائی دہلی مصنفہ مولوی اسمعیل صاحب دہلوی] در باید فہمید بیانش آنکہ مرشد بلا ریب وسیلہ راہ خدا تعالیٰ است اہل سلوک ایں ایت اشارت بسلوک می فہمند و وسیلہ مرشد را می دانند پس تلاش مرشد بناء بر فلاح ۔۔۔ لہٰذا بدوں مرشد راہ یابی نادر است۔

ترجمہ صراط مستقیم اردو صـ ۵۹ سطر ۱۰ مطبوعہ دیوبند | بے شک مرشد اللہ تعالیٰ کے رستے کا وسیلہ ہے۔ اہل سلوک اس

آیت کو سلوک کی طرف اشارہ سمجھتے ہیں اور وسیلہ ہر مرشد کو جانتے ہیں پس حقیقی نجات کے لیے مجاہدہ سے پہلے مرشد کا ڈھونڈنا ضروری ہے اور سنت اللہ بھی اسی طرز پر جاری ہے۔ اسی واسطے رہبر کے سوا رستہ پا لینا نہایت نادر اور کمیاب ہے"۔

۴۔ **منصب امامت صـ ۵ سطر آخر مولوی اسمٰعیل صاحب** | مراد از وسیلہ شخصے است کہ اقرب الی اللہ باشد۔

ترجمہ: وسیلہ سے مراد وہ شخص ہے جسے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو۔

قول الجمیل صـ ۲۱ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی | وسیلہ سے مراد ارادت اور بیعت مرشد کی ہے پھر اس کے بعد مجاہدہ اور ریاضت ہے۔ معلوم ہوا کہ شیخ کامل خدا تعالیٰ کی پہچان کا وسیلہ ہے۔ یعنی وہ بے صورت ذات بغیر صورت کے نظر نہیں آ سکتی۔

مشکوٰۃ شریف صـ ۳۲۰ { مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهٖ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً" یعنی جو مرا اور اس کی گردن میں بیعت نہیں یعنی کسی سے بیعت نہیں کی تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔

توبہ ۱۱/۱۵ { يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ : اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور ہو جاؤ ساتھ سچوں کے اس آیت میں بھی اللہ تعالیٰ نے اولیائے کرام کی صحبت میں رہنے کا حکم دیا ہے اور فرمایا کہ میں بھی ان کے ساتھ ہوتا ہوں۔ یعنی اس نے اپنے ملنے کا ٹھکانہ بتایا ہے۔

بخاری شریف صہ ۹۶۳ ج ۲ سطر ۲ مطبوعہ دہلی
مشکوٰۃ شریف صہ ۱۹۷ مطبوعہ دہلی
جواھر البحار صہ ۳۳۱ ج ۲ سطر ۴ مطبوعہ مصر
تفسیر ابن عربی صہ ۸ ج ۱ مطبوعہ مصر

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ فَکُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِهٖ وَیَدَهُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِهَا۔

یعنی حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ مجھے جب ان لوگوں سے محبت ہو جاتی ہے۔ تو ان کے دونوں کان میں بن جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے اور اس کے دونوں ہاتھ میں ہو جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے۔ اور اس کے دونوں پاؤں بھی میں ہو جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ اس مندرجہ بالا حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں۔

۸ تفسیر کبیر صہ ۶۸۷ مطبوعہ مصر { فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ کُنْتُ لَهٗ سَمْعًا وَبَصَرًا وَلِسَانًا وَقَلْبًا وَیَدًا وَرِجْلًا بِیْ یَسْمَعُ وَبِیْ یُبْصِرُ بِیْ یَنْطِقُ وَبِیْ یَمْشِیْ وَھٰذَا الْخَبَرُ یَدُلُّ عَلٰی اَنَّهٗ لَمْ یَبْقَ فِیْ سَمْعِهِمْ نَصِیْبٌ لِغَیْرِ اللّٰہِ وَلَا بَصَرِهِمْ وَلَا فِیْ سَائِرِ اَعْضَائِهِمْ اِذْ لَوْ بَقِیَ هُنَاكَ نَصِیْبٌ لِغَیْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی کَمَا قَالَ اَنَا سَمْعُهٗ وَبَصَرُهٗ۔

ترجمہ: جب وہ میرا محبوب ہو جاتا ہے۔ تو میں اس کے کان اور آنکھ اور زبان اور دل اور ہاتھ اور پاؤں ہو جاتا ہوں۔ وہ مجھ سے سنتا ہے مجھ سے دیکھتا ہے۔ مجھ سے بولتا ہے۔ اور مجھ سے چلتا ہے۔ اور یہ حدیث اس بات پر دلالت

کرتی ہے۔ ذکر ان بندگانِ مقربین بارگاہ ایزدی کی آنکھوں کانوں بلکہ تمام اعضاء میں غیر اللہ کے لیے کوئی حصہ باقی نہیں رہا۔ اگر اس لیے اگر یہاں اللہ تعالیٰ کے غیر کے لیے کوئی حصہ باقی رہا ہوتا تو اللہ تعالیٰ یہ کبھی نہ فرماتا کہ میں اس کی سمع اور بصر ہو جاتا ہوں (بحوالہ تسکین الخواطر)

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ والے لوگ جو ہیں وہ خود نہیں رہتے۔ ان میں صرف ذات حق تعالیٰ ہی باقی ہے داب اولیاء اللہ کے اقوال ملاحظہ ہوں جو خود انہوں نے فرمائے ہیں۔

۲۳ دربیان نفی و اثبات

کس کی نفی کس کا اثبات؟ جب موجود ہے اکو ذات؟

تفسیر شیخ الاکبر محی الدین ابن عربی مطبوعہ مصر ص ۲۲۰ ج ۱ سطر ۳ مطبوعہ نولکشور ص ۵۶۲ ج ۱ سطر ۸ ۔ | فَتَنْتَهِیْ عِبَادَتُكَ بِانْقِضَاءِ وُجُوْدِكَ فَيَكُوْنُ هُوَ الْعَابِدُ وَالْمَعْبُوْدُ جَمِيْعًا لَا غَيْرُهٗ ۔ یعنی آپ کی عبادت نہیں رہے گی آپ کے وجود کے فناہ ہو جانے سے اور وہی عابد اور معبود ہوگا۔ نہ کہ اس کا غیر۔

۲ تفسیر عرائس البیان ص ۲۶۲ ج ۲ سطر ۱۶ مطبوعہ نول کشور | فَصَارَ هُوَ هُوَ اِذْ غَابَ الْفِعْلُ فِی الصِّفَةِ وَ غَابَ الصِّفَةُ فِی الذَّاتِ وَمِنْ هٰهُنَا ادَّعَی الْحَلَّاجُ قَدَّسَ اللّٰهُ رُوْحَهٗ حَيْثُ قَالَ اَنَا الْحَقُّ ۔ یعنی پس وہی وہی (ذات ہی ذات) ہوگیا جب فعل صفت میں اور صفت ذات میں گم ہوگئی۔ اس مقام پر منصور نے انا الحق

کہا ہے۔
اور اسی مقام پر حضرت بلہے شاہ صاحب فرماتے ہیں۔

(۳) قانون عشق ص۲۲۷ ج۲

میں وچہ دیکھاں تے میں نہیں ہوندی میں وچہ دسناں ایں تیں !!
سر توں پیراں تیک بھی توں ہیں تے اندر باہر تیں !!

(۴) تذکرہ غوثیہ ملفوظات حضرت غوث علی شاہ قلندر پانی پتی رح | من نیست گشتم از ہستہائے تو من بیرون رفتم درون شد جائے تو
یعنی میں نیست ونابود یعنی میں ختم ہو گیا ہوں۔ تو ہی رہ گیا ہے۔ میں باہر چلا گیا ہوں۔ اندر صرف تو ہی رہ گیا ہے۔

حضرت ابوالحسن خرقانی رح ۵ مقالات صوفیہ ص۲۶ سطر ۳ حافظ تراب علی مطبوعہ نولکشور | پرسید ند از وے خدا کجا دیدی؟ گفت آنجا کہ خود را ندیدم یعنی ابوالحسن خرقانی رح سے لوگوں نے پوچھا۔ کہ آپ نے خدا تعالیٰ کو کہاں دیکھا؟ فرمایا جہاں مجھے اپنا آپ نہ نظر آیا۔ یعنی مجھے اب اپنا آپ نظر نہیں آتا وہی نظر آتا ہے۔

(۵) حضرت ابوسعید ابوالخیر رح (۶) مقالات صوفیہ ص۸۶ سطر ۶ | گفت ہر جا کہ پنداست تست دوزخ است ہر جا کہ تو نیستی بہشت است وگفت حجاب میان بندہ وخدا آسمان وزمین وعرش وکرسی نیست پنداشت ومنی حجاب است آں را از میان برگیر تا بخدا برسی، یعنی حضرت ابوسعید ابوالخیر رح نے فرمایا کہ تو سمجھ کہ جس جگہ تو ہے۔ وہ دوزخ ہے اور جس جگہ تو نہیں ہے بہشت ہے اور فرمایا خدائے تعالیٰ را اور بندہ کے درمیان آسمان وزمین عرش وکرسی

حجاب نہیں ہے پس تو سمجھ کہ خود ہی حجاب ہوں۔ اگر تو اپنے آپ کو درمیان سے اٹھا دے تو خدا تک پہنچ جائے۔

(۶) حضرت ابو بکر واسطی رح
(۷) مقالات صوفیہ صد ۹۳ سطر ۲ | ہر کہ خود را دید او را اندید۔ ہر کہ او را دید خود را اندید۔ یعنی جس نے اپنے آپ کو دیکھا اُس نے خدا کو نہ دیکھا۔ اور جس نے خدا کو دیکھا۔ اس نے اپنے آپ کو دیکھا۔ اور آگے فرماتے ہیں وازخودش یاد نیاید، آنکس را نہ عبارت بود نہ اشارت نہ زبان نہ چشم۔ نہ حرف نہ صورت نہ فہم نہ خیال نہ شرک اگر عبارت کند کفر بود اگر اشارت کند۔ شر بود،

(۷) ابو بکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ

۸۔ مقالات صوفیہ صد ۹۷ سطر ۱۴ گفتند تصوف چیست؟ گفت چناں باش کہ بنودی۔ حضرت ابو بکر شبلی رح سے لوگوں نے پوچھا کہ تصوف کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا۔ کہ تو نہ رہے۔

۸ حضرت بایزید بسطامی رح

۹۔ رسالہ قشیریہ صد ۱۹۴ مطبوعہ مصر عبدالکریم ابن ہوازن قشیری رح | روی عَنْ اَبِی یزید رح۔ اَنَّہٗ قَالَ رَاَیْتُ رَبِّیْ عَزَّ وَجَلَّ فِی الْمَنَامِ فَقُلْتُ کَیْفَ الطَّرِیْقُ اِلَیْكَ فَقَالَ اُتْرُكْ نَفْسَكَ

اور مولنا جامی اس کا ترجمہ یوں فرماتے ہیں۔

۱۰ نفحات الانس فارسی سطر ۱۴ | بایزید رح گفت اللہ تعالیٰ را بخواب دیدم۔ گفتم راہ بتو چوں است؟ گفت از خود بگذشتی،

(۹) حضرت محمود شبستری رح

۱۱۔ شرح دیوان گلشن راز فارسی صـ۹۶ { چوں تو بیروں شدی او اندر آید
بتو بے تو جمال خود نماید۔

یعنی تعین سالک کہ حجاب است بہ خیز و حق ظاہر شود وبے حجاب خودی بدیدہ حق سالک جمال حق بیند۔

۱۲۔ شرح گلشن راز فارسی صـ۱۰۱] چونکہ خالی کرد خود را از خودی
شرح گلشن راز اردو صـ۱۶۱] یافت خود را عین نور ایزدی

یعنی جب تو اپنے آپ کو اپنے آپ سے خالی کر دے گا۔ تو نور خداوندی و ذات خداوندی کو پائے گا۔

(۱۰) حضرت مولنا جامی رح۔

۱۳۔ لوائح جامی صـ۸ مطبوعہ نولکشور لائحہ ہفتم {
رفت او زمیاں ہمیں خدا ماند خدا   الفقر اذا تم ہو اللہ ایں است

یعنی وہ درمیان سے نکل گیا۔ پھر خدا ہی خدا رہ گیا۔ جب فقر اء پورا ہوا پس وہ اللہ ہی ہے۔

۱۱۔ شاہ عبد الرحیم محدث دہلوی رح

۱۴۔ انفاس رحیمیہ فارسی صـ۹ سطر۲] معیت حق تعالیٰ با جمیع ذرات
مطبوعہ مجتبائی دہلی مصنفہ شاہ عبد الرحیم محدث دہلوی] کائنات بحقیقت است ا ھ و
بذات خود با جمیع اشیائے کائنات نہ چنیں معیت است کہ متکلمان گویند و مفہوم

علمائے ظاہر است ۔

۱۵۔ ترجمہ انفاس رحیمیہ اردو ص ۱۶ { حق تعالیٰ کی معیت جملہ ذرات کائنات کے ساتھ ہے ۔ نہ ایسی معیت ہے جیسا کہ متکلمین کہتے ہیں اور مفہوم علمائے ظاہر کا ہے ۔

۱۶ ۔ انفاس رحیمیہ فارسی ص ۲۱ { تو مباش اصلاً کمال انیست وبس ۔ چوں تو بمانی خدا نماند ۔ وبس دریک خانہ دو مہمان نگنجد ۔ یعنی تو نہ رہے اصلی کمال یہی ہے جب تو رہے گا تو خدا نہیں رہے گا ۔ بس ایک گھر میں دو مہمان نہیں سماتے

۱۲۔ حضرت بُو علی شاہ قلندر پانی پتی رح

۱۷ مثنوی بو علی شاہ قلندر رح ص ۱۱

نفی گردان از دل ماخود ماسوا ۔ تا گنجد در دلت غیر از خدا

تو مباش اصلا کمال انیست وبس ۔ تو فرو گم شو وصال انیست وبس

معلوم ہوا کہ جو لوگ اللہ والے ہیں وہ خود نہیں رہتے ۔ ان میں صرف ذات ہی ہوتی ہے ۔ اور ذات ہو کر ہر طرف ذات کو ہی دیکھتے ہیں ۔ آنکھوں والے لوگ ان میں ذات کو ہی دیکھتے ہیں ۔

حضرت پیر مہر علی شاہ رح بھی اس مقام میں یوں فرماتے ہیں

من نیم اوست (میں نہیں ہوں وہی ہے) کو ہر وقت مد نظر رکھنا چاہیئے ۔ لیکن اس طوز پہ کہ کلی توجہ اس طرف ہو "

۴ احضرت نیاز احمد صاحب بریلوی رح

۱۹۔ دیوان نیاز ص ۶۹ مطبوعہ لکھنو ملفوظات مہر ۲۰ رح ص ۱۲۴

قول نیاز بشنو یعنی زخود بیرون شو چون از خودی برآئی باشی خدا رسیدہ

۵ اشاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رح

(۲۰) انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ ص ۱۰۴ مصنفہ شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی | وقت اثبات مطلوب با خود داند۔ بلکہ یافت تصور کند بلکہ یقین بداند کہ ہمون اثبات میکند وخود را از میان بکشد ــ یار آمد درمیان ما ز میان بکشد،،

(۲۱) تفسیر روح البیان مطبوعہ مصر ص ۲۹۹ ج ۹ | تو درمیانہ ہیچ نہ ہر چہ ہست اوست ہم خود الست گوید و ہم خود بلا کند

(۲۲) شرح شطحیات شیخ روز بہان بقلی شیرازی صفحہ ۲۲۵ سطر ۱۱ مطبوعہ ایران | میں حضرت حلاج بن منصور کا قول لکھتے ہیں ۔ از خود بیرون رفتم و باز خود نیامد یعنی میں اپنے آپ سے باہر نکل گیا ہوں پھر واپس نہیں آیا ۔

حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ خواجہ خورد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جن کی کتاب نور وحدت کا ترجمہ سرور وحدت رسالہ اسرار تصوف میں آتا رہا ہے وہ لکھتے ہیں ۔

۲۳ رسالہ اسرار تصوف لاہور ماہ اکتوبر ۱۹۲۴ء | اے سید مقصود یہی ہے کہ دوئی کا وہم مٹ جائے اور آپ نہ رہیں۔ بلکہ وہ

نور وحدت ترجمہ سرِ وحدت | حق رہ جائے تمام اولیاء اللہ اور
صـ ۳۴ سطر ۱۲ | انبیاء کے پاس اس کی بہت دلیلیں
ہیں۔ سب وحدت کے قائل ہیں اور سب پر سب کا اتفاق ہے کہ آسمانی کتابوں حدیثوں اور اولیاء اللہ کے اشاروں میں اس کی بہت سی دلیلیں ہیں سب ایک زبان ہو کر وحدت کے قائل ہوتے ہوئے اس طرف گئے ہیں کہ عالم میں حق کے سوا کوئی اور چیز ہی نہیں۔ عالم بھی وہی ہے اور ظہور بھی وہی ہے۔

(۴۲) رسالہ اسرار تصوف لاہور ماہ اگست ۱۹۲۴ء | اے سید ذکر کا طریقہ یہ ہے لا الٰہ
نور وحدت ترجمہ سرِ وحدت | یہ سمجھے کہ یہ جو کچھ نظر آ رہا ہے کچھ نہیں اور
صـ ۱۰ - ۱۱ | یہ کچھ نہ ہونا ان معنوں میں ہوگا۔ کہ یہ تمام موجودات ذاتی طور پر بالکل ہی
نہیں ہیں۔ یہ نفی ہوئی اب الا اللہ سے ثابت ہوگا۔ یعنی ذات کی وحدت ان چیزوں کی چیزوں سے ظاہر ہے اور آنکھیں اس کو دیکھ رہی ہیں۔ پس چیزیں (درحقیقت) باطن ہیں۔ اور وہ یعنی حق اشیاء (چیزوں کی شکلوں) کے لباس سے ظاہر ہے۔ بلکہ اشیاء کی ظاہری اور باطنی دونوں حالتوں سے حق ظاہر ہے۔ اور اشیاء (چیزوں) میں ظاہر و باطن (حق) کے سوا کوئی چیز نہیں۔ کیونکہ اگر ان شکلوں میں حقیقت اپنا ظہور نہ کرتی تو یہ وجود ہی میں نہ آتی۔ اسی طرح ایک عارف کی نگاہ میں کوئی چیز چیز ہی نہیں رہتی۔ بلکہ حق ہے۔ بلفظہ

اب ان بزرگوں کے اقوال سنئے جو اپنے شیخ کی صورت میں حق تعالیٰ کو دیکھتے ہیں۔

باب ۲۴ - فِی الصُّوْرَۃِ الشَّیْخِ الْکَامِلْ

بشکل شیخ دیدم مصطفٰے را
ندیدم مصطفٰے را بل خدا را

حضرت مولٰنا روم فرماتے ہیں

۱ - پیراہن یوسفی شرح مثنوی] دو ہیں دو مخواں دو مداں
ص ۲۰۹ دفتر ۶ مطبوعہ نول کشور لکھنو] خواجہ را در خواجہ خود محو داں

۲ - شرح مثنوی - ص ۲۰۸ دفتر ۶ - چوں جدا بینی زحق ایں خواجہ را
گم کنی ہم متن وہم دیباچہ را

یعنی نہ دو دیکھ اور نہ دو کہہ اور نہ ہی دو جان۔ خواجہ کو اپنے خواجہ میں فانی سمجھ اور اگر اس خواجہ کو خدا سے جدا دیکھے گا۔ تو متن اور دیباچہ ہی کو گم کر دے گا۔

یعنی - اولیائے کرام جو فنا فی الرسول اور فنا فی اللہ ہوتے ہیں۔ ان میں جمال حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور خدا تعالیٰ کے جمال کا شیخ کی صورت میں ہی مشاہدہ کرتے ہیں۔ اسی مقام کو حضرت مولٰنا روم بیان فرماتے ہیں

۳ - چونکہ ذات پیر را کردی قبول
ہم خدا در ذاتش آمد ہم رسول

پیر دحق را از حولی ہر کہ دو دید
او مرید است درحقیقت نے مرید

یعنی جب تو نے پیر کی ذات کو قبول کر لیا۔ تو اسی کی ذات میں خدا تعالےٰ اور حضور صلی اللہ بھی آ گئے۔ اور جس نے اپنے بھینگے پن سے پیر کامل اور خدا تعالیٰ کو دو دیکھا وہ مرید درحقیقت مرید ہی نہیں ہے اور مثنوی شریف کے دفتر اول میں فرماتے ہیں۔

لے حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب اپنے ملفوظات ص ۸ پر بھی یہ اشعار فرماتے ہیں۔

۴۔ پیراہن یوسفی شرح مثنوی دفتر اوّل صـ ۲۲۹ مطبوعہ نولکشور] تا ترمی بینی عزیزاں را بشر
وانکہ میراث ابلیس است آں نظر
گر نہ فرزند ابلیسی اے عنید
پس بتو میراث آں سگ چوں رسید

(۱) یعنی اگر تو اللہ والوں کو بشر دیکھتا ہے۔ تو تیری یہ نظر میراث ابلیس ہے۔ یعنی شیطان والی نظر ہے۔

۲۔ اے سرکش اگر تو شیطان کا بیٹا نہیں ہے تو اس کتے کی میراث تجھے کیونکر پہنچی ہے۔ یہ ہے حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ اب تم سوچو کہ تمہارا عقیدہ کیسا ہے۔

حضرت مولٰنا گل حسن خلیفہ حضرت غوث علی شاہ قلندری (پانی پتی)

(۵) تعلیم غوثیہ صـ ۲۰۸ سطر ۳ مطبوعہ دہلی اور مطبوعہ کراچی صـ ۲۷۳ سطر ۱] دیدن او ممکن نیست مگر در صورت صاحب کمال کہ انسان کامل ذات او ذات حق است و مظہر کمالات حق است۔

ترجمہ: اس کا دیدار ممکن نہیں ہے۔ مگر صاحب کمال کی صورت میں کیونکہ انسان کامل ذات حق ہے اور حق تعالیٰ کے کمالات کا مظہر ہے۔

بعض بے سمجھ لوگوں کو یہ دھوکا لگ جاتا ہے کہ یہ لوگ پیروں کو خدا مانتے ہیں پیر کو خدا کوئی نہیں کہتا۔ کیونکہ وہ تو رہتے ہی نہیں۔ جیسے پیچھے دربیان نفی اثبات میں لکھا جا چکا ہے۔ ان میں صرف ذات ہی ہوتی ہے وہ ذات کو ہی دیکھتے ہیں۔ کیونکہ ذات کا ہی ظہور ہے۔ وہ ذات صورت میں بھی ظاہر ہے۔ اور بے صورت بھی ہے۔ صاحب نظر دیکھتے ہیں اور احول چشم ان کو بھینگے پن کی وجہ سے ان کو برا بھلا اور کفر و شرک کہتے ہیں۔ اور حضرت خواجہ احمد جام رحمۃ اللہ علیہ بھی

Scanned with CamScanner

اسی مقام پر فرماتے ہیں۔ جو بہت بڑے ولی اللہ ہیں۔ جنہوں کی مشہور کرامت ہے کہ ہاتھی کو زندہ کر دیا تھا۔ جس وجہ سے ان کو زندہ پیل بھی کہا جاتا ہے۔ اور حضرت شیخ حصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

(۶) شرح شطحیات صـ ۵۸۶ سطر ۲ مطبوعہ ایران | مرا دو نظر است بیک
شیخ روز بہان بقلی شیرازی رح | نظر شمارا می بینم و بیک

نظر دیگر شمارا نمی بینم یعنی میری دو نظریں ہیں ایک نظر ہے کہ تم کو دیکھتا ہوں اور دوسری نظر ہے کہ تم کو نہیں دیکھتا ہوں یعنی حق تعالیٰ کو دیکھتا ہے

۳ حضرت خواجہ احمد جام رح

(۶) دیوان حضرت احمد جام صـ ۱۲۱ مطبوعہ نول کشور

ذات حق را من ہویدہ دیدہ ام — من بصورت ذات حق را دیدہ ام
ہر زمانے شکل دیگر مے شود — صورت انساں خدا را دیدہ ام
چو محیطِ جملہ آمد ذاتِ او! — ذاتِ او در آشکارا دیدہ ام!
نیست فرقے خود میاں ما زما — زانکہ موج و بحر دیرا دیدہ ام
آشکارا در ہمہ کون و مکان — صورت ایزد تعالیٰ دیدہ ام

نیست پیدا جز کہ ذاتِ پاکِ او | ذاتِ او در جملہ اشیاء دیدہ ام
سخت پنہاں از ظہور خویشتن | گاہ پنہاں گاہ پیدا دیدہ ام

برلباس ماہ ہویدا احمدؐ است!
ذات احمد را بہ اینجا دیدہ ام!!

۴۔ حضرت خواجہ سلیمان تونسوی اور پیر مہر علی شاہ گولڑوی رح

۷۔ مقالات مرضیہ یعنی ملفوظات مہریہ ملفوظات نمبر ۱۵ صـ ۴ و ملفوظات صـ ۶۶ و صـ ۲۱۶ مطبوعہ گولڑہ شریف

حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب نے فرمایا، ایک دن کسی مولوی صاحب نے حضرت اعلیٰ تونسوی سے پوچھا کہ شعر ذیل میں۔ ہے

چوں مدد پیر مرا گشت یار نیست مرا حاجت آمرزگار

لفظ صحیح آمرزگار ہے یا آموزگار اس اثنا میں عصر کی اذان ہو گئی۔ نماز کے واسطے تشریف لے گئے۔ جب واپس تشریف لائے۔ مولوی مذکور نے پھر عرض کی کہ حضرت اس صورت میں معنیٰ درست نہیں آتے کیونکہ معنی یہ ہوتا ہے۔ مجھے خدا کی حاجت نہیں رہتی البتہ اگر آموزگار ہو تو صحیح ہے کہ آموزگار بمعنی استاد ہے۔ حضرت اعلیٰ جذبہ و جوش کی حالت میں آکر فرمانے لگے جب کہ پیر مظہر اتم ہوا۔ پھر کونسا خدا تیرا باقی رہ گیا۔

(۸) مقالات مرضیہ ملفوظات مہریہ رح [ذات من حیث الاسماء والصفات
ملفوظات نمبر ۱ ص ۲۹ سطر ۵ مطبوعہ گولڑہ] عندالوجودیہ عین عالم ہے بایں
معنی کہ وہی ذات حق سبحانہ وتعالیٰ بطور تنزل ہر تعین میں متعین ہوئی ہے پس صرف
فرق اطلاق وتقید کا ہے یعنی مرتبہ اطلاق میں واجب اور معبود ہے اور درجہ تعین
میں ممکن اور عابد ،،

یہ ہے فرمان حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب رح کا جو انہوں نے صاف فیصلہ
فرما دیا اور فرماتے ہیں ۔

۹ ۔ ملفوظات ص ۱۵ ملفوظ ۲۷ ، ۱ ص ۲۱۳ }

پاک بین از نظر پاک بمنزل رسید — احول ز چشم دو بین در طمع خام فتاد

ترجمہ : پاک بین اپنی پاک نظری سے منزل تک پہنچ گیا ۔ لیکن احول چشم
دو بینی کی وجہ سے خام طمع رہ گیا ۔ یعنی بھینگا دوئی کی وجہ سے طمع خام میں پڑ گیا

۵ حضرت نیاز احمد صاحب بریلوی اور حضرت گولڑوی رح

۱۰ دیوان نیاز احمد ص ۳۲ مطبوعہ نول کشور مطبوعہ لاہور ص ۴۸
ملفوظات مہریہ ص ۵۵ مطبوعہ گولڑہ شریف ۔

از خلق جدا ہستی وہم در ہمہ ہائی ! — از جملہ مبرائی و در جملہ در آئی !
بے نام و نشاں بودی و گنجینہ پنہاں — از مہر شناسائی خود صورت بائی !
بر وحدت ذات است بہرش کثرت شئونات — یک شان تو خلق است و گر شان خدائی
ہم مرشد گل گشتہ بشکل شاہ جیلانی — بر روئے نیاز آئی و ارشاد نمائی

یعنی تو خلق سے جدا بھی ہے ۔ اور سب میں مشہور بھی ہے سب سے مبرا
بھی ہے اور سب میں موجود بھی تو ۔ ایک مخفی خزانہ اور بے نام و نشاں تھا اپنی

شناسائی کے لیے ہماری صورت میں ظہور فرمایا تیری وحدت ذات پر کثرت تعینات بطور عرض ہیں ۔ خدائی اور خلق دونوں تیری شانیں ہیں ۔ اور تو ہی سب کا راہنما ہو کر حضور شاہ جیلانی کی شکل میں نیاز کے سامنے آکر ارشاد فرماتا ہے ۔

یہ ہے عقیدہ حضرت پیر نیاز احمد بریلوی رح اور حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب رح کا اور حضرت غوث الاعظم رح حضرت امام غزالی رح کا قول اپنی کتاب میں لکھتے ہیں ۔

(۶۔ حضرت امام غزالی رح)

۱۱۔ سرالاسرار ص ۲۲۴ سطر ۶ مصنفہ حضرت غوث الاعظم رح | قَالَ الْاِمَامُ الْغَزَالِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَجُوْزُ

اَنْ یَّرَاٰی رَبَّ تَعَالٰی فِی الْمَنَامِ عَلٰی صُوْرَۃٍ جَمِیْلَۃٍ

ترجمہ : امام غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے ۔ اللہ تعالیٰ کو خواب میں صورت جمیلہ میں دیکھنا جائز ہے ۔

۷۔ حضرت شیخ روزبہان بقلی شیرازی رح

(۱۲) تفسیر عرائس البیان ص ۱۵ ۔ اسطر ۳ مطبوعہ نول کشور لکھنو ۔ | صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ

لا یرجعون عمی عن رویۃ انوار جمال الحق فی سیماء اولیائہ ۔ یعنی اندھے وہ لوگ ہیں جو اولیاء اللہ کی پیشانی میں حق تعالیٰ کے جمال کے انوار نہیں دیکھتے ۔

۸۔ شیخ اسمٰعیل حقی

(۱۳) تفسیر روح البیان صفحہ ۱ سطر ۲۸ | مطبوعہ استنبول | مَنْ اَرَادَ رُؤْيَةَ جَمَالِهٖ فَلْيَنْظُرْ فِيْ قُلُوْبِ اَوْلِيَائِهٖ۔ یعنی جو اللہ تعالیٰ کے جمال کا دیدار کرنا چاہتا ہے۔ وہ اولیاء اللہ کے دلوں میں دیکھے اور لکھتے ہیں۔

۱۴۔ روح البیان صفحہ ۱ سطر ۳۹ :۔ وَاعْلَمْ اَنَّ الْمُعْتَزِلَةَ اَنْكَرُوْا رُؤْيَةَ اللّٰهِ تَعَالٰى۔ یعنی اور تو جان لے کہ فرقہ معتزلہ ہی اللہ تعالیٰ کے دیدار کا انکار کرتا ہے۔

۱۵۔ تفسیر روح البیان صفحہ ۱ ۳۶ ۔ سطر ۲۲ :۔ وَالْاِنْسَانُ مِرْاٰةُ ذَاتِهٖ وَصِفَاتِهٖ یعنی انسان حق تعالیٰ کی ذات اور صفات کا آئینہ ہے۔

۹۔ حضرت غوث الاعظم رحؒ کا فرمان

(۱۶) سر الاسرار صفحہ ۴۲ سطر ۳ ﴿ يَجُوْزُ رُؤْيَةُ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيْ صُوْرَةِ الْبَشَرِيَّةِ وَالنُّوْرَانِيَّةِ۔

ترجمہ :۔ اللہ تعالیٰ کو بشری اور نورانی صورت میں دیکھنا جائز ہے۔

اب آپ ہی فیصلہ انصاف سے فرما دیں کہ جب غوث پاک عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی رحمۃ اللہ علیہ فرما رہے ہیں۔ کہ صورت بشری میں اللہ تعالیٰ کا دیدار جائز ہے۔ تو پھر تمہیں کیوں شرک کو دپڑتا ہے۔ علامہ اقبال بانگ درا صفحہ ۱۰۰ پر فرماتے ہیں ؎

کھولی ہیں ذوق دید نے آنکھیں تری اگر ہر رہگذر میں نقش کف پائے یار دیکھ

Scanned with CamScanner

اور جب اللہ تعالیٰ بھی اپنی کلام پاک میں فرماتے ہیں کہ فی انفسکم اَفَلا تُبْصِرُوْنَ۔ یعنی بیچ تمہارے نفسوں کے اور کیا تم نہیں دیکھتے؟ اگر کوئی آنکھوں والا دیکھ لے تو تمہیں کیوں آگ لگے۔

۱۰ حضرت بوعلی شاہ قلندر۔ پانی پتیؒ

۱۷ دیوان بوعلی شاہ قلندر مع شرح صفحہ ۲۶

جمالت بود اندر روئے آدم
کہ می بودش شرف بر جملہ عالم
اگر این نقطہ دانستے عزازیل
ہزاراں سجدہ آوردے دمادم
شرف در صورت پاکش عیاں دید
جمال لایزالی را مسلم!

۱۱ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر کا فرمان

(۱۸) بوادر النوادر ص ۹۵، ۹۶، سطر ۲۲ آخر مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی۔ مطبوعہ دیوبند
اقتباس الانوار ص ۲۹۰ مجتبائی دہلی

چنانچہ حضرت گنج شکرؒ کے قول میں تصریح ہے کہ "اگر خدا تعالیٰ مرا روز قیامت جمال باکمال خود بصورت پیر من جلوہ خواہد نمود خواہم دید۔ والا نہ چشم بداں سو نخواہم کشود"

ترجمہ: حضرت بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر قیامت کے دن خدا تعالیٰ میرے پیر کی صورت کے سوا کسی دوسری صورت میں اپنا جمال باکمال دکھائے گا۔ تو میں اس طرف آنکھ بھی نہ کھولوں گا۔

یہ ہے فرمان حضرت بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کا اور مولوی اشرف علی تھانوی کا جو اپنی کتاب میں لکھ رہے ہیں۔ اب تم انصاف کر لو اور مولوی اشرف

علی صاحب کی زبانی۔ آگے حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ سن ! خدا کرے کہ تمہارا شرک کا وہم ٹوٹ جائے اور مسلمانوں کو برا بھلا کہنا چھوڑ دو۔

۱۲۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحؒ کا فرمان

۱۹۔ بوادر النوادر ص۷۹۶ ج۔ ۲۔ سطر ۲ مطبوعہ دیوبند مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی
اقتباس الانوار ص۲۹۰ مطبوعہ مجتبائی شیخ محمد اکرم چشتی

حضرت سلطان المشائخ کے قول میں ہے۔
اگر فردا روز باز پرس جمال حق در نظر م پیر من جلوہ خواہد نمود خواہم دید والا نہ روئے ازاں جانب خواہم گردانید،،

اگر روز حساب خدا تعالیٰ کا جمال میرے پیر کی صورت میں ہوگا۔ تو دیکھوں گا ورنہ اس طرف اپنا منہ تک بھی نہ کروں گا۔

معلوم ہوا کہ تمام اولیائے کرام صورت شیخ کامل میں اللہ تعالیٰ کا دیدار کرتے ہیں حالانکہ محبت پیر کی وجہ سے پیر کامل کی ہی صورت میں دیکھ کر خوش ہوتے ہیں دیکھنے والے یار حقیقی کو دیکھ کر خوش ہوتے ہیں اور تم بیچارے جلتے ہو

عارف باللہ علامہ اقبال رحؒ ضرب کلیم ص۔ ۵ میں فرماتے ہیں ؎

بیان میں نقطہ توحید آ تو سکتا ہے
تیرے دماغ میں بتخانہ ہو تو کیا کہیے

۱۳ حضرت شیخ محمد صادق کا فرمان

(۲۰) بوادر النوادر صہ ۹۶، سطر ۲ ۔ مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی] حضرت شیخ محمد صادق رح کے اس قول میں بلکہ رویت حق تعالیٰ ہم اگر بصورت حضرت پیر دستگیر خواہد شد خواہم دید۔ والا نہ آں را نیز نمی خواہم "یعنی بلکہ خدا تعالیٰ کا دیدار بھی اگر حضرت پیر دستگیر کی صورت میں ہوا تو دیکھوں گا۔ ورنہ اسے بالکل نہ چاہوں گا۔ اور مولوی اشرف علی صاحب تھانوی لکھتے ہیں۔

(۲۱) بوادر النوادر صہ ۹۱، سطر، مطبوعہ دیوبند مصنفہ اشرف علی تھانوی
اقتباس الانوار ص ۲۹ تذکرہ شیخ محمد صادق گنگوہی] مع ازیں جا معلوم می شود کہ رویت حق سبحانہ در روز قیامت مر مریدان صادق را جمال حضرت رسالت پناہ و حضرت حق تعالیٰ در آئینہ صورت پیر جلوہ گر است

ترجمہ :- اس جگہ معلوم ہوا۔ کہ قیامت کے دن مریدان صادق کو خدا تعالیٰ کا دیدار ان کے پیر کی صورت میں ہو گا۔ بلکہ اس وقت بھی مریدان صادق کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جمال اور خدا تعالیٰ کا دیدار پیر کی صورت میں ہوتا ہے۔ اور اس سے آگے اقتباس الانوار میں یوں آتا ہے۔

(۲۲) اقتباس الانوار صت ۲۹ مطبوعہ مجتبائی دہلی شیخ محمد اکرم چشتی رح تذکرہ شیخ محمد صادق گنگوہی رح] ونیز ایں بیان معلوم شد کہ کسانیکہ نسبت وبندگی شیخ کامل ومکمل پیدا نکردہ یا بعد پیدا کردن ایں نسبت بہ اعتقاد شیخ خود ثابت نماندہ اند۔ ہر دو جہاں از رویت محروم اند۔

(مَنْ کَانَ فِیْ هٰذِهٖ اَعْمٰی)

در شان این چنین مردم نازل گشتہ :-

ترجمہ : اور اس بیان سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جن لوگوں نے شیخ کامل مکمل کیساتھ نسبت وبندگی پیدا نہیں کی۔ یا نسبت پیدا کرنے (یعنی مرید ہونے) کے بعد اپنے پیر کامل کے ساتھ یہ اعتقاد نہ رکھا تو دونوں جہاں میں خدا تعالی کے دیدار سے محروم رہیگا۔ اور یہ آیت ومن کان فِیْ هٰذِهٖ اعمٰی یعنی جو یہاں اندھا ہے وہاں بھی اندھا ہوگا ایسے ہی لوگوں کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

معلوم ہوا کہ جس کا کوئی پیر نہ ہوگا۔ یا اپنے پیر کامل کے ساتھ اس قسم کا یقین نہ رکھے گا۔ نہ یہاں خدا تعالی کا دیدار ہوگا نہ وہاں۔

۱۴۔ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کا عقیدہ

۲۳۔ بوادر النوادر صفحہ ۹۴ ج ۲ سطر آخر۔ مرید کی نظر میں سب سے احسن اپنے شیخ کی صورت ہوگی جس کی درجہ محبت ہے۔

۲۴۔ بوادر النوادر صفحہ ۹۴ ج ۲ سطر ۷ المطبوعہ دیوبند :- جب سے انسان پیدا کیا گیا ہے۔ اللہ تعالی کی رویت جس کو ہوئی ہے۔ انسان کی صورت میں ہوئی ہے اور آگے لکھتے ہیں۔

۲۵۔ بوادر النوادر صفحہ ۹۶ ج ۲ سطر ۱۰ :- بلکہ حق کی رویت اسی کو کہتے ہیں جو صورت شیخ میں ہو۔ اور اس صورت کے غیر میں جو رویت ہو۔ اس کو رویت ہی نہیں کہتے۔

۱۵- عارف باللہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کا فرمان ۔

۲۶- امداد المشتاق ص ۱۳۳ سطر ۲ | اثنائے سبق مثنوی معنوی میں
مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی مطبوعہ تھانہ بھون | فرمایا کہ مثنیٰ میں ایک فقیر

حجاز کا منہ تکتا پھرتا تھا۔ کسی نے پوچھا کہ شاہ صاحب کیا دیکھتے ہیں جواب دیا خدا کو دیکھتا ہوں ! حضرت صاحب نے فرمایا کہ حضرت حق صورت و شکل سے پاک ہے۔ اس کی صورت اگر ہے تو یہی انسان کامل ہے۔

یہ قول و عقیدہ ہے حضرت حاجی امداد اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا جو مولوی اشرف علی صاحب تھانوی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں۔

۱۶ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلویؒ کا فرمان

۲۷- انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ ص ۹۲ سطر ۲ مطبوعہ دہلی و مطبوعہ پاکستان ص ۱۰۵ مصنفہ شاہ ولی اللہ صاحب دہلویؒ | صورت مرشد کہ ظاہر دیدہ می شود۔ مشاہدہ حق سبحانہ و تعالیٰ است در پردہ آب و گل۔

ترجمہ: صورت مرشد کہ ظاہر دیکھی جاتی ہے مشاہدہ حق سبحانہ تعالیٰ کا ہے آب و گل کے پردے میں ،،

لوجی اب تو شاہ ولی صاحب۔ دہلویؒ نے بھی صاف طور پر لکھ دیا۔ کہ پیر کی صورت میں خدا کا دیدار ہوتا ہے اور پھر آگے لکھتے ہیں ؎

گر تجلی ذات خواہی صورت انسان ببیں !!

ذات حق را آشکارا اندرو خنداں ببیں !!

۱۷۔ مولوی اسمٰعیل صاحب دہلوی۔

(۲۸) صراط مستقیم فارسی صـ۱۱۰ سطر ۹ مطبوعہ مجتبائی دہلوی مصنفہ مولوی اسمٰعیل دہلوی | چنانکہ یکے از اکابر ایں طریق فرمودہ کہ حق جل وعلا در غیر کسوت مرشد من تجلی فرماید ہر آئینہ مرا باد التفات در کار نیست

۲۹۔ ترجمہ صراط مستقیم اردو صـ۲۱۱ مطبوعہ دیو بند | چنانچہ اس طریق کے بزرگوں میں سے ایک شخص کا مقولہ ہے۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ میرے مرشد کی صورت کے سوا کسی اور لباس میں تجلی فرماوے تو البتہ میں اس کی طرف التفات تک نہ کروں گا،،

۱۸ حضرت عبد الکریم جیلی رح

(۳۰) الانسان الکامل صـ۱۲۷ ج۱ سطر ۱۱ ۔ مطبوعہ مصر | یقال فسقت البیضۃ انا فسدت ولم تصلح للتفریح فالمراد بھٰذا قوم فسدت قوابلھم عن القبول للتجلی الالٰھی لما تصور عندھم عن ان اللہ تعالیٰ لا یظھر فی خلقہ بل لا یظھر لھم الخ

اب اس کا ترجمہ ملاحظہ ہو۔

۳۱ انسان کامل اردو صـ۲۱۱ باب ۳۸ مطبوعہ کراچی | عربی زبان میں انڈے کی بابت بھی جب کہ وہ بگڑ جاتا ہے۔ اور چوزہ کے نکلنے کے قابل نہیں رہتا فاسق کا لفظ بولا جاتا ہے۔ اور یہاں اس لفظ سے مراد وہ قوم ہے۔ جن کی قابلیتیں اس قابل نہیں رہیں کہ وہ تجلی الٰہی کو قبول کر سکیں

اس لیے کہ ان کے ذہنوں میں یہ بات بیٹھ گئی ہے کہ حق تعالیٰ اپنی خلق میں ظاہر نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ یہاں کسی صورت میں بھی ان پر ظاہر نہیں ہو سکتا۔"

مولوی اسمعیل صاحب دہلوی لکھتے ہیں۔

(۳۲) صراط مستقیم فارسی ص۱۲۳ مولوی اسمعیل دہلوی مطبوعہ دہلی | زنہار بریں معاملہ تعجب نمائی و بانکار پیش زبرا کہ چوں از تار وادی مقدس ندائے انی انا اللہ رب العلمین صادر شد تو بہتر اشرف موجودات سے جو حضرت ذات (سبحانہ وتعالیٰ) کا نمونہ ہے۔ اگر انا الحق کی آواز صادر ہو تو کوئی تعجب کا مقام نہیں۔"

باب ۲۵ صورت حضرت آدم علیہ السلام

اللہ تعالیٰ نے جب حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا۔ تو فرشتوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے سجدہ کیا تو اس کے متعلق حضرت امام فخر الدین رازی رح اپنی تفسیر کبیر میں لکھتے ہیں۔ کہ وہ سجدہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نور مبارک کو کیا گیا تھا۔

(۱) تفسیر کبیر ص۲۱۸ ج۲ مطبوعہ مصر مواہب الدنیہ ص۲۸۰ ج۱ | اِنَّ الْمَلٰٓئِکَةَ اُمِرُوْا بِالسُّجُوْدِ لِاٰدَمَ لِاَجْلِ اَنَّ نُوْرَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

انوار المحمدیہ ص۲۹۸ سطر ۹ بیروت جواہر البحار ص۱۵۲ سطر ۲۳ مطبوعہ مصر | اور بہت سی کتابوں میں لکھا ہوا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نور مبارک تھا۔ اور بہت

Scanned with CamScanner

سی کتابوں میں یہ بھی ہے کہ وہ سجدہ حق تعالیٰ کو تھا۔ کیونکہ ذات حق ہی نے آدم علیہ السلام کی صورت میں تجلی فرمائی تھی۔ تو معلوم ہوا کہ دونوں باتیں صحیح ہیں ہے

گر نبودے ذات حق اندر وجود　　آب و گل را کے ملک کردے سجود

اور تفسیر روح البیان میں زیر آیت اذ قال ربک کے تحت آتا ہے

(۱) تفسیر روح البیان ص۱۰۱ ج۱ سطر ۱۷ مطبوعہ استنبول]لان اللہ تعالیٰ یتجلّٰی فیہ فمن سجد لہٗ فقد سجد للہ (بقر)

(۲) تفسیر روح البیان ص۱۰۱ ج۱ سطر ۲۸ استنبول مصر ص۱۷۹ ج ۵]فی التاویلات النجمیۃ ان اللہ خلق اٰدم فتجلّٰی فیہ فکانت السجدۃ فی الحقیقۃ للحق تعالیٰ وکان اٰدم بمثالۃ الکعبۃ قبلۃ للسجود۔ مندرجہ بالا عبارتوں کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی صورت میں خود تجلی فرمائی اور وہ سجدہ خدا تعالیٰ کو تھا اور حضرت آدم علیہ السلام ایسے تھے۔ جیسے کعبہ کو منہ کر کے سجدہ کیا گیا۔ ہے

آنکہ خاک مارا گل کرد و خانہ ساخت : خود درمیاں در آمد و مارا بہانہ ساخت

اور ایسے ہی تفسیر خازن میں آتا ہے۔

۳۔ تفسیر خازن معہ مدارک ص۱۲ ج۱ سطر ۱ مطبوعہ مصر]القول الثانی ان اٰدم کان کالقبلۃ وکان السجود للہ تعالیٰ کما جعلت قبلۃ للصلوۃ والصلوۃ للہ تعالیٰ (بقر)

۴۔ تفسیر خازن ص۴۲ ج۲ سطر ۳ ۔ ان السجود للہ ھو اللہ

تعالیٰ وانما کان ادم کالقبلہ للسّاجدین ۔ اور ایسے ہی تفسیر صاوی میں آتا ہے۔

۵ ۔ الصاوی علی الجلالین ص ۶۰ ج ۲ سطر ۲۵ مطبوعہ مصر ع وقال بعضھم ان السجود شرعی بوضع الجبھۃ علی الارض للہ وآدم قبلہ کالکعبہ (اعراف)

اور دوسری جگہ بھی ایسے ہی آتا ہے

۶ ۔ تفسیر الصاوی علی الجلالین ص ۲۱ ج ۱ سطر اول مطبوعہ مصر] ان السجود شرعی بوضع الجبھۃ علی الارض وآدم قبلہ کالکعبۃ فالسجود للہ وانما ادم قبلۃ (بقرہ)

۷ ۔ تفسیر صاوی ص ۲۳۱ ج ۔ ۲ ع بان السجود لآدم حقیقۃ بوضع الجبھۃ وآدم کالقبلۃ کالمصلین الکعبۃ (آل)

اور تفسیر عرائس البیان میں بھی آتا ہے۔

(۸) تفسیر عرائس البیان ص ۵۰۶ ج ۱ سطر مطبوعہ نول کشور] ان آدم کان مرآۃ الحق فی العالم من یراہ یری اثار اللہ فیہ۔

یعنی انسان تمام عالم میں خدا تعالیٰ کا آئینہ ہے پس اس میں دیکھنے سے آثار خداوندی نظر آتے ہیں

(۹) تفسیر عرائس البیان ص ۵۰ ج ۔ ۱ ع ان الملئکۃ رأو فیہ سر اللہ "

اور ایسے ہی مواہب اللدنیہ اور فتاوی عزیزی اور بہت سی کتابوں میں آتا ہے۔ ترجمہ کتاب کے بڑھ جانے کی وجہ سے نہیں لکھا اور تفسیر روح البیان میں یہ بھی آتا ہے۔

۱۰- تفسیر روح البیان صہ ۳۲ ج-۲ سطر ۱۳ مطبوعہ استنبول | ابلیس نظر بظاہر آدم داشت و از باطن او غافل بود۔ صورتش

را ویرانہ دیدند الست کہ گنج اسرار دراں خرابہ مدفون است۔

گنج است دریں خانہ کہ در کون نگنجد: ایں گنج خراب از پے آں گنج نہاں است
فی الجملہ ہر آں کس کہ دریں خانہ رہے یافت: سلطان زمیں است و سلیمان زمیں است

یعنی ابلیس نے حضرت آدم علیہ السلام کی ظاہری صورت پر ہی نظر ڈالی تھی۔ اور اس کی حقیقت باطن سے بے خبر تھا اور اس کو ویران سمجھا کہ اس خرابہ یعنی اس صورت میں گنج اسرار مدفون ہے یعنی حق ظاہر ہے۔

(۱۱) جواہر البحار صہ ۳۴ ج ۲ سطر ۲، صہ ۱۲، زرقانی صہ ۶۳ ج-۱ مطبوعہ مصر | لَوْ اَبْصَرَ الشَّیْطَانُ طَلْعَۃَ نُوْرِہٖ

فِیْ وَجْہِ اٰدَمَ کَانَ مِنْ سَجَدَ اَوَّلَ۔ یعنی اگر ابلیس اس کے نور کی چمک کو دیکھ لیتا تو سب سے پہلے سجدہ کرتا۔ فرشتوں نے نفخت فیہ من روحی کو جان کر سجدہ کر دیا۔

آنکہ در آدم ملائک دیدہ بود　　آدم از دیدے بخود کر دے سجود

اور مولوی اشرف علی صاحب تھانوی بھی لکھتے ہیں۔

(۱۲) بوادر النوادر صہ ۱۳۸ ج-۱ سطر ۱ مطبوعہ دیوبند | ممکن ہے مسجود حق تعالےٰ ہوں اور وہ بزرگ جہت

سجدہ ہوں۔ جیسے سجدہ الی الکعبہ میں مسجود حضرت حق ہیں۔ اور کعبہ جہت سجدہ جیسا بعض مفسرین نے سجدہ ملائکہ لآدم میں یہی کہا ہے۔ اور اگلے صفحہ پر تو مولوی اشرف علی صاحب تھانوی یہاں تک لکھ گئے ہیں۔ حالانکہ کوئی بھی ایسے نہیں کرتا۔ مگر وہ لکھ گئے ہیں۔

(۱۳) نوادر النوادر ص۳۱۹ - اسطر اول [قسم بقبلہ روئے تو یارسول اللہ!
مطبوعہ دیوبند | رواست سجدہ بسوئے تو یارسول اللہ]
یعنی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے روئے مبارک کے قبلہ کی قسم آپ کی طرف منہ کرکے سجدہ کرنا جائز ہے

دربیان دیدار خداوندی رؤیت باریتعالی اود دنیا

دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوتا ہے۔ انسان اپنی بشریت کی آنکھ سے نہیں دیکھتا ذات حق تعالیٰ سے جدا ہوکر یا غیر ہوکر نہیں دیکھتا۔ اپنی ہستی موہومہ کو ختم کرکے فناء فی اللہ ہوکر ذات الٰہی کا دیدار کرتا ہے۔ ذات سے ملکر ذات ہوکر دیدار کرتا ہے۔

اپنی نظر سے دیکھتے تو عین شرک تھا: انکی نظر سے انکی طرف دیکھتے رہے وہی ناظر وہی نظر وہی منظور ہوتا ہے۔ یہاں دوئی نہیں ہوتی۔ اسی مقام پر حضرت علی رض فرماتے ہیں۔ عرفت ربی بعین ربی یا رایت ربی بربی۔ یعنی میں نے اپنے رب کو رب کی آنکھوں سے دیکھا۔ یا میں نے اپنے رب کو رب سے دیکھا اور اس مقام کی یہ حدیث قدسی بھی گواہی دیتی ہے۔ فکنت بصرہ الذی یبصر بہ کہ میں اس کی آنکھیں ہو جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رب کی آنکھ سے ہی رب کو دیکھتے ہیں اور نہ حلول ہے اور نہ اتحاد۔ بلکہ من عرف نفسہ فقد عرف ربہ

بعض اولیائے کرام یہ بھی فرماتے ہیں کہ آخرت میں خدا تعالیٰ کا دیدار اسی

کو ہوگا جس کو دنیا میں ہوتا ہے۔ جیسے کہ حضرت شیخ عطار رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت غوث علی شاہ قلندر پانی پتی فرماتے ہیں۔

(۱) قصیدہ عطار
تذکرہ غوثیہ ص۱۴۵] ؎ ہر کہ ایں جا ندید محرم است
در قیامت از لذت دیدار

یعنی جو کوئی اس دنیا میں اس یار کا دیدار نہیں کرتا وہ قیامت کو بھی محروم رہے گا۔

(۲) تفسیر روح البیان جلد ۸ صفحہ ۱۴۱ سطر ۲۲ سورہ احقاف] یکے را از صالحان برادرے وفات کردہ بود اورا در خواب دید و پرسید کہ حق تعالیٰ با تو چہ کرد۔ گفت مرا در بہشت آورد و ہ است میخورم۔ دمی آشامم و نکاح میکنم۔ گفت ازیں معنی نمی پرسم۔ دیدار پروردگار دیدی یا نہ؟ گفت نی کسے کہ آنجا او را نشناختہ است۔ اینجا او را نمی بیند۔ آں عزیز چوں بیدار شد بر بہیمہ خود سوار شد۔ د پیش شیخ اکبر قدس سرہ الاطہر آمد در اشبیلہ و ایں خواب را باز گفت۔ ملازمت خدمت او کرد۔

یعنی تفسیر روح البیان میں ہے۔ کہ ایک شخص کا بھائی مرگیا جب خواب میں اس کو ملا تو پوچھا۔ کیا حال ہے۔ کہا کہ خدا کا شکر ہے۔ ہر طرح کا آرام نصیب ہے پینے کو دودھ شہد اور شربت مہیا ہے کھانے کو ہر قسم کے میوے اور کھانے تیار ملتے ہیں حوریں اور غلمان خدمت کے لیے ہیں۔ کوئی دکھ بیماری نہیں ہے۔ اس نے کہا میں یہ نہیں پوچھتا میرا مطلب ہے کہ کیا دیدار الٰہی سے بھی مشرف ہوئے یا کہ نہیں کہا کہ خدا کو تو میں نے نہیں دیکھا۔ کیوں کہ خداوند کریم کو یہاں وہی دیکھ سکتا ہے۔ جس نے عالم دنیا میں اس کو دیکھا ہے۔ جب وہ شخص خواب سے بیدار ہوا تو حضرت محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں

جو اس زمانہ میں یکتائے وقت تھے جا کر یہ قصہ عرض کیا اور آپ کی صحبت بابرکت میں رہ کر فیض یاب ہوا۔

(۳) بنی اسرائیل ۱۵/۸ ۔ وَمَنْ كَانَ فِي هٰذِهٖ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى (یعنی جو کوئی اس دنیا میں اندھا ہے فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى (یعنی جو کوئی اس دنیا میں اندھا ہے وہ قیامت کو بھی اندھا ہوگا۔ کسی نے ہندی میں بھی خوب کہا ہے ۔

جس کو درشن اِت ہے اسکو درشن اُت جسکو درشن ات نہیں اسکو اِت نہ اُت

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اسی طرح فرماتے ہیں ۔ جو تفسیر عرائس البیان میں اس آیت کے تحت ہے اور ان کا یہ قول اصل آیت کی تفسیر ہے ۔

۴ ۔ تفسیر عرائس البیان صفحہ ۵۶۳/۱ سطر ۱۵ { مَنْ لَمْ يَعْرِفْهُ فِي الدُّنْيَا لَا يَعْرِفُهُ فِي الْاٰخِرَةِ كَمَا قَالَ اَمِيْرُ الْمُومِنِيْن عَلِى بْن اَبِى طَالِب كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ

اور دوسری جگہ بھی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قول ایسے ہی آتا ہے ۔

(۵) تفسیر عرائس البیان صفحہ ۴۱/۲۰ سطر ۱ : قَالَ عَلِى بْن اَبِى طَالِب عَلَيْهِ السَّلَام مَنْ لَمْ يَعْرِفِ اللّٰهَ فِي الدُّنْيَا لَا يَعْرِفُهُ فِي الْاٰخِرَةِ وَقِيلَ عَن رُويَتِهٖ اولِيَائِهٖ وَ اَصفِيَائِهٖ

ترجمہ : حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ کو دنیا میں نہیں پہچانتا وہ قیامت کو بھی نہیں پہچانے گا ۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے ۔ اور اس کے ولیوں اور صوفیوں کے دیدار سے

اب اللہ تعالیٰ کے دیدار کے متعلق سنئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحابہ کرام اور اولیائے کرام کے اقوال کو جو انہوں نے دیدار خداوندی کے متعلق

Scanned with CamScanner

فرمایا ہے۔ بعض جاہل لوگ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے متعلق بھی انکار کر دیتے ہیں۔ حالانکہ بہت سی کتابوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بھی انکار کر دیتے ہیں۔ حالانکہ بہت سی کتابوں میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رب کو دیکھنے کے ثبوت موجود ہیں۔

(۱) فرمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم

(۶) مشکوٰۃ شریف ص۲۱ باب المساجد | عن عبد الرحمن بن عائش قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأیت ربی عزّ وجلّ فی احسن صورۃ الخ۔

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے اپنے اللہ کو بہترین صورت میں دیکھا

(۷) ترمذی شریف ص۱۵۶ ج۲ سطر ۶ (مطبوعہ دہلی) | معاذ بن جبل ؓ فرأیت ربّی فی احسن صورۃ یعنی

حضرت معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ میں نے اپنے رب کو بہترین صورت میں دیکھا۔

(۸) اخبار الاخیار فارسی مطبوعہ دیوبند ص۱۹ سطر ۱۰ مطبوعہ مجتبائی دہلی ص۲۱ شیخ عبدالحق محدث دہلوی | رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام صورت خود امراد داشتہ است یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے احسن صورت مراد لی ہے

(۹) مشکوٰۃ شریف ص۱۱ بخاری شریف ص۱۲ سطر ۲۲: قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ۔ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت ایسے کرو کہ گویا تم اُسے

دیکھ رہے ہو۔ اگر ایسے نہ ہو تو یہ سمجھو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

اگر خدا تعالیٰ کا دیدار محال ہوتا۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہرگز ایسا نہ فرماتے کہ خدا تعالیٰ کا دیدار محال ہوتا ہے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہرگز ایسا نہ فرماتے کہ خدا تعالےٰ کی عبادت اسے دیکھ کر کرو۔ اس سے معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ کی عبادت اُسے دیکھ کر کرو۔ اس سے معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ کا دیدار دنیا میں ہو سکتا ہے۔ اور حضرت مولانا روم فرماتے ہیں

ہر کہ روئے یار در دنیا نہ دید در قیامت کے تواند اے مرید

(۲) حضرت ابو بکر صدیقؓ کا فرمان

(۱۰) فتوحات مکیہ باب ۳۱۸ ص ۱۴۷/۲ج باب ۲۰۵ ص ۴ج ۳ سطر ۹ مطبوعہ مصر کتاب الاعلام ص ۲ سطر ۱۲ مطبوعہ حیدر آباد دکن مصنفہ حضرت شیخ الاکبر ابن عربیؒ ، قول الصدیق مارأیتُ شیئاً الا رأیتُ اللہ قبلہٗ۔ یعنی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے کسی چیز کو نہیں دیکھا۔ مگر اس سے پہلے اللہ تعالیٰ کو دیکھا۔

اسرارِ تصوف ص ۳۸ سطر ۲ مصنفہ احمد علی خان صاحب نقشبندی سنہ ۱۳۱۱ جنات العارفین ص ۳ دار الشکرہ | حضرت ابو بکر صدیق فرماتے ہیں۔ مارأیتُ شیئاً الا رأیتُ اللہ فیہِ۔

میں نے جس چیز کو دیکھا اس میں اللہ کو دیکھا۔ بلفظہٖ

۳ حضرت عمر فاروقؓ کا فرمان

(۱۲) اسرار التصوف ص ۳۸/۱۰ سطر ۱۲ | حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حکیم احمد علی خاں صاحب نقشبندی رح ۱۳۱۱ھ نے ارشاد فرمایا ہے۔
کتاب الاعلام ص ۲ ابن عربی رح مطبوعہ دکن | مَا رَأَیْتُ شَیْئًا اِلَّا رَأَیْتُ اللّٰہَ مَعَہٗ۔ میں نے جو چیز دیکھی، اس کی ساتھ خدا کو دیکھا۔
اس سے بھی یہی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا دیدار دنیا میں جائز ہے۔
اور انہوں نے کائنات کے ذرہ ذرہ میں اللہ تعالیٰ کو دیکھا۔ بغیر حلول واتحاد کے۔ اشیاء کی صورت میں حق تعالیٰ کو ظاہر دیکھا نہ کہ شئے کو۔

(۱۳۔) سر الاسرار ص ۲۶ سطر ۹۔ حضرت غوث الاعظم رح | کَمَا قَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ رَأٰی قَلْبِیْ رَبِّیْ بِنُوْرِ رَبِّیْ فَالْقَلْبُ مِرْاٰۃٌ یَعْکِسُ جَمَالَ اللّٰہِ تَعَالٰی۔
حضرت عمر رض نے فرمایا میرے دل نے میرے پروردگار کو بالواسطہ نور الہیٰ دیکھا۔ لہٰذا دل اللہ تعالیٰ کے جمال کا عکس دیکھنے کے لیے بمنزلہ آئینہ ہے

۱۴۔ حضرت عثمان غنی رض کا فرمان

۱۴۔ کتاب الاعلام ص ۲ مطبوعہ دکن ۱۳۶۲ھ ابن عربی
اسرار تصوف ص ۳۹ ح ۱۔ سطر اوّل
حسنات العارفین ص ۴ دارا شکوہ رح
| عثمان بن عفان رض فرماتے ہیں۔ مَا رَأَیْتُ شَیْئًا اِلَّا رَأَیْتُ اللّٰہَ بَعْدَہٗ۔ میں نے جو چیز دیکھی اس کے بعد خدا کو دیکھا (ترجمہ بلفظہ اسرار تصوف)

حضرت علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ کا فرمان

(۱۵) اسرار تصوف حصہ اوّل ص ۳۹: مَا رَأَیْتُ شَیْئًا اِلَّا

رَأَیْتُ اللّٰہَ فِیْہِ

حسنات العارفین ص ۹ عین الفقراء حضرت باہوؒ: یعنی میں نے کسی چیز کو نہیں دیکھا۔ مگر اس میں خدا تعالیٰ کو دیکھا۔

۱۶۔ انفاس رحیمیہ فارسی ص۱۰ سطر ۱۶ و ص۱۱ سطر ۲۲ مطبوعہ مجتبائی دہلی ۱۹۱۵ء شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی | شیر بیشہ میدان حقیقت و شاہ لشکر مبارز معرفت و طریقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ مَا رَأَیْتُ شَیْئًا اِلَّا رَأَیْتُ اللّٰہَ فِیْہِ۔

۱۷۔ سر الاسرار ص ۱۱ سطر ۶ مصنفہ حضرت غوث الاعظم | کَقَوْلِ عَلِیٍّ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہٗ لَمْ اَعْبُدْ رَبًّا لَمْ اَرَاہُ یعنی

تفسیر ابن عربیؒ سواء السبیل ص۲۸۲ | حضرت علی رضؓ فرماتے ہیں۔ یعنی میں اللہ کو دیکھے بغیر اس کی عبادت نہیں کرتا۔

(۶) صحابہ کرام نے خدا تعالیٰ کو دیکھا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیوں نے خدا تعالیٰ کو دیکھا۔ اگر کوئی اب بھی کہے کہ خدا تعالیٰ کا دیدار نہیں ہو سکتا۔ تو اس کو اللہ تعالیٰ ہی سمجھ دے۔ شیخ الاکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ صحابہ کرام کے اقوال کو یوں تحریر فرماتے ہیں۔

(۱۸) کتاب الاعلام باب الرویۃ ص۲۰۳ مطبوعہ دکن حیدر آباد | قَالَ الصِّدِّیْقُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مَا رَأَیْتُ شَیْئًا اِلَّا رَأَیْتُ اللّٰہَ قَبْلَہٗ وَقَالَ الْفَارُوْقُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مَا رَأَیْتُ شَیْئًا اِلَّا رَأَیْتُ اللّٰہَ مَعَہٗ وَرُوِیَ عَنْ

عُثْمَانِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مَارَأَیْتُ شَیْئًا اِلَّا رَاَیْتُ اللّٰہَ بَعْدَہٗ وَمِنْھُمْ مَنْ قَالَ مَارَاَیْتُ شَیْئًا اِلَّا رَاَیْتُ اللّٰہَ عِنْدَہٗ وَمِنْھُمْ مَنْ قَالَ مَارَاَیْتُ شَیْئًا اِلَّا رَاَیْتُ اللّٰہَ فِیْہِ وَمِنْھُمْ مَنْ قَالَ مَارَأَیْتُ شَیْئًا حِیْنَ رَأَیْتُ وَمِنْھُمْ مَنْ قَالَ مَارَأَیْتُ شَیْئًا وَمِنْھُمْ مَنْ قَالَ مَنْ رَاٰہُ لَمْ یَرَ شَیْئًا وَمِنْھُمْ مَنْ قَالَ لَا یُرٰی اِلَّا فِیْ شَیْءٍ وَمِنْھُمْ مَنْ قَالَ اَغْلَقْتُ عَیْنِیْ ثُمَّ فَتَحْتُھَا فَمَارَأَیْتُ اِلَّا اللّٰہَ وَمِنْھُمْ مَنْ قَالَ مَنْ رَاٰی نَفْسَہٗ فَقَدْ رَاٰہُ فَاِنَّ الرُّؤْیَۃَ تَتْبَعُ وَمَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ عَرَفَ رَبَّہٗ وَمِنْھُمْ مَنْ قَالَ لَا تَثْبُتُ الرُّؤْیَۃُ اِلَّا بِنَفْیِھَا فَمَنْ لَمْ یَرَاہُ فَقَدْ رَاٰہُ وَمِنْھُمْ مَنْ قَالَ مُنْذُ رَاَیْتُہٗ لَمْ اَرَ غَیْرَہٗ. وَمِنْھُمْ مَنْ قَالَ لَا یَرَاہُ اِلَّا مَنْ عَرَفَہٗ عَلٰی مَا عَرَفَہٗ:

ترجمہ: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا. میں نے کسی چیز کو نہیں دیکھا مگر اس سے پہلے خدا تعالیٰ کو دیکھا اور حضرت عمر فاروق رض نے فرمایا میں کسی چیز کو نہیں دیکھا مگر اس کے ساتھ خدا تعالیٰ کو دیکھا اور حضرت عثمان غنی رض نے فرمایا میں نے کسی چیز کو نہیں دیکھا۔ مگر اُس کے نزدیک خدا تعالیٰ کو دیکھا۔

اور بعض ان میں سے ایسے ہیں جو فرماتے ہیں میں نے کسی چیز کو نہیں دیکھا مگر اس میں خدا تعالیٰ کو دیکھا اور ان میں سے کوئی ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں میں نے کسی وقت بھی نہیں دیکھا۔ مگر اس کو ہی دیکھا۔ اور بعض کہتے ہیں۔

ہیں نے (سوائے اس کے) کسی چیز کو نہیں دیکھا۔ اور بعض کہتے ہیں جو اس کو (خدا کو) دیکھتا ہے کسی چیز کو بھی نہیں دیکھتا۔ اور بعض ان میں کہتے ہیں۔ اس کو ہر چیز میں دیکھا۔ اور بعض ان میں سے کہتے ہیں اس کو ہر چیز میں دیکھا اور بعض ان میں ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ میں نے جب بھی اپنی آنکھوں کو بند کیا یا کھولا تو اسی کو دیکھا۔ اور بعض کہتے ہیں جس نے اپنے آپ کو دیکھا پس اُسے دیکھا پس دیدار ایسے ہی ہے۔ اور جس نے اپنے آپ کو پہچانا۔ اُس نے خدا کو پہچانا اور بعض ایسے ہیں جو فرماتے کہ اپنے نفی کرنے سے اس کا دیدار ثابت ہوتا ہے۔ پس جو اور کچھ نہیں دیکھتا اور اس کو دیکھتا ہے اور بعض فرماتے ہیں۔ جو اس کو دیکھتا ہے۔ اس کو غیر نظر نہیں آتا اور بعض فرماتے ہیں۔ جو اس کو دیکھتا ہے۔ جو کچھ دیکھا اسی کو دیکھا۔

اس سے معلوم ہوا کہ اصحابہ کرام نے خدا تعالیٰ کو کائنات کے ذرہ ذرہ میں دیکھا بلکہ کائنات کو نہ دیکھا اسی کو دیکھا۔ جس نے یقین کیا اور کوشش کی تو قسمت میں ہوگا تو یہ بھی جائے گا۔ اور جس نے یقین ہی نہ کیا۔ تو اس کو کیسے ہوگا۔ انما الاعمال بالنیات) اور جس نے صرف آسمانوں کے اوپر ہی مقید سمجھا تو وہ کیسے دیکھے گا۔

حضرت شیخ روزبہان بقلی شیرازی رح

(۱۹) تفسیر عرائس البیان ج ۱ ص ۶۹ سطر ۸ مطبوعہ نول کشور لکھنؤ۔ | لِاَنَّہٗ مَقَامُ اَھْلِ الْعِشْقِ الَّذِیْنَ یَرَوْنَ الْحَقَّ فِیْ کُلِّ شَیْءٍ کَمَا قَالَ بَعْضُ اَھْلِ الْمَعَانِیْ مَا نَظَرْتُ اِلٰی شَیْءٍ اِلَّا رَاَیْتُ اللّٰہَ فِیْہِ۔ یعنی یہ مقام ان عشق والے لوگوں کا

ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کو ہر چیز میں دیکھتے ہیں۔ جیسے اہل معانی (یعنی بھید کو جاننے والے فرماتے ہیں کہ میں نے کسی چیز کو نہیں دیکھا۔ مگر اس میں اللہ تعالیٰ کو دیکھا۔

اب آپ غور و انصاف کریں کہ صحابہ کرام رضا اور اولیاء اللہ سب یہی فرما رہے تو کیا یہ سب شرک ہی ہے۔ استغفر اللہ

(۲۰) تفسیر عرائس البیان صفحہ ۹۹ ج ۱ سطر ۱۲ قَالَ بَعْضُ الْعَارِفِيْن مَا نَظَرْتُ اِلٰی شَیْءٍ اِلَّا وَرَاَیْتُ اللّٰهَ فِیْهِ

ترجمہ: عارفوں نے فرمایا کہ میں نے کسی چیز کو نہیں دیکھا۔ مگر اس میں اللہ تعالیٰ کو دیکھا

اگر کسی نے ہر سچی بات کی صرف تاویل کرنی ہی سیکھی ہے تو اسے سوچنا چاہیئے کہ حق کی تاویل کرتے ہوئے کہیں باطل ہی نہ خرید ے۔

تفسیر روح البیان صفحہ ۲۶۵ ج ۲: فَجَائِزٌ اَنْ تَرَی اللّٰهَ تَعَالٰی فِی الدُّنْیَا بِالْبَصِیْرَۃِ۔ یعنی بس اللہ تعالیٰ کو دنیا میں بصیرت سے دیکھنا جائز ہے۔

۸ عارف باللہ شیخ الاکبر محی الدین ابن العربیؒ

(۲۰) الفتوحات المکیہ صفحہ ۳۰۶ ج ۲ سطر ۹ باب ۱۹۸ مطبوعہ مصر۔ یَرَی الْاِنْسَانُ رَبَّهٗ فِی الْمَنَامِ عَلٰی صُوْرَۃِ الْاِنْسَانِ۔

یعنی انسان اپنے رب کو خواب میں بصورت انسان دیکھتا ہے۔

خدا تعالیٰ شکل وصورت سے پاک ہے۔ یہ صفت تنزیہ ہے۔

Scanned with CamScanner

کائنات اس کی مظہر ہے۔ بصورت کائنات اس کا ظہور ہے کہ تشبیہ ہے

۲۱۔ فتوحات مکیہ باب ۲۲۵ ج ۴ ص ۳۸ سطر ۵۔ { قَدْ وَرَدَ فِی الصَّحِیْحِ اِنَّ الْعَبْدَ یَحْصِلُ لَهٗ هٰذَا الْمَقَامَ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا۔ یعنی صحیح حدیثوں میں آتا ہے کہ بندہ یہ (دیدار کا) مقام دنیا میں ہی حاصل کر لیتا ہے۔ اور اسی مقام کی طرف علامہ اقبال رح نے فرمایا۔

ے دیکھنے والے یہاں بھی دیکھ لیتے ہیں تجھے!
پھر یہ وعدہ حشر کا صبر آزما کیونکر ہوا

اور دوسرے مقام پر شیخ الاکبر فرماتے ہیں۔

(۲۲) فتوحات مکیہ باب ۲۲۵ ج ۴ ص ۳۸ سطر ۱۵: اِنَّ اللّٰہ عباد اعجل لھم روتیہ فی الدنیا قبل الاخرة

(۲۳) فتوحات مکیہ باب ۴۷ ص ۱۰۱ ج ۴ { اِنَّ الْحَقَّ هُوَ الْوُجُوْدُ وَالْاَشْیَاءُ صُوْرَةُ الْوُجُوْدِ۔

یعنی کہ حق تعالیٰ وجود ہے اور اشیاء اس وجود کی صورتیں ہیں۔

۹ حضرت شیخ اسمٰعیل حقی عارف باللہ رح

(۲۴) تفسیر روح البیان ج ۱ ص ۱۰۲ سطر ۳۴ مطبوعہ استنبول ۱۳۰۶ھ: | اَنَّ رُؤْیَةَ اللّٰهِ تَعَالٰی مُمْکِنَةٌ فِی الدُّنْیَا۔ یعنی کہ اللہ تعالیٰ کا دیدار دنیا میں ممکن ہے۔

(۲۵) تفسیر روح البیان ص ۵۱۶ سطر اول مطبوعہ استنبول ۱۳۰۶ھ شیخ اسمٰعیل حقی رح | قَالَ بَعْضُهُمْ مَا رَاَیْتُ شَیْئًا اِلَّا وَرَاَیْتُ اللّٰهَ مَعَهٗ وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَا رَاَیْتُ شَیْئًا اِلَّا رَاَیْتُ اللّٰهَ بَعْدَهٗ وَقَالَ بَعْضُهُمْ

مَا رَاَیْتُ شَیْئًا اِلَّا رَاَیْتُ اللّٰہَ قَبْلَہٗ ، فَمِنْ ھُمْ مَنْ یَّرٰی الْاَشْیَاءَ بِہٖ وَمِنْھُمْ مَنْ یَّرَاہُ بِالْاَشْیَاءِ الخ (رشولی)

یعنی بعض ان میں فرماتے ہیں ۔ میں نے کسی چیز کو نہیں دیکھا ۔ مگر اس کے ساتھ خدا تعالیٰ کو دیکھا ۔ اور بعض ان کے فرماتے ہیں کہ میں نے کسی چیز کو نہیں دیکھا مگر اس کے بعد خدا تعالیٰ کو دیکھا اور بعض کہتے ہیں میں نے کسی چیز کو نہیں دیکھا مگر اس سے پہلے خدا تعالیٰ کو دیکھا اور بعض ایسے فرماتے ہیں کہ چیزوں کو اسی سے دیکھا ۔ اور بعض ایسے ہیں جو فرماتے ہیں ۔ کہ اس کو باشیاء دیکھا "۔

۲۶ ۔ تفسیر روح البیان صـ ۶۳ ج ۔ ۱ سطر ۱۵ { مَنْ طَلَبَ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ وَجَدَہٗ ۔ یعنی جس نے اللہ تعالیٰ کو تلاش کیا اس نے اسی کو پالیا ۔

(۲۷) تفسیر قادری صـ ۲۶۱ ج ۲ ۔ سطر ۹ مطبوعہ نول کشور لکھنو ۔ ج ۔ ۴] اَلَا مَنْ طَلَبَنِیْ وَجَدَنِیْ یعنی آگاہ ہو جس نے مجھے ڈھونڈا اس نے مجھے پالیا ۔

۲۸ تفسیر حسینی فارسی صـ ۱۳/۱ سطر ۴ نول کشور لکھنؤ] ہر کہ بخدا بیند جز بخدا بیند یعنی ۔ جو کوئی خدا تعالیٰ کو دیکھتا ہے ۔ وہ خدا کے ماسوا نہیں دیکھتا ۔

۲۹ ، مجمع البحرین صـ ۲۱ سکینۃ الاولیاء صـ ۶۱ حضرت داراشکوہ] آنانکہ خدا دراں زماں مے بینند اوّل تو بداں دریں جہاں مے بینند دیدار خدا دریں و آں یکساں است ہر لحظہ بظاہر و نہاں می بینند

ترجمہ : یعنی جو لوگ (اولیاء) خدا تعالیٰ کا آخرت میں دیدار کریں گے وہ یہاں

بھی ضرور بالضرور دیدار الٰہی کرتے رہتے ہیں ۔ دیدار الٰہی دونوں جہاں ان کے لیے یکساں ہے وہ ظاہر اور پوشیدہ طور پر خدا کا دیدار کرتے ہیں ۔

(۱۱) حضرت داتا گنج بخش ہجویری لاہور رحمۃ اللہ علیہ

۳۰ کشف المحجوب فارسی صـ ۲۹ سطر ۱۲ | اَلصُّوْفِیُّ لَایَرٰی فِی الدَّارَیْنِ
حضرت داتا صاحبؒ لاہور | مَعَ اللّٰہِ غَیْرُ اللّٰہِ : صوفی آں

بود کہ اندر دو جہاں ہیچ چیز نہ بیند بجز خدائے عزوجل و در جملہ ہستی بندہ غیر بود و چوں غیر نہ بیند خود را نہ بیند ۔ یعنی صوفی وہ ہے جو دونوں جہاں میں (صرف) خدا تعالیٰ کو دیکھے ، اس کے سوا یعنی غیر نہ دیکھے اور جملہ ہستی میں بندہ غیر ہے ۔ تو جب غیر کو نہیں دیکھتا تو اس لیے اپنے آپ کو بھی نہیں دیکھتا ۔

۳۱ ۔ کشف المحجوب فارسی صـ ۳۰ سطر ۱۳ : تصوف آں بود کہ صاحب آں ظاہر و باطن خود را نہ بیند و جملہ مر حق را بیند ۔ یعنی تصوف وہ ہے کہ ظاہر و باطن اپنے آپ کو نہ دیکھے ۔ بلکہ حق تعالیٰ کو دیکھے ۔

۳۲ ۔ کشف المحجوب فارسی صـ ۲۶۰ سطر ۹ | پس مشاہدہ اندر دنیا ۔
حضرت داتا گنج بخشؒ لاہور | چوں رویت بود اندر

عقبیٰ ۔ چوں باتفاق و اجماع جملہ اصحاب اندر عقبیٰ رویت روا بود ۔ پس اندر دنیا نیز مشاہدات روا بود ۔ پس فرق نباشد میاں ۔

ترجمہ کشف المحجوب اردو صـ ۴۹۲ | پس مشاہدہ حق تعالیٰ دنیا کے اندر ایسا
مطبوعہ فیروز سنز لاہور | ہی ہوتا ہے ۔ جیسا کہ آخرت میں رویت

حق جب تمام اصحاب کے اجماع و اتفاق سے آخرت میں روا ہے تو دنیا میں مشاہدہ حق بھی روا ہو گا پس اس کے درمیان کچھ فرق نہیں ۔

۳۳ کشف المحجوب فارسی ص ۲۵۸ { محمد بن واسع رحمتہ اللہ علیہ ۔
مَا رَاَیْتُ شَیْئًا قط الا رایت اللہ فیہ ۔ ندیدم ہیچ چیز الا
کہ خدا تعالیٰ را اندراں بدیدم ۔ یعنی حضرت محمد بن واسع رح فرماتے ہیں ۔ میں نے
قطعاً کسی چیز کو نہیں دیکھا ۔ مگر اس میں اللہ تعالیٰ کو دیکھا ۔

۳۴ کشف المحجوب فارسی ص ۲۵۸ | شبلی رح گوید رحمتہ اللہ علیہ
| مَا رَاَیْتُ شَیْئًا قَطّ
حضرت داتا صاحب لاہور

الا اللہ ۔ یعنی میں نے بالکل کسی چیز کو نہیں دیکھا ۔ مگر اللہ تعالیٰ کو دیکھا ۔
اس تمام سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا دیدار دنیا میں جائز ہے اور جب
دنیا میں جائز ہے تو کیا بے صورت نظر آئے گا ۔ بے صورتی نظر نہیں آتی اور
کائنات سے جدا اس کی صورت ہی نہیں ۔ وہ صفت تنزیہہ ہے ۔ جو کبھی
نظر نہیں آسکتی ۔ تو پھر نظر کیسے آئے گا ۔ تو معلوم ہوا کہ کائنات ہی اس کی صورت
ہے ۔ اس میں وہ جلوہ گر ہے ۔

اس لیے تمام بزرگوں نے کائنات کی صورت میں دیکھا ۔ بلکہ کائنات
کی نفی کر کے اس کو دیکھا ۔ نہ کہ کسی چیز کو جیسے کہ اوپر گزر چکا ہے ۔ اور
شیخ الاکبر کا قول بھی پیچھے لکھا جا چکا ہے ۔
اِنَّہٗ صُوْرَۃُ کُلِّ شَیْءٍ وَعَیْنُ کُلِّ شَیٍّ

۱۲ شیخ عبد الحق محدث دہلوی رح

(۳۵) اشعتہ اللمعات صفحہ ۲۴ سطر ۱۲ جلد ۴ | بدانکہ رویت حق تعالیٰ
مطبوعہ لکھنؤ | جائز است یعنی کہ حق تعالیٰ
کا دیدار جائز ہے ۔ دو عقلا نزد اہل سنت والجماعت و مکان و جہات و مقابلہ

شرط دیدن نیست ، اور آگے اسی صفحہ پر سطر ۱۸ میں فرماتے ہیں ۔ کہ رویت حق سبحانہ، وتعالیٰ در دنیا نیز ممکن است ۔ یعنی کہ حق تعالیٰ کا دیدار دنیا میں بھی ممکن ہے ۔

اس سے معلوم ہوا کہ تمام اولیائے کرام اور علمائے عظام رح بھی رویت باری کے دنیا میں قابل ہیں ۔ اور یہ نہیں کہ نعوذ باللہ خدا تعالیٰ کائنات سے جدا کسی صورت و شکل میں مقید ہے ۔ خدا تعالیٰ کو علیحدہ کسی صورت میں مقید جاننا گمراہی اور بے دینی ہے ۔ وہ کسی صورت میں مقید نہیں ۔

کائنات سے جدا اس کی صفت تنزیہی ہے ۔ جو بے صورتی ہے جو نظر نہیں آسکتی اگر کوئی کائنات سے جدا تلاش کرنے تو ہرگز بے صورتی نظر نہیں آسکتی ۔ بلکہ کائنات کا ذرہ ذرہ ہی مظہر خداوندی ہے وہ اسی میں ظاہر و نمایاں ہے ۔ جس نے بھی دیکھا کائنات کے ذرہ ذرہ میں ہی اس کا جلوہ دیکھا ۔ اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی رح بھی ایسے ہی بزرگوں کے اقوال لکھتے ہیں ۔

۳۶ اشعۃ اللمعات صـ۳۳۲ ج-۱ سطر ۲۵ مطبوعہ لکھنو] مَا رَاَیْتُ شَیْئًا اِلَّا رَاَیْتُ اللّٰہَ بَعْدَہٗ وَ ثَانِیْ بِہٖ مَا رَاَیْتُ شَیْئًا اِلَّا رَاَیْتُ اللّٰہَ قَبْلَہٗ ۔ یعنی میں نے کسی چیز کو نہیں دیکھا مگر اس کے بعد خدا تعالیٰ کو دیکھا ۔ اور میں نے کسی چیز کو نہیں دیکھا ۔ مگر اس سے پہلے خدا تعالیٰ کو دیکھا ۔ یعنی میں نے جب کسی چیز کو دیکھا تو چیز نہ رہی اس لیے چیز کی نفی کے بعد خدا ہی نظر آتا ہے ۔ اور ایسے ہی کسی نے کہا ۔ کہ میں نے ہر چیز سے پہلے خدا کو دیکھا ۔ یعنی خدا ہی نظر آتا رہا ۔ چیز نظر ہی نہ آئی اور اسی مقام پہ انسان کو اپنا آپ بھی ذات

حق سے جدا نظر نہیں آتا۔ حق ہی حق کو دیکھتا ہے۔ اور حق ہی کلام فرماتا ہے جیسے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قول ہے۔ عرفت ربی بربی اور رایت ربی بربی۔

۱۳۔ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ

۳۷: اشعۃ اللمعات ص۴۲۵ ج۔۴ سطر ۱۲] واز امام احمد بن حنبل
روح البیان ص۲۵۶ سطر ۲ ۔] رضی اللہ تعالیٰ عنہ نیز
آمدہ کہ دیدم رب العزت را در منام پس پرسیدم کہ کدام عبادت فاضل تراست فرمودہ تلاوتِ قرآن الخ۔

۱۴۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

۳۸ نزہۃ المجالس ص۸۰ ۔ ۲ سطر ۹ مطبوعہ مصر] قَالَ اِمَامُ
خیر الموانس ص۳۱ ج۔ ۲ مجتبائی دہلی] الاَعۡظَمُ
ابو حنیفہ رض نفعنا بہ رَاَیۡتُ رَبَّ العِزَّۃِ فِی الۡمَنَامِ تِسۡعًا وَّ تِسۡعِیۡنَ مَرَّۃً۔ (الخ)

حضرت امام اعظم رح فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں خدا تعالیٰ کو ننانوے مرتبہ دیکھا۔ اور ایک روایت میں شیخ عبد الحق محدث دہلوی رح یوں لکھتے ہیں۔

۳۹۔ اشعۃ اللمعات ص۴۲۵ ج۔۲ } از امام ابو حنیفہ رض آمدہ کہ صد بار بہ ایں نعمت مشرف شد۔ حضرت ابو حنیفہ رض فرماتے ہیں۔ کہ مجھے اس نعمت دیدار خدا تعالیٰ کے دیدار، کا سو مرتبہ شرف حاصل ہوا۔ اس سے معلوم ہوا کہ علمائے

Scanned with CamScanner

کرام اور اولیائے اللہ سے خدا تعالیٰ کا دنیا میں دیدار ثابت ہے۔

از حضرت ابو الحسن خرقانی رح

(۴۰) مقالات صوفیہ ص ۷۶ | پرسید ند ازوے کہ خدا را کجا دیدی؟
مطبوعہ نول کشور | گفت آنجا کہ خود را ندیدم۔ لوگوں

نے (حضرت ابو الحسن خرقانی) سے پوچھا کہ خدا تعالیٰ کو کہاں دیکھا تو آپ نے فرمایا۔ اس جگہ کہ جہاں مجھے اپنا آپ نظر نہ آیا۔

۱۶ - از عقائد نسفی رح

(۴۱) تہذیب العقائد شرح عقائد نسفی | ورؤیۃ اللّٰہ تعالیٰ
مطبوعہ لکھنو ۱۹۱۷ | بالبصر جائزۃ

فی العقل : ترجمہ : اور دیدار اللہ تعالیٰ کا نظر سے درست ہے۔ نزدیک عقل کے،،

شرح عقائد نسفی درسی کتاب ہے جو بہت مشہور ہے اس سے بھی رویت باری تعالیٰ ثابت ہوئی۔

۴۲ - تہذیب العقائد | پس ذات باری تعالیٰ کا دکھائی دینا دلیل
ص ۴۶ سطر ۱۸ | سے ثابت ہے،، اور پھر آگے ص ۴۷ پر

لکھتے ہیں کہ رویہ کس طرح ان نصوص کے معانی ظاہری چھوڑے جائیں۔ جو روایت کے معاملہ میں قرآن و حدیث سے آئے ہیں اور پھر لکھتے ہیں۔

۴۳ - تہذیب العقائد شرح | جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہاں دیکھنا
عقائد نسفی ص ۴۸ سطر ۶ | پروردگار کے ثواب کی طرف مراد ہے۔

اُس کی ذات کی طرف ان کی غلطی ہے۔

(۱۷) حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی اور مولوی اشرف علی صاحب تھانوی سے رویت باری تعالیٰ

۴۴ ۔ امداد المشتاق ص ۵، مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی] فرمایا: اس عالم میں بھی رویت حق تعالیٰ ہوتی ہے۔

۴۵ امداد المشتاق مطبوعہ تھانہ بھون] "مولنا اشرف علی صاحب نے استفسار فرمایا کہ رویت حق تعالیٰ کی اس عالم میں ممکن ہے یا نہیں؟

فرمایا ممکن ہے معنیٰ آیت لَا تُدْرِکُہُ الْاَبْصَارُ وَھُوَ یُدْرِکُ الْاَبْصَارَ کے یہ ہیں کہ اس بصارت ظاہری پر غالب آتی ہے پس عارف حقیقت ہیں نظر بصیرت سے دیکھتا ہے"

۴۶، امداد المشتاق ص ۱۵: پھر مولنا نے استفسار فرمایا کہ لن ترانی حضرت موسیٰؑ سے کیا گیا۔ ارشاد فرمایا کہ اس میں نفی رویت ہے۔ حضرت موسیٰ سے اور یہ درست ہے کہ عارف دیکھتا ہے اپنی آنکھ سے نہیں دیکھتا۔ بلکہ دیدۂ حق سے دیکھتا ہے

۴۷ ۔ بوادر النوادر صفحہ ۹۴ ج ۲ سطر ۱، مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی] جب سے انسان پیدا کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ کی رویت جس کو ہوتی ہے انسان کی صورت میں ہوتی ہے"

۱۸ ۔ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رح

۴۸ ۔ ضیاء القلوب فارسی ص ۲۴] مَا رَاَیْتُ شَیْئًا اِلَّا وَرَاَیْتُ

سطر۱ مجتبائی مصنفہ حاجی امداد اللہ | فیلہ ۔ میں نے کسی شے کو نہیں دیکھا مگر اس میں اللہ تعالیٰ کو دیکھتا ہوں ۔

۴۹ ۔ ضیاء القلوب ص ۲۴ سطر ۱۸ ۔] ذاتِ حق را در ہمہ اشیاء جلوہ گرے بنید ما رایت شیئا الا رایت اللہ فیہ

گلزار معرفت ص ۲ نالہ امداد غریب ۱۵ مطبوعہ دیوبند حاجی امداد اللہ] نظر کو اٹھا کر جدھر دیکھتا ہوں ۔ تجھے دیکھتا ہوں نہ اغیار تیرا غذائے روح ص ۱۵ سطر ۱۵ مطبوعہ دیوبند حاجی امداد اللہ ۔

غیر کو نظروں سے تو اپنی نکال چشم دل سے پھر دیکھ حق کا جمال
دوسرا ہے کون یہاں حق کے سوا کس لیے احول بنا ہے بے حیا ۔

۱۹ ۔ حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی فرماتے ہیں

۵۲ ملفوظات ص ۵۰ : رویۃ الحق بالحق ہو سکتا ہے ۔ اور صفحہ ۲۰۸ اذا ما تجلی الحبیب بای عین اراہ بعینہ اری لا بعینی اراہ ۔ یعنی جب محبوب حقیقی تجلی کرے تو اس کو کسی آنکھ سے دیکھوں ۔ جو اس کو اسی کی آنکھ سے دیکھوں گا نہ اپنی آنکھ سے ،

۲۷ لن ترانی اور لا تدرکہ الابصار کا جواب اور مطلب ۔

بعض ناواقف آدمی لن ترانی اور لا تدرکہ الابصار سے یہ سمجھے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا دیدار نہیں ہو سکتا ۔ یہ غلط ہے ۔ کیونکہ لن ترانی میں اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ مجھے کوئی بھی نہیں دیکھ سکتا ۔ یہ صرف حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا تھا ۔ کہ تو مجھ سے جدا ہو کر یعنی اپنی ہستی کو قائم رکھ یعنی دوئی کے مرتبہ

میں نہیں دیکھ سکتا۔ جب انسان اپنی ہستی موہومہ کو ختم کر دیتا ہے تو خود نہیں رہتا تو اس وقت اس میں ذات ہی ہوتی ہے ذات کی آنکھوں سے ذات کو دیکھتا ہے۔ ظاہری صورت کی وجہ مراتب کے تحت میں انسان کا نام لیا جاتا ہے۔ حقیقت میں حق ہی کو دیکھتا ہے۔ ظاہری صورت کی وجہ مراتب کے تحت میں انسان کا نام لیا جاتا ہے۔ حقیقت میں حق ہی کو حق دیکھتا ہے۔ فنظر الحق الی الحق۔ اب لن ترانی کا جواب تفسیر عرائس البیان سے سنیئے۔

تفسیر عرائس البیان ص ۲۷۳ ج ۱ سطر ۱۰
مطبوعہ نول کسور لکھنؤ

لَیْسَ قَوْلُہٗ لَنْ تَرَانِیْ نَفْیُ الرُّؤیَۃِ عَنْ مُوْسٰی وَغَیْرِہٖ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ لِاَنَّ قَوْلَہٗ لَنْ تَرَانِیْ بِاِیَّاکَ وَلٰکِنْ تَرَانِیْ بِاِیَّایَ۔ یعنی لن ترانی میں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اور مومنین سے دیدار کی نفی نہیں ہے کیونکہ لَنْ تَرَانِیْ کے یہ معنیٰ ہیں کہ تو مجھے اپنے ساتھ نہیں دیکھتا۔ بلکہ مجھے میرے ساتھ دیکھتا ہے

۲ تفسیر عرائس البیان ص ۲۷۴ ج ۱ سطر ۱
شیخ روزبہان بقلی شیرازی

لَنْ تَرَانِیْ کَاَنَّہٗ اَسْتَفْھِمُ اَیْنَ اَنْتَ حَیْثُ اَنَا اَنْتَ وَ اَنْتَ اَنَا۔ یعنی لن ترانی میں یہ بھی سمجھایا ہے کہ تو کہاں ہے۔ جب کہ میں تو اور تو میں ہوں۔

یہ ہے بہترین اور عمدہ مطلب جو حضرت شیخ روزبہان بقلی شیرازیؒ نے فرمایا۔ جو بہت بڑے بزرگ ۶۰۶ھ میں ہوئے ہیں۔ جن کے متعلق حضرت مولانا جامی رح نفحات الانس میں لکھتے ہیں۔ کہ آپ قرآن مجید کے حافظ

بھی تھے اور دس روز قبر سے آپ اپنے شاگرد و خادم کو قرآن مجید سناتے تھے۔ اور دس دن شاگرد باہر قبر پر بیٹھ کر سناتا تھا۔ آپ کی وفات ۶۰۶ھ میں ہوئی تھی۔

۳: تفسیر عرائس البیان ص ۱۲۸ ج ۲ سطر ۱۸] وَ قَالَ لَن تَرَانِی اَی اَنتَ فِی مُشَاهَدَتِی وَ تَرَانِی مِن اَینَ تَطلُبُنِی وَ هَا اَنَا فِی عَینِكَ تَرَانِی بِعَینِی وَ فِیهِ اَلِفُ الاستِفهَامِ غَائِبَةٌ مُضمَرَةٌ لَا یُدرِكُهَا بِالفَهمِ اِلَّا اَهلُ الحَقَائِقِ ۔ یعنی لَن تَرَانِی میں استفہام پوشیدہ (الن ترانی) ہے جس کو اہل حقائق (اللہ والے سائیں لوگ) کے سوا (ملاں خشک) کوئی ادراک نہیں کر سکتا) یعنی تو میرے مشاہدہ میں ہے اور مجھے دیکھتا ہے پھر میری طلب کیوں کرتا ہے۔ اور دیکھ میں تیری آنکھ میں ہوں تو مجھے میری آنکھ سے دیکھتا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ پرانا اسلام یہی ہے۔ جو اولیاء اللہ نے اس کا مطلب سمجھا ہے۔ آج کل کے نئے لوگ مطلب بھی نیا ہی نکالتے ہیں۔ میں نے جتنی بھی تفاسیر دیکھی ہیں۔ ان سب میں مجھے اوّل نمبر تفسیر شیخ الاکبر محی الدین ابن عربی اور دوسرے نمبر پر تفسیر عرائس البیان اور تفسیر روح البیان تصوف میں نظر آتی ہیں۔ اگر کسی نے حق سمجھنا ہے۔ ان تینوں تفاسیر کا مطالعہ کرے۔

(۴) تفسیر روح البیان ص ۶۶ ج ۔ ۱ سطر ۱۹ { بَل قَالَ رَبِّ اَرِنِی اَنظُر اِلَیكَ وَ هُوَ حُجَّةُ اَهلِ السُّنَّةِ وَ الجَمَاعَةِ عَلٰی جَوَازِ رُؤیَةِ اللّٰهِ تَعَالٰی ۔ اس سے بھی یہی معلوم ہوا کہ حضرت

موسیٰ علیہ السلام کا اللہ کے دیدار کا سوال کرنا اہل سنت والجماعت کے دیدار کا جواز ہے اور آگے فرماتے ہیں۔

۵۔ روح البیان ص ؟ ج ۱ سطر ۱ { وَاِنَّكَ اِذَا نَظَرْتَ بِكَ اِلَیَّ لَنْ تَرَانِیْ لِاَنَّهٗ لَا یَرَانِیْ اِلَّا مَنْ کُنْتُ لَهٗ بَصِیْرًا فَبِیْ یُبْصِرُ ۔ اس سے بھی معلوم ہوا کہ کوئی اس کو اپنے ساتھ دیکھے گا تو ہرگز نہیں دیکھ سکتا اس کے ساتھ اسی کو دیکھے گا۔

۶۔ تفسیر روح البیان ص ۴۸، سطر ۲۹ | عجب سر لطیف است کہ کوہ
تفسیر حسینی ص ۲۳۱ ج ۱ سطر | تاب عظمت تحمل دیدار
نداشت و دل انسان بحکم ولکن انظر الی قلوبکم طاقت آن نظر ہست نکتہ درین آنست کہ تجلی بر کوہ بنظر ہیبت بود و تجلی بر دل بنظر رحمت آن نظر کوہ را ویران ساخت و این نظر دل را معمور سازد۔۔۔

۷۔ تفسیر حسینی فارسی ص ۲۳۰ ج ۱ | بدانکہ طلب موسیٰ رویت را
مطبوعہ نول کشور | دلیل جواز رویت است چراکہ
اگر رویت محال بودے موسیٰ این سوال نکردی چہ طلب مستحیل از انبیاء روا نیست

یعنی سمجھ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا دیدار طلب کرنا جواز رویت ہے۔ کیونکہ اگر دیدار ناممکن ہوتا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام ہرگز سوال نہ کرتے کیونکہ انبیاء سے ایسا سوال ناروا ہے۔

اب شرح عقائد نسفی سے ملاحظہ کریں۔ جو عقائد کی مشہور درسی کتاب ہے۔

۸۔ تہذیب العقائد شرح عقائد نسفی اردو ص ۹۰ | اور قرآن میں جو
مطبوعہ لکھنو ۱۹۱۷ء | آیا ہے۔ لا تدرکہ

الابصار۔ یعنی اس کو نہیں پا سکتیں آنکھیں اس سے رویت کی نفی لازم نہیں آتی ہے کیونکہ ادراک کہتے ہیں شے کی حقیقت کے جان لینے کو اور ایت میں اسکی نفی کی گئی اور یہ ہو سکتا ہے کہ کسی شے کی دولت حاصل ہو اور اس کی حقیقت پر اطلاع ہو سکے۔ جیسا کہ چاند کو دیکھتے ہیں اور حقیقت کا ادراک نہیں کر سکتے یا ادراک اسے کہتے ہیں کہ مرئی کو اس کی تمام حدوں سمیت پورا پورا دیکھ لینا یعنی اس کا احاطہ کر لینا اور عدم احاطہ سے عدم رویت لازم نہیں آتی جیسا کہ علم کا احاطہ نہ کر لینے سے علم کا عدم لازم نہیں آتا جائز ہے کہ رویت ہو۔ مگر احاطہ کے ساتھ نہ ہو جس کی ایت میں نفی کی گئی ہے۔

(۹) تہذیب العقائد شرح عقائد نسفی { حضرت موسی علیہ السلام کی اسی قضیہ سے رویت کا امکان بخوبی ثابت ہوتا ہے۔ اس لیے کہ جب حضرت موسیٰؑ کی قوم نے خدا کا دیدار طلب کیا تو حضرت موسیٰ نے ان کو منع نہ کیا۔ حالانکہ اگر نہ ہو سکنے کی بات ہوتی تو حضرت موسیٰ منع کر دیتے جیسا کہ ان کے دوسرے سوال کے جواب میں کہ ہمارے لیے معبود بنا دے ان کو جواب دے دیا۔ کہ تم نادان لوگ ہو اور پھر حضرت موسیٰؑ نے خدا سے رویت کا سوال کیا۔

اگر یہ محال ہوتا تو حضرت موسیٰ کا سوال مشعر غفلت تھا مسئلہ دینی سے اور ایسی غفلت انبیاء علیہم السلام سے محال ہے اور اگر حضرت موسیٰؑ رویت الٰہی کو محال جان کر سوال کرتے تو سفاہت لازم آتی ہے۔ اور سفاہت سے انبیاء منزہ ہیں ان تمام مندرجہ بالا سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا دیدار دنیا میں جائز ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی سرہندیؒ فرماتے ہیں

مکتوبات دفتر سوم ص ۲۴۳ میں زیراکہ رویت در دنیا جائز است / اس کا دیدار دنیا میں جائز ہے۔

حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ اپنے الہامات میں فرماتے ہیں۔

مجھے الہام ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

الفیوضات الربانیہ عربی ص۲ سطر ۱۱ مطبوعہ مصر | قَالَ لِیْ
الفیوضات الربانیہ ص ۴ سطر ۲ مطبوعہ دہلی | یَا غَوْث
اَلْاَعْظَم مَا ظَهَرْتُ فِیْ شَیْءٍ کَظُهُوْرِیْ فِی الْاِنْسَان

یعنی حضرت غوث الاعظم فرماتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے فرمایا کہ میں نے کسی چیز میں اس طرح ظہور نہیں کیا۔ جس طرح کہ انسان میں ظہور کیا ہے۔

حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

صحائف السلوک فارسی ص۳ سطر اول | از رسول پرسیدند این اللہ
خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی | فَقَالَ فِیْ قُلُوْبِ عِبَادِہٖ

یعنی لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے دلوں میں ہے۔

صحائف السلوک ص ۹۲ میں اَلْمُؤْمِنُ مِرْآۃُ اللّٰہِ۔ یعنی مومن اللہ کا شیشہ ہے۔

صحائف السلوک ص ۹۲ میں قَلْبُ الْمُؤْمِنِ عَرْشُ اللّٰہِ

مومن کا دل اللہ کا عرش ہے۔

صحائف السلوک ص ۱ ۔ خواجہ نصیر الدین چراغ دہلویؒ

ای آئینہ جمال شاہی کہ توئی
وای نسخہ نامی الٰہی کہ توئی

بیرون ز تو نیست ہر چہ در عالم ہست : در خود بطلب ہر آنکہ خواہی کہ توئی اس سے معلوم ہوا کہ تمام اولیاء اللہ کا عقیدہ ہے کہ وہ کائنات کے ذرہ ذرہ میں ذات خداوندی کو مانتے ہیں۔ ذات حق کو کسی ایک جگہ مقید نہیں سمجھا جاتا۔ حضرت شیخ ابو طالب مکی رحمۃ اللہ کی تصنیف کی حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی بھی بہت تعریف کرتے ہیں۔

وہ اپنی کتاب علم القلوب میں حدیث لکھتے ہیں۔

علم القلوب ص ۱۲۵ سطر ۱۱ مطبوعہ مصر

(ابو طالب مکیؒ)

وَفِي النَّحْرِ إِنَّ أَرْبَعَةً مِّنَ الْمَلٰئِكَةِ اجْتَمَعُوْا عِنْدَ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لِأَحَدِهِمْ مِنْ أَيْنَ جِئْتَ فَقَالَ مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمٰوٰتٍ وَتَرَكْتُ رَبِّيْ هُنَاكَ وَقَالَ الْآخَرُ مِنْ تَحْتِ الثَّرٰى وَتَرَكْتُ رَبِّيْ هُنَاكَ وَقَالَ الْآخَرُ وَأَنَا مِنَ الْمَشْرِقِ الشَّرْقِيِّ وَتَرَكْتُ رَبِّيْ هُنَاكَ۔ وَقَالَ الْآخَرُ وَأَنَا مِنَ الْمَغْرِبِ الْغَرْبِيِّ وَتَرَكْتُ رَبِّيْ هُنَاكَ

ترجمہ : حدیث بالا۔ حدیث میں ہے چار فرشتے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت عالیہ میں اکٹھے حاضر ہوئے۔ پس آپ نے انہیں ایک کو فرمایا۔ کہ تو کہاں سے آیا ہے۔ تو اس نے جواب دیا کہ میں سات آسمانوں

کے اوپر سے آیا ہوں۔ اور میں نے اپنے رب کو وہاں چھوڑا ہے۔ پھر آپ نے یہی سوال دوسرے سے دریافت فرمایا۔ اُس نے جواب دیا۔ کہ میں ساتویں زمینوں کے نیچے سے آیا ہوں۔ اور میں نے اپنے رب کو وہاں چھوڑا ہے پھر آپ نے تیسرے کو یہی فرمایا۔ اور اس نے عرض کہ میں مشرق کے آخری کنارہ سے آیا ہوں۔ اور میں نے اپنے رب کو وہاں چھوڑا ہے۔ پھر چوتھے نے عرض کیا کہ میں مغرب کے آخری کنارہ سے آیا ہوں۔ اور میں نے اپنے رب کو وہاں چھوڑا ہے۔

علم القلوب ص۱۲۵ و ص۱۲۶

ابو طالب مکی رح مطبوعہ مصر

وَيُقَالُ اِنَّ مُوسٰى بْنُ عِمْرَانَ اَنَّ لَمَّا كَلَّمَهُ اللهُ لَيْلَةَ الشَّجَرَةِ وَهَشَّ مِنْ سِمَاعِ نِدَاءِ الْحَقِّ فَقَالَ اِلٰهِي اَيْنَ اَنْتَ؟ اَقَرِيْبٌ فَاُنَاجِيْكَ؟ اَمْ بَعِيْدٌ فَاُنَادِيْكَ؟ فَقَالَ اللهُ لِمُوسٰى اَنَا مِنْ فَوْقِكَ۔ وَاَنَا مِنْ تَحْتِكَ۔ وَاَنَا عَنْ يَمِيْنِكَ وَاَنَا عَنْ يُسَارِكَ۔ وَاَنَا اَمَامَكَ وَاَنَا وَدَاءَكَ وَاَنَا بَعْكَ۔ وَاَنَا اَقْرَبُ اِلَيْكَ مِنْ اَنْفِكَ اِلٰى لِسَانِكَ وَمِنْ لِسَانِكَ اِلٰى حَدَقَتِكَ۔ وَمِنْ حَدَقَتِكَ اِلٰى سَوَادِ عَيْنِكَ، وَمِنْ سَوَادِ عَيْنِكَ۔ اِلٰى نَاظِرِكَ۔ وَاَنَا اَقْرَبُ اِلَيْكَ مِنْكَ اِلٰى نَفْسِكَ فَادْعُنِيْ مِنْ اَىِّ وَجْهٍ شِئْتَ فَهَا اَنَا نَاظِرٌ اِلَيْكَ۔

Scanned with CamScanner

ترجمہ

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ تحقیق موسیٰ علیہ السلام نے لیلۃ الشجرۃ میں جب اپنے رب سے کلام کی تو حق کی آواز سن کر گھبرا گئے۔ پس عرض کیا الٰہی تو کہاں ہے۔ اگر قریب ہے تو میں تیرے سے سرگوشی کروں۔ یا اگر دور ہے۔ تو میں تمہیں آواز دوں پس اللہ نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا۔ کہ میں تیری اوپر کی جانب ہوں میں تیری نیچے کی جانب ہوں۔ میں تیرے دائیں طرف ہوں۔ میں تیرے بائیں طرف ہوں۔ میں تیرے سامنے ہوں اور میں تیرے پیچھے ہوں۔ اور میں تیرے ساتھ ہوں میں تجھ سے تیرے ناک سے بھی زیادہ قریب ہوں جس قدر وہ تیری زبان کے قریب ہے اور میں تیری زبان سے زیادہ قریب ہوں جس قدر وہ تیری پتلی کے قریب ہے اور میں تیرے تیری زبان سے زیادہ قریب ہوں۔ جس قدر وہ تیری پتلی کے قریب ہے اور میں تیرے تیری پتلی سے بھی زیادہ قریب ہوں۔ جس قدر وہ تیری آنکھ کو سیاہی سے ہے۔ اور میں تیرے تیری آنکھ کی سیاہی سے بھی زیادہ قریب ہوں جس قدر وہ تجھے دیکھنے والا آنکھ سے ہے۔ اور تیرے زیادہ قریب جنت تو اپنے قریب ہے پس پکار مجھ کو جس طرح تو چاہے یقیناً میں تجھے دیکھنے والا ہوں گا۔

سلسلہ نقشبندیہ کے بہت بڑے مشہور بزرگ حضرت عبداللہ المعروف بخواجہ خرد خلف حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے رسالہ نور وحدت میں فرماتے ہیں:

نور وحدت ص ۶۴، ۶۵ مطبوعہ مجتبائی دہلی

ای سید۔ نسبت حق با عالم چوں نسبت آب بہ برف بلکہ نزدیک تر ازاں۔ باید دانست دیا چوں نسبت طلاء بزیورہا کہ ازو راست کنند۔

یا چوں نسبت گل بظروف کہ از گل ساختہ شود وایہما یکیست

ترجمہ : اے سید حق (تعالیٰ) کو عالم سے۔ اس طرح نسبت ہے جیسے پانی کو برف سے بلکہ اس سے بھی زیادہ قریب جاننا چاہیئے۔ یا اس طرح سمجھئے کہ سونے کے زیور کو سونے سے جو تعلق ہے۔ وہ حق کو عالم سے تعلق ہے۔ یا مٹی کے برتنوں کو جو مٹی سے تعلق ہوتا ہے۔ وہی (حق تعالیٰ) کو عالم سے تعلق ہے۔ اور ان سب میں ایک ہی نسبت ہے۔

نور وحدت ص ۶۵ سطر ۲۱ مطبوعہ مجتبائی دہلی } اے سید چوں ہمہ را یکے دیدی ہمہ نماند بلکہ یکے ماند و بس۔ ای سید میانِ تو و مقصود را بے نسبت فاصلہ ہست ہمیں است کہ تو او را جدا از خود و غیر از خود میدانی چوں دانستی کہ تو نیستی اوست و بس راہ نماند۔

ترجمہ : اے سید جب آپ نے سب کو ایک دیکھا تو سب کہاں رہے؟ بلکہ ایک ہی رہ گیا۔ اے سید آپ کے اور آپ کے مقصود کے درمیان میں کوئی فاصلہ نہیں۔ اگر فاصلہ ہے تو صرف اتنا کہ آپ اسکو اپنے آپ سے خود جدا سمجھ رہے ہیں اور جب آپ نے جان لیا کہ آپ آپ نہیں ہیں (بلکہ وہی (یعنی حق) ہے تو پھر کوئی فاصلہ نہ رہا

نور وحدت ص ۶۶ سطر ۲ مطبوعہ دہلی ۱۳۲۲ھ } ای سید چوں تو نماندی ہیچ چیز نماند کہ ہمہ چیز ہا تو و باندیشہ تو وابستہ است

ترجمہ۔ اے سید جب آپ نہ رہے کوئی چیز نہ رہی جس سے کہ آپ کو کوئی خطرہ ہو۔

نور وحدت ص ۶۶ سطر ۳ } ای سید بدانکہ ہمہ چیز در تست و ہیچ چیز بیرون از تو وجود ندارد و چوں تو خود را از ہمہ چیز خالی کردی، ہیچ چیز نماند اے سید

ترا وجود جز در حق نیست و ہمہ چیز ہا در تو موجود اند۔ چوں خود را بحق بیدی دوراں دریائے بیکراں خود را انداختی یعنی بایں صفت آگاہ شدی ہمہ چیز ہا با تو دواں دریا گم شد یعنی اے سید تمام چیزیں آپ ہی میں ہیں۔ اور کسی چیز کا آپ سے باہر گم شد یعنی اے سید تمام چیزیں آپ ہی میں ہیں۔ اور کسی چیز کا آپ سے باہر کوئی وجود نہیں جب آپ نے اپنے آپ کو سب خالی کر دیا کچھ نہ رہا۔ اے سید (حق تعالیٰ) بغیر آپ کا وجود وجود نہیں تمام چیزیں آپ ہی میں موجود ہیں۔ جب آپ اپنے آپ کو لے گئے (یعنی اس سے جدا نہ رہے) اور آپ نے اپنے آپ کو اس دریائے بیکراں (بحر وحدت) میں ڈال دیا (یعنی فنا کر دیا)، تو سب چیزیں گم ہو گئیں۔

نور وحدت ص ۶۹ سطر ۱۰ { ای سید مقصود ہمیں است کہ وہم دوئی بر خیزد و تو نمانی او ماند و پیش ہمہ انبیاء و اولیاء بریں اتفاق کردہ اند در کتب الٰہیہ و حدیث و کلمات اولیاء دلائل ایں بسیار ست و علمائے ہر فرقہ بوحدیت قائل اند و ہمہ بیک زبان بریں رفتہ اند کہ غیر حق موجودے نیست عالم صورت اوست و ظہور اوست۔

ترجمہ: اے سید مقصود یہی ہے۔ کہ دوئی کا وہم مٹ جائے اور آپ نہ رہیں بلکہ وہی یعنی (حق تعالیٰ) رہ جائے اور تمام انبیاء اور اولیاء اللہ سب کا اس پر اتفاق ہے اور کتب الٰہیہ اور احادیث نبویہ اور اولیاء اللہ کے اقوال بے شمار دلیلیں موجود ہیں۔

حضرت خواجہ محکم الدین سیرانی رح

حضرت خواجہ محکم الدین سیرانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب تلقین لدنی فارسی کے باب زکوٰۃ میں فرماتے ہیں۔ جو بہت بڑے بزرگ ہوئے ہیں۔

تلقین لدنی صہ ۳ سطر ۱۷ مطبوعہ آگرہ | اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ۔ آرے ہمیں طور است ہر کہ خود را

داد خدا را یافت ازیں جا است۔ کہ گفت نا یافتن خود یافتن اوست و نا بدن خود بدن اوست یعنی ان اللہ مع المتقین کی تفسیر میں فرماتے ہیں بے شک اللہ متقیوں کے ساتھ ہے۔ اس طرح ہے جو کوئی اپنے آپ کو دے دیتا ہے۔ یعنی ہستی موہومہ کو ختم کر دیتا ہے، خدا تعالیٰ کو پالیتا ہے۔ اسی جگہ ہے اور فرمایا کہ اپنے آپ کو نہ پانا خدا تعالیٰ کو پانا ہے۔ اور اپنے آپ کو نہ دیکھنا اسی کو دیکھنا ہے

اس سے معلوم ہوا کہ جو لوگ کائنات کو خدا تعالیٰ کا غیر سمجھ کر موجود سمجھتے ہیں اور اپنے آپ کو نہ دیکھنا اسی کو دیکھنا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ جو لوگ کائنات کو خدا تعالیٰ کا غیر سمجھ کر موجود سمجھتے ہیں اور اپنے آپ کا ذات سے جدا ہونے یا غیر ہونے کا وہم نہیں نکالتے وہ کسی طرح بھی خدا تعالیٰ تک رسائی نہیں کر سکتے۔ اور اسی صفحہ پر فرماتے ہیں۔

چوں او عین من عین ادیم | انا الحق چوں منگویم چوں نگویم

یعنی جب وہ میرا عین ہے اور میں اسی کا عین ہوں تو انا الحق کیوں نہ کہوں۔ اسی قسم کی باتوں کی شرح پیچھے لکھ چکا ہوں۔

تلقین لدنی صـ ۴ سطر ۹ مطبوعہ آگرہ] یافتن خدا در خود است و نہ در آسمان و در زمین چنانچہ در حدیث آمدہ است. قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم القلوب بیت اللہ. ترجمہ. خدا تعالیٰ کو اپنے آپ میں پاتا ہے۔ اور نہ آسمانوں میں اور نہ زمینوں میں فرماتے ہیں کہ عام لوگوں کی تسبیح ہے۔ کہ دانوں پر لفظ پڑھنا۔ مگر اللہ والوں کی تسبیح یہ ہے

تلقین لدنی صـ ۱۳ خواجہ محکم الدین سیرانی] در تسبیح آنست کہ جمیع مظہر را اللہ اللہ داند یعنی تسبیح وہ ہے کہ تمام مظہر دں کو اللہ اللہ جانے۔

حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ عبد القدوس رحمۃ اللہ علیہ اپنے مکتوبات شریف میں فرماتے ہیں۔

منتخب مکتوبات قدوسیہ صـ ۳۹ سطر ۲ مطبوعہ مجتبائی دہلی۔ } تا تو مے باشی عدد بینی ہمہ تو شوی فانی احد بینی ہمہ

یعنی جب تک تیری ہستی موہومہ قائم رہے گی تو تمہیں دشمن (غیر) ہی نظر آتے ہیں اور جب تو اپنے آپ سے فانی ہو جائیگا۔ تو احد ہی نظر آئے گا۔

منتخب مکتوبات قدوسیہ صـ ۳۹ سطر ۹ شیخ عبد القدوس گنگوہی رح ۱۳۱۲ھ] خدا بیں جز خدا نہ بیند دیگر بیں ہماں غیر بلبند یعنی خدا تعالیٰ کو دیکھنے والا خدا کے سوا کچھ نہیں دیکھتا۔ اور غیر کو دیکھنے والا سب غیر ہی دیکھتا

ہے ۔ اور آگے فرماتے ہیں ۔ ہر کہ سنگ ندید خدا دید ۔ خدا پرست آمد
د مومن نام یافت ۔ د ہر کہ سنگ دید خدا ندید ہوا پرست آمد،، اور آگے
ص ۶۲ پر فرماتے ہیں ۔ ے

انیست کمال مرد یقین در ہر چہ نظر کند خدارا بیند

یعنی یقین کے راہوں کے مردوں کا یہ کمال ہے ۔ جو کچھ بھی دیکھتے ہیں خدا کو دیکھتے ہیں ۔ یعنی ان کو غیر کا وجود نظر ہی نہیں آتا وہ غیر کے وجود ہی کو وجود نہیں سمجھتے

منتخب مکتوبات قدوسیہ { ص ۶۹ سطر ۸ مطبوعہ دہلی }

چوں امام جنیدؒ امام شبلیؒ،، را گفت اسرار کہ ما در پردہ میگفتیم تو در بازار آشکارا کردی در منبر گفت اے امام من خود میگویم و خود مے شنوم و هل فی الدارین غیری ۔ ہر چند با خود بود کہ میگفت و می شنید اے دلش چناں باحق بود کہ جز حق ہیچ نمے دید ۔ سبحان اللہ ایں چہ مرداند کہ با خدائے خود چناں مستغرق شدہ اند کہ با ایشاں غیر خدا نماندہ است ۔ ترجمہ : جب (حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ (حضرت) امام شبلی رحمۃ اللہ کو فرمایا کہ ہم جو راز پردہ میں بیان کرتے ہیں ۔ اور آپ بازاروں میں برسر منبر بیان کرتے ہیں،، فرمایا اے میرے امام میں خود ہی کہتا ہوں اور خود ہی سنتا ہوں میرے سوا دونوں جہاں میں کون ہے ؟ وہی ساتھ تھا ۔ جو کہہ رہا تھا ۔ اور سن رہا تھا ۔ اُن کا دل اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایسا تھا کہ حق کے سوا کچھ نہیں دیکھتے تھے ۔ سبحان اللہ یہ کیسے مرد ہیں کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ ایسے مستغرق ہو چکے ہیں ۔ کہ اُن کے ساتھ خدا تعالیٰ کے سوا کچھ بھی نہیں رہا

ہو چکے ہیں۔ کہ اُن کے ساتھ خدا تعالیٰ کے سوا کچھ بھی نہیں رہا۔

مکتوبات قدوسیہ ص۶۹ سطر ۱۵ : اے برادر حجاب نیست جز آنکہ تو حجاب خودی باخود مجوبے چوں خودی تو از میاں برخیزد تو درمیان نمانی جز خدا تعالیٰ ہیچ نہ بینی وہیچ نہ دانی۔

ترجمہ : اے بھائی حجاب نہیں ہے۔ تو اپنے ہونے کے ساتھ ہی حجاب میں ہے تو اپنے آپ کو درمیان سے اٹھا دے۔ اور جب تو نہ رہے گا تو تُو خدا تعالیٰ کے سوا اور کچھ نہ دیکھے گا۔ اور نہ جانے گا۔

چوں نماند در دل از اغیار نام
پردہ از محبوب برخیزد تمام

منتخب مکتوبات قدوسیہ ص۱۲۷ سطر ۸ مطبوعہ دہلی قطب العالم شیخ عبد القدوس گنگوہی رح | ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خدائے را یافت دیگر ندید دگفت لا ادری ما الدھر من خدائے را دانم دھر را نہ دانم د باخدای غیر نخواہم لَیْسَ مَعَہٗ غَیْرُہٗ ہُوَ اللّٰہُ الْوَاحِدُ الْقَہَّارُ وَالدَّھْرُ اِسْمٌ مِّنْ اَسْمَاءِ اللّٰہ تعالیٰ سر ایں عرفان است

اس سے معلوم ہوا کہ تمام اولیاء اللہ بزرگان دین اور عارفین کاملین مقام حقیقت و معرفت میں پہنچ کر اس طرح حق بیان کرتے رہے۔ جو اولیاء اللہ کے اسی مسلک کو گمراہی خیال کرتا ہے۔ وہ کسی صورت بھی حق تک نہیں پہنچ سکتا۔ راہ ہدایت کو گمراہی سمجھ کر خود گمراہی رہے گا تمام اولیاء اللہ اسی مسلک کو قرآن و حدیث سے بیان فرماتے رہے اور کتابوں میں لکھتے رہے۔ جن لوگوں کو عقیدہ کے خراب ہونے کی وجہ سے

Scanned with CamScanner

کچھ نہ ملا ہو وہ ان کے فرمان یا اسرار رموز اور حقائق معارف کو کیسے سمجھ سکتے ہیں۔ جب اُن کی اپنی نیت اور عقیدہ ہی خراب ہے۔ تو ان کو یہ مقام کیسے نصیب ہو سکتا ہے۔ یہی علم تو ہے جس کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کے بھیدوں کا پتہ چلتا ہے۔

ایضاح المعان ص ۱۲۹ مطبوعہ مصر شیخ بدر دین] وَ قَالَ عَلَیہِ الصَّلٰوۃ وَ السَّلَام عِلْمُ الْبَاطِنِ سِرٌّ مِنْ اَسْرَارِ اللہِ۔

ترجمہ: یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ باطن کا علم اللہ تعالیٰ کے بھیدوں سے ایک بھید ہے۔

ایضاح المعان ص ۴۴ سطر ۸ مطبوعہ مصر۔ } اِسْتِغْرَاقُ الْعَبْدِ فِی اللہ حتی لا یشہد سوٰہ و یقال لصاحبہا غریق فِی بحار الاحدیۃ و ذلک ھُوَ الفناء فی الذات۔

ترجمہ:۔ اس سے بھی معلوم کہ جو انسان اللہ تعالیٰ کی ذات میں فناہ ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا کچھ نہیں دیکھتا اور احدیت کے سمندروں میں اور اللہ کی ذات میں فناہ ہو جاتا ہے۔

من اعلام التصوف الاسلامی ص ۸۵ ج ۱ سطر ۲ مطبوعہ مصر۔ تالیف طہٰ عبد الباقی سرور } ان ھذا العالم الظاھر لا وجود لہ حقا و انما الوجود الحق للہ فلیس ھُوَ العالم و لا العالم ھو۔

اس سے بھی معلوم ہوا کہ اولیاء اللہ کے نزدیک یہ عالم ظاہر اپنا

وجود نہیں رکھتا ذات حق تعالیٰ کا ہی وجود ہے۔ جب عالم کا وجود نہیں ہے۔
اسی کا ہے تو پھر نہ عالم وہ ہوا - اور نہ وہ عالم ہوا۔ کیونکہ یہ دو چیزیں (دوئی)
نہیں ہیں۔ کہ وہ دونوں کو ایک کہتے ہیں۔ بلکہ وہ ایک ہی ذات کو کائنات کی
صورت میں ظاہر و باطن سمجھتے ہیں اور اس کے غیر کو معدوم سمجھتے ہیں اور
یہی مندرجہ بالا عبارت کتاب التصوف و فرید الدین عطار مطبوعہ مصر
میں بھی موجود ہے۔ جو ابھی ابھی آگے آئے گا۔ حضرت اویس قرنی رحمتہ اللہ
علیہ بھی اسی طرح ہی سمجھتے تھے۔ ان کے متعلق لکھتے ہیں۔

من اعلام التصوف الاسلامی } و لا یری فی الوجود
ص ۸۳ ج ۱ م سطر ، مطبوعہ مصر } سوا ہ ۔ یعنی وہ وجود میں
سوائے اس کے کچھ نہیں دیکھتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی
اس مرتبہ میں ایک واقعہ سمجھئے اور یہ حوالہ پیچھے جواہر غیبی کا لکھا جا چکا ہے
اور ترجمہ بھی پیچھے لکھا گیا ہے۔ صرف عبارت ہی لکھی جاتی ہے۔

من اعلام التصوف الاسلامی } ان عائشہ رضی اللہ
ص ۲،۲۷۲ ج ۲ مطبوعہ مصر } عنہا دخلت علیہ
وَھُوَ فی حالۃ من تلک الحالات فلما رآھا
سألها من أنتِ ؟ قالت عائشہ ۔ فسألها النبی
ثانیۃ من عائشۃ ؟ فاجابت ابنۃ الصدیق
فسألها النبی ثالثۃ ۔ من الصدیق ؟ فکان
الجواب بنۃ حمو محمد فسألها و من محمد ؟
فلزمت الصمت لانها علمت ان النبی فی
حالۃ استغرقہ فیها الوجد والحب لرب العلمین،،

اِذْ کَانَ التَّوحِیْدُ عِنْدَھُمْ اَنْ یَفْنٰی } التصوف فرید الدین عطار رح ص ۲۹ سطر، مطبوعہ مصر

الْاِنْسَانُ فِی اللّٰہِ فَلَا یَرٰی سِوَاہُ ۔

یعنی ان کے نزدیک توحید یہ ہوتی ہے کہ جب انسان اللہ تعالیٰ میں فنا ہو جاتا ہے ۔ تو وہ اللہ کے سوا کچھ نہیں دیکھتا ۔

ولکن یرون ان ھذا } التصوف فرید الدین عطار رح ص ۸۰ سطر ۵ مطبوعہ مصر

العالم الظاھر الا وجود لہ حقا و انما الوجود الحق للہ فلیس ھو العالم و لا العالم ھو ۔ لان العالم لا وجود لہ و ھو وحدہ الموجود ۔ اسی کی شرح پیچھے ص پر گذر چکی ہے ۔ اور حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ یوں سمجھتے ہیں کہ انسان ذات خداوندی سے فنا ہو کر ذات ہو جاتا ہے ۔ تو وہ سوائے اس کامل کے اور کچھ نہیں دیکھتے ۔ اسی کتاب کے ص ۸۶ سطر ۸ میں یوں لکھتے ہیں لَیْسَ فِی الْعَالَمِ عَلَی الْحَقِیْقَتِ اِلَّا الْاِنْسَانُ کوئی اولیاء اللہ خدا تعالیٰ کے سوا کسی چیز کو خدا نہیں کہتا ۔ بلکہ وہ خدا کو ہی کہتے ہیں ان کے آگے تو غیر کا وجود ہی نہیں رہتا ۔

جیسے کہ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر پاکپٹن شریف کے استاد جو حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ بھی ہیں ، قاضی حمید الدین ناگوری رح وہ فرماتے ہیں ۔

Scanned with CamScanner

مجموعہ عشقیہ صہ ۵ سطر اول مطبع قیصریہ دہلی ۱۳۳۲ھ } چوں ایں از میان رفت او درمیاں آمد۔ پس ہر چہ ہست او باشد، یعنی جب یہ درمیان سے اٹھ جاتا ہے۔ تو وہ درمیان ہوتا ہے پھر جو کچھ ہوتا ہے وہی ہوتا ہے اور قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ آگے فرماتے ہیں

مجموعہ عشقیہ صہ ۴۱ سطر ۵ مطبع قیصر دہلی } دنیست ہیچ چیز در آسمان زمین مگر آنکہ نوشتہ شدہ است در لوح محفوظ دل است و دل جائے حق یعنی قَلْبُ الْمُؤْمِنِیْنَ بَیْتُ اللّٰہِ ومراد از آسمان و زمین ظاہر و باطن است یعنی اوست و ظہور اوست وَھُوَ اللّٰہُ فِی السَّمٰوٰتِ وَفِی الْاَرْضِ۔

حضرت فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب، گنج الاسرار میں اور صوفی عبد الرحمٰن صاحب لکھنوی رح نقشبندی اپنی کتاب انوار الرحمٰن فارسی مطبوعہ نول کشور لکھنو میں فرماتے ہیں۔

گنج الاسرار فارسی صہ ۴۷ سطر ۱۲ حضرت بابا فرید رحمۃ اللہ } قَلْبُ الْمُؤْمِنِیْنَ اَکْبَرُ مِنَ الْعَرْشِ وَاَوْسَعُ مِنَ الْکُرْسِیِّ۔ معنی چنین باشد کہ دل مومن بزرگ تر است از عرش۔ و فراخ تر است از کرسی یعنی مومن کا دل عرش سے بڑا اور کرسی سے زیادہ وسیع ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کے دل کو کتنی شان عطا فرمائی ہے اور خود بھی اس میں سماجاتا ہے۔ اور صاحب تفسیر روح المعانی مفتی بغداد السید محمود آلوسی اپنی تفسیر روح المعانی میں آیت الکرسی کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

تفسیر روح المعانی ج ۱۲ پ ۲ سطر ۲۴ } (وسع کرسیہ)
اَلَّذِیْ ھِیَ قَلْبُ الْعَارِفِ (السموٰت والارض)
لانہ معدن العلوم الالٰھیۃ وَالعِلْمِ الدنی
الذی لانھایۃ لہ ولاحد

تفسیر روح المعانی ص ۵ ج ۱ } قال بعض العارفین
مطبوعہ بیروت } ما رایت شَیْئًا اِلا
و رایت اللہ قبلہ ۔ یعنی بعض عارفوں نے فرمایا ہے کہ میں نے
کوئی شے نہیں دیکھی ۔ بعد اس کے خدا تعالیٰ کو دیکھا ۔

تفسیر روح المعانی ص ۵ ج ۱ سطر ۱۹ } وَمِنَ الْاَکَابِرِ
مطبوعہ بیروت } مَنْ قَالَ مَا رَاَیْتُ
شَیْئًا اِلَّا وَرَاَیْتُ اللہ تعالیٰ فِیْہِ ۔
یعنی اکابرین میں سے ایک نے فرمایا ہے کہ میں نے کوئی چیز نہیں
دیکھی ۔ مگر اس میں اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے ۔

حضرت مجدد الف ثانی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مکتوبات
میں لکھتے ہیں ۔

مکتوبات دفتر اول ص ۳۱۲ سطر ۶ } معنی عبارت انا الحق نہ آنست
مطبوعہ لکھنؤ } کہ من حقم بلکہ آنست کہ من نیستم
موجود حق است

یعنی انا الحق کا مطلب یہ نہیں کہ میں خدا ہوں بلکہ یہ ہے کہ میں نہیں
ہوں ۔ حق تعالیٰ ہی ہے ۔ یعنی کہ میں خدا تعالیٰ سے جدا علیحدہ کوئی وجود نہیں
رکھتا ہے ۔ میں نہیں ہوں یعنی یہ درست میری نہیں ہے ۔ اسی ذات حق تعالیٰ کی

ہے۔ پیچھے باب نفی اثبات کے بیان میں یہ کافی لکھ چکا ہوں۔ اور آگے فرماتے ہیں۔

مکتوبات صد۴۲ سطر، دفتر دوم مطبوعہ نول کشور لکھنؤ } اہل اللہ بعد از فناء و بقا ہر چہ می بینند در خود می بینند و ہر چہ می شناسند در خود می شناسند و حیرت در ایشان در وجود خود ست و فی انفسکم افلا تبصرون

یعنی اللہ والے لوگ فنا اور بقاء کے بعد جو کچھ بھی دیکھتے ہیں اپنے آپ میں دیکھتے ہیں۔ اور جو کچھ پہچانتے ہیں اپنے آپ میں پہچانتے ہیں۔ ان کی حیرت ان کے وجود میں ہے۔ وفی انفسکم افلا تبصرون "

فصوص الحکم مع شرح القاشانی صد۱۱۷ سطر ۳ مطبوعہ یوسفی } فَالعَالَمُ مُتَوَهَّمٌ مَالَهُ وُجُودٌ حَقِيقِيٌّ وَهٰذَا مَعْنَى الْخَيَالِ اَيْ خُيِّلَ لَكَ اَنَّهُ اَمْرٌ زَائِدٌ قَائِمٌ بِنَفْسِهٖ خَارِجٌ عَنِ الْحَقِّ وَلَيْسَ كَذَالِكَ فِي نَفْسِ الْاَمْرِ ہ اس کا ترجمہ مولوی محمد حسین امروہی نقشبندی فارسی میں یوں لکھتے ہیں۔

التاویل المحکم فی متشابہ فصوص الحکم صد۲۹۸ مطبوعہ نول کشور لکھنؤ۔ } پس عالم متوہم است اورا وجود حقیقی نیست و این معنی خیال است ای خیال کردہ شدہ است برائے تو کہ عالم امریست زائد قائم بنفسہ خارج از حق و نیست چنیں در نفس الامر زیراکہ وجود بنفسہ آں حق تعالیٰ است "

ترجمہ: پس عالم ایک وہمی چیز ہے۔ اسکے لیے اصل وجود نہیں ہے۔ اور خیال کے یہی معنی ہیں۔ کہ تم کو خیال ہو گیا ہے۔ کہ عالم کوئی جدا چیز ایسی

ذات میں قائم ہے حق تعالیٰ سے خارج ہے۔ حالانکہ اصل یہ بات نہیں۔
اس سے معلوم ہوا کہ ذات حق کے سوا غیر کا وجود ہی نہیں۔ اسی ذات کا ہی کائنات کی صورت میں ظہور ہے۔ ؎

ظہور اس کا ہے جو کچھ دیکھتے ہو   وجود اس کے سوا کب ہے کسی کو

(مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی)

حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کے پیر و مرشد حضرت ابو سعید مبارک رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب تحفہ مرسلہ شریف میں فرماتے ہیں۔

تحفہ مرسلہ شریف ص ۱۴ حضرت ابو سعید ابو الخیر { وَاِنَّ الْمَوْجُوْدَ وَاحِدٌ وَالْاَلْبَاسَ مُخْتَلِفَةٌ وَمُتَعَدِّدَةٌ وَاِنَّ ذٰلِكَ الْمَوْجُوْدَ حَقِيْقَةٌ لِجَمِيْعِ الْمَوْجُوْدَاتِ وَبَاطِنُهَا وَاِنَّ جَمِيْعَ الْكَائِنَاتِ عَنْ ذٰلِكَ الْوَجُوْدِ۔

ترجمہ: اور تحقیق وجود واحد ہے اور لباس (صورتیں) مختلف رنگا رنگ ہیں اور وہ وجود تمام موجودات کی حقیقت اور ان کا باطن ہے اور تمام کائنات اسی وجود سے خالی نہیں ہے۔ اور حضرات صوفیہ کی مشہور کتاب (اصطلاحات صوفیہ) شیخ عبدالرزاق القاشانی کی میں ہے:

اصطلاحات صوفیہ ص ۸ سطر ۱۶ { الباطل ما سوی الحق وھو العدم اذ لا وجود فی الحقیقۃ الا للحق لقولہ علیہ السلام اصدق بیت قالۃ العرب قول لبید الا کل شیء ما خلا اللہ باطل۔

یعنی باطل حق تعالیٰ کے غیر کو کہتے ہیں۔ اور وہ ازل سے معدوم ہے حقیقت

میں وجود حق (تعالیٰ) ہی کا ہے

کیونکہ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ نہایت سچا شعر جس کو عرب لوگ بولتے ہیں۔ لبید رض کا قول ہے۔

کیا ہر چیز اللہ کے سوا بالکل نہیں ہے ؟

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا غیر وشریک موجود نہیں اور قرآن میں بہت جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں نے کوئی چیز باطل پیدا نہیں کی۔

اولیاء اللہ جو واصل باللہ فنا فی اللہ لوگ ہیں جو خود نہیں رہتے اُن میں ذات باری تعالیٰ ہی ہوتی ہے اُن کا بولنا خدا کا بولنا ہوتا ہے۔ لوگوں نے حضرت حسین ابن منصور کو کہا کہ تم کیوں انا الحق کہتے ہو تو آپ نے فرمایا میں انا الحق نہیں کہتا بلکہ وہ خود ہی کہہ رہا ہے۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

دیوان خواجہ معین الدین چشتی ص ۵۵ }

من نمیگویم انا الحق یار میگوید بگو چون نگویم چوں مراد لدار میگوید بگو

حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رح اپنی کتاب انفاس العارفین میں فرماتے ہیں۔

انفاس العارفین فارسی ص ۱۴۱ مطبوعہ مجتبائی دہلی } حسین ابن منصور را دست بریدند وا و تبسم می کرد وازہر انگشت وے انا الحق می آمد وبرا در کشیدند۔ وانا الحق مے گفت وبسوختند وازرماد او انا الحق سر میزد وبعد سہ روز بدر یا انداختند ازا نجا انا الحق شنیدہ مے شد۔ یعنی جب حضرت حسین بن منصور کے ہاتھ کاٹے گئے تو وہ ہنستے تھے اور اس کی ہر انگلی سے انا الحق کی آواز آتی تھی۔ اور جب ان کو سولی چڑھایا

گیا تو وہ انا الحق کہہ رہے تھے۔ اور جب ان کو جلایا گیا تو اُن کی راکھ (یعنی سواہ) سے انا الحق کی آواز آرہی تھی اور جب تین دن بعد ان کی راکھ کو دریا میں ڈالا گیا تو وہ دریا سے انا الحق کی آواز آنی شروع ہو گئی۔ اگر ابن منصور خود کہتے تو ان کی راکھ سے آواز نہ آتی اور پھر دریا سے بھی انا الحق کی آواز نہ آتی۔ تو معلوم ہوا کہ وہ خود نہ کہتے تھے۔ ؎

منصور کے پردے میں خدا بول رہا ہے

وہ راز انا الحق کا یہاں کھول رہا ہے

لطائف قدسی ص ۴۹ سطر ۱۱ مجتبائی دہلی } منصور حلاج را بر دار دادند ہر قطرہ خون کہ از وجود وے بزمین افتاد نقش اللہ مے شد۔ یعنی حضرت منصور حلاج کے خون کا جو قطرہ زمین پر گرتا تھا اس کا اسم اللہ لکھا جاتا تھا۔

نسیم الریاض شرح شفا قاضی عیاض ص ۵۳۷ ج ۴ مطبوعہ بیروت } اِنَّہٗ لَمَّا صُلِبَ جَرِیْ دَمُہٗ فِی الْاَرْضِ وَ یَنْتَقِشُ اللّٰہ اللّٰہ ترجمہ اوپر والا ہی ہے۔

وہ اتنا ذات حق میں مستغرق تھے کہ خون کا قطرہ بھی جو گرتا تھا اسم اللہ بن جاتا تھا۔

مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے ظفر احمد صاحب عثمانی سے حضرت ابن منصور رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں ایک کتاب لکھوائی جو اس موضوع پر بہت بہترین کتاب ہے اسی میں لکھتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

سیرت منصور حلاج صہ ۸۴ } "منصور کے قطرات خون سے
مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی } انا الحق کا نقشہ پیدا ہوا"

مناقب صوفیہ صہ ۵۰ سطر ۱۸ } چنانکہ حریری گفت کہ درمیان
مطبوعہ ایران } جماعت جوانے بود پیوستہ

می گفت، اللہ۔ اللہ۔ روزے نشستہ بود چوبے از بالا درافتاد و برسرآں جوان آمد۔ و سرش بشکست و خون رواں شد۔ قطرات خون بر زمین مے چکید نقش اللہ پدید می آمد"، یعنی حضرت شیخ شبلی رضؓ ایک روز بیٹھے ہوئے تھے کہ اوپر سے لکڑی (کڑی) گری اور اُن کے سر پر لگی۔ بس پھر زخم آگیا اور خون جاری ہوگیا اور خون کے قطرے جس جگہ گرتے تھے نقش اللہ لکھا جاتا تھا اللہ والے لوگ ذات حق میں اس طرح واصل ہوجاتے ہیں کہ جس جگہ بھی انکے خون کا قطرہ گرے وہیں اللہ لکھا جاتا تھا اور وہ خود نہیں رہتے بلکہ اُن کی صورت میں ذات باری تعالیٰ ہی ہوتی ہے۔

تفسیر روح البیان صہ ۳۲۲ جلد ۱۰ سطر ۱ مطبوعہ بیروت | شیخ رکن الدین
تفسیر حسینی فارسی صہ ۴۴۸ جلد ۲ سطر ۱ مطبوعہ نولکشور لکھنو | علاء الدولہ
تفسیر حسینی مطبوعہ تاج کمپنی صہ ۱۲۳۴ از سورہ نازعات | سمنانی

قدس سرہ فرمودہ کہ وقتی مرا حال کرم شد بزیارت حسین منصور حلاج رفتم چوں مراقبہ کردم۔ روح اورا در مقام عالی یافتم از علیین مناجات کردم کہ کر خدایا ایں چہ حالت است کہ فرعون انا ربکم الاعلی گفت و منصور انا الحق۔ گفت ہر دو یک دعوی کردند روح حسین در علیین است و جان فرعون در سجین۔ پس مرا ندا رسید کہ فرعون بخود بینی در

افتادہ ہمہ خود را دید و مارا گم کرد و حسینؒ مارا دید و خود را گم کرد پس درمیان دعوی شان فرق بسیار است (فی المثنوی) گفت فرعونے انا الحق گشت پست گفت منصوری انا الحق پس بر است

ایں انا را رحمت اللہ اے محب وآں انا را لعنت اللہ در عقب

تفسیر قادری صہ ۶۰۸ ج ۲ } شیخ رکن الدین علاء الدولۃ قدس سرہ نے فرمایا کہ ایک وقت مجھ کو جوش لکھنؤ

ہُوا تو میں منصور حلاج کی زیارت کو گیا ۔ مراقبہ کیا تو ان کی روح میں نے علیین سے اعلیٰ مقام میں پائی تو میں نے مناجات کی کہ خدایا یہ کیا حال ہے فرعون نے اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی کہا اور منصور نے انا الحق ۔ دونوں نے ایک دعوی کیا حسینؒ حلاج کی روح علیین میں ہے اور فرعون کی سجین میں تو مجھ کو ندا پہنچی کہ فرعون خود بینی میں پڑا بالکل اپنے ہی کو دیکھا مجھ کو گم کر دیا اور حسین بن حلاج نے مجھی کو دیکھا اپنے کو گم کر دیا ۔ تو ان دونوں کے دعوے میں بڑا فرق ہے ۔

اور تفسیرات احمدیہ ملاں جیون میں بھی مندرجہ بالا عبارت موجود ہے ۔ اور فصوص الحکم شیخ الاکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کی بہت سی شرحیں میں نے پڑھی ہے سب سے زیادہ وحدۃ الوجود کے رنگ میں مجھے حسین خوارزمی رحمۃ اللہ کی فارسی میں شرح فصوص الحکم زیادہ پسند آئی ہے جو خان محمد ارشد خان شیروانی قادری سے بطور تحفہ ملی ہے ۔ جو میرے خاص الخاص دوستوں سے ہیں اور حسین خوارزمی رحمۃ اللہ علیہ ایک جگہ لکھتے ہیں ۔

شرح فصوص الحکم فارسی] یعنی ملائکہ اکتفا نکردند طعن و جرح
صـ۸ ج ۱ سطر۱۵ مطبوعہ ایران] آدم . بلکہ در تذکیہ نفس خویش
و تطہیر آن در دعوای تسبیح و تقدیس مبالغت نمودند . و اگر حقیقت خود را
شناختندے ہر آئینہ دریافتندے کہ در حقیقت مسبح و مقدس نفس
خویش حق است در مظاہر ایشان . و یقین دانستندے کہ ایں دعوی
موجب شرک خفی است ،، یعنی فرشتوں نے اس بات کو کافی نہ سمجھا
اور حضرت آدم علیہ السلام پر طعنہ اور جرح شروع کر دیا . اور اپنے ہی
تزکیہ نفس اور پاکی کی اور تسبیح و تقدیس کی صفائی کے دعوای میں مبالغہ
کر دیا . اگر وہ اپنی حقیقت کو پہچان لیتے تو ان کو معلوم ہو جاتا کہ ہم میں
(ہماری صورتوں میں) مسبح اور مقدس ذات حق تعالیٰ آپ ہی ہے
اور ان کو معلوم ہو جاتا کہ ہمارا اپنے ہونے کا دعوای شرک خفی کا سبب ہے
اور آگے فرماتے ہیں

خیانت چیست می دانی دریں راہ خویشتن دیدن
زخود بگذر درا دبنگر ایں شو تا امان یابی

تو جانتا ہے کہ اس راہ میں خیانت کیا چیز ہے ؟ اپنے آپ کو
دیکھنا کہ یہ میں ہوں اپنے آپ سے گزر جا تی یعنی اپنے کو ختم کر دے کہ میں نہیں
ہوں آپ تے آپ میں اس کو دیکھ پھر تو امانت میں خیانت کرنے والا نہیں
ہوگا . یعنی اس نے تجھے اپنا آپ دے دیا ہے اس کا ہونا تیرے پاس
امانت ہے تو خیانت کرتا ہے اور تو اپنا آپ سمجھ بیٹھا ہے اور حضور
صلی اللہ علیہ وسلم ایک واقعہ میں صاف سمجھا رہے ہیں .

جواہر غیبی ص ۳۰۶ سطر ۱۷ مطبوعہ نولکشور لکھنؤ سید مظفر علیشاہ } قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل

شان نزول این حدیث آنست کہ وقتے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا در رسیدند حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ اصحابہ وسلم فرمودند من انت ؟ فرمودند انا عائشہ. باز فرمودند من عائشہ ؟ فرمودند بنت ابی بکر. باز فرمودند من ابی بکر ؟ فرمودند صدیق محمد - باز فرمودند من محمد ؟ حضرت صدیقہ دانستند کہ حضرت علیہ السلام در عالم دیگر اند. چوں حضرت علیہ السلام بہوش آمدند حضرت عائشہ ماجرا اظہار نمودند آنحضرت علیہ السلام فرمودند لی مع اللہ وقت الخ بدانی جائیکہ محمد از محمد خبر ندارد از عائشہ چہ خبر دارد

ترجمہ : یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں. میرا اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک وقت ہے جس میں کوئی مقرب فرشتہ اور نبی مرسل نہیں سما سکتا۔ اس حدیث شریف کا شان نزول یہ ہے کہ ایک وقت حضرت عائشہ صدیقہ رض حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئیں حضور علیہ السلام نے فرمایا تم کون ہو ؟ عرض کی کہ حضور میں عائشہ ہوں آپ نے پھر فرمایا عائشہ کون ہے ؟ عرض کی کہ میں حضرت ابو بکر صدیق کی بیٹی ہوں. آپ نے پھر فرمایا ابو بکر کون ہے ؟ عرض کیا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رفیق ہے. آپ نے پھر فرمایا محمد کون ہے ؟ تب حضرت عائشہ صدیقہ سمجھ گئیں کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کسی اور عالم میں ہیں آپ جب ہوش میں آئے جب آپ متوجہ ہوئے

توحضرت عائشہ نے تمام واقعہ سنایا تو آپ نے فرمایا کہ اے عائشہ میرا اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایسا وقت ہے کہ وہاں کوئی نہیں سما سکتا۔ جب محمد کو محمد کی خبر نہیں تو وہاں عائشہ کی کیا خبر۔ یعنی سمجھایا کہ وہاں ذات ہی ذات ہوتی ہے اور کچھ نہیں ہوتا۔

جواھر غیبی صفحہ { حدیث قدسی است : الانسان سری وانا سرہ لہ ۔ انسان سر من است یعنی من ظاہرم واو باطن من ومن سر انسانم کہ انسان ظاہر من است ۔ ومن باطن او۔ وعارف را این ہر دو مشاہدہ میسر است گاہ حضرت حق سبحانہ تعالیٰ را باطن یابد وخود را ظاہر وگاہ خود را باطن حی یابد وحضرت حق تعالیٰ را ظاہر

ترجمہ : حدیث قدسی ہے کہ انسان میرا بھید ہے اور میں اس کا بھید ہوں ۔ انسان میرا بھید ہے یعنی میں ظاہر ہوں اور وہ میرا باطن ہے اور میں انسان کا بھید ہوں ۔ کہ انسان میرا ظاہر ہے اور میں اس کا باطن ہوں ۔ عارف کو ان دونوں چیزوں کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ کبھی حق سبحانہ تعالیٰ کو اپنا باطن پاتا ہے اور اپنے آپ کو (اسکا) ظاہر۔ اور کبھی اپنے آپ کو (اسکا) باطن پاتا ہے اور حق تعالیٰ کو (اپنا) ظاہر پاتا ہے۔

شرح فصوص الحکم فارسی ص ۱۴۲ سطر ۱۶ } حق عین باطن عبد وعین ظاہر اوست حسین خوارزمی مطبوعہ ایران ۔

ے سمع وبصر وزبان ودستم ہمہ اوست | من نیستم وہستی ہستم ہمہ اوست!
من گفتن ما داو ز ہستی موہوم است | زیں ہستی موہوم چوں رستم ہمہ اوست

اور علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی مقام پر جب انسان بقا باللہ

ہوتا ہے فرماتے ہیں "پیام مشرق" مطبوعہ ایران میں ہے۔

کلیات اقبال فارسی ص ۲۰۲ مطبوعہ ایران -
پیام مشرق ص ۵۱ مطبوعہ لاہور -

کرا جوئی چرا در پیچ و تابی ؟ کہ او پیداست تو زیر نقابی
تلاش او کنی جز خود نہ بینی تلاش خود کنی جز او نیابی !

اور مثنوی مسافر میں علامہ اقبال رح فرماتے ہیں

کلیات اقبال فارسی ص ۸۱۷ مطبوعہ ایران

اے ز خود پوشیدہ خود را باز یاب
در مسلمانی حرام است ایں حجاب

چیست دین ؟ دریافتن اسرار خویش
زندگی مرگ است بے دیدار خویش

حضرت شیخ الاکبر فرماتے ہیں کہ جب زلیخا نے پچھنے لگوائے تو

جس جگہ اس سے خون کے قطرے گرے تو اسم یوسف لکھا گیا

فتوحات مکیہ ص ۳۴۷ ج ۲ سطر ۴ کما حکی عن زلیخا

انہا افتصدت فوقع الدم فی الارض فانکتب به

یوسف یوسف فی مواضع کثیرۃ حیث سقط

الدم لجریان ذکرہ اسمہ مجری الدم فی عروقھا

کلھا۔

فتوحات المکیہ ص ۳۴۷ ج ۲ سطر ۹ حکی عن الحلاج لما

قطعت أطرافه انکتب بدمه فی الارض الله الله۔ اس

سے معلوم ہوا کہ جس جگہ حضرت حلاج بن منصور کے خون کے قطرے گرے تو اسم اللہ اللہ لکھا گیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فضائل حضرت علی کرم اللہ وجہہ

اللہ تبارک تعالیٰ اپنی کلام پاک میں ارشاد فرماتے ہیں۔

سورہ شوریٰ پ ۲۵ قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ۔

ترجمہ : فرما دیجئے نہیں سوال کرتا ہوں تم سے اوپر اس کے بدلا مگر دوستی بیچ قرابت کے یعنی میں تم سے کسی قسم کا سوال نہیں کرتا۔ مگر اپنے قریبیوں سے محبت چاہتا ہوں۔ اب اس کا مطلب تفاسیر سے ملاحظہ فرما دیجئے

۱۔ تفسیر ابن عربی ص ۲۲۲ ج ۲ سطر ۲۱ (۲) تفسیر روح البیان ص ۳۱۱ ج ۸ سطر ۱۵ (۳) تفسیر مدارک ص ۹۴ ج ۴ سطر ۲۹ (۴) تفسیر مظہری ص ۳۱۸ ج ۸ (۵) تفسیر کبیر ص ۳۹۰ ج ۷ (۶) تفسیر حسینی سطر ۱۱ (۷) زرقانی علی المواہب ص ۲۰ ج ۶ سطر ۲۵ (۸) صواعق محرقہ ص ۱۶۸ (۹) مدارج النبوۃ ص ۱۰۱ ج ۱ ص ۱۰

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہ کرام رضی نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ قَرَابَتُكَ هٰؤُلَآءِ الَّذِيْنَ وَجَبَتْ عَلَيْنَا مَوَدَّتُهُمْ قَالَ عَلِيٌّ فَاطِمَةُ وَوَلَدُهُمَا اور تفسیر حسینی میں یوں عبارت ہے از ابن عباس رض منقول است کہ صحابہ بعد از نزول ایں آیت گفتند یا رسول اللہ خویشان شما کہ مودت ایشاں باید کرد کدام اند ؟ فرمود کہ علی رض فاطمہ رض حسن رض حسین رض یعنی صحابہ کرام نے عرض کی کہ یا رسول اللہ وہ لوگ

کون ہیں جن کے ساتھ محبت کرنے کا ہمیں حکم ہوا ہے۔ تو آپ نے فرمایا وہ علی رض اور فاطمہ رض اور حسن رض و حسین رض ہیں اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے ساتھ محبت کرنے کا خود حکم فرمایا ہے۔

۲۔ مشکوٰۃ شریف ص ۵۶۴ { ان علیا منی وانا من علی۔ یعنی بے شک علی رض مجھ سے اور میں علی سے ہوں

۳۔ صواعق محرقہ ص ۱۲۳ سطر ۱۲ مطبوعہ مصر۔ عن ابن عباس عَلِیٌّ مِنِّی بِمَنْزِلَةِ رَأْسِیْ مِنْ بَدَنِیْ۔ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی مجھ سے اسطرح جیسے میرے جسم سے میرا سر ہے۔

۴۔ مشکوٰۃ شریف صفحہ سطر ۱ مطبوعہ دہلی] قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم۔ مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِيْ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے علی کو گالی دیں اس نے مجھ کو گالی دیں۔

۵۔ زرقانی علی المواہب الدنیہ ص ۲ سطر ۸ صواعق محرقہ ص ۱۲۱ نزہۃ المجالس ص ۲۱۸ ج ۲۰ ص ۱۳۰ ج ۲۰ } مَنْ اَحَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ اَحَبَّنِيْ۔ یعنی جس نے مجھ سے محبت کی۔ اس نے علی رض سے محبت کی وَمَنْ اَحَبَّنِيْ فَقَدْ اَحَبَّ اللّٰہَ اور جس نے مجھ محبت کی اس نے اللہ سے محبت کی۔ وَمَنْ اَبْغَضَ عَلِيًّا فَقَدْ اَبْغَضَنِيْ اور جس نے علی رض سے بغض کیا اس نے مجھ سے بغض کیا۔

(۶) نزہۃ المجالس ص ۲۱۹ ج ۲ سطر ۳ مطبوعہ مصر خیر المجالس ص ۲۴۳ ج ۵ - ۲ سطر مطبوعہ مجتبائی دہلی ریاض النضرہ ص ۲۸۵ ج ۲ } عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ حُبُّ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ يَاْكُلُ ... كَمَا تَاْكُلُ

النَّارُ الْحَطَبَ ۔ یعنی حضرت علی رضؓ کی محبت گناہوں کو اسطرح کھا جاتی ہے جیسے آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے ۔

(۸) نزہتہ المجالس صہ ۲۱۶ ج ۲ سطر ۲ | عن ابن عباسؓ
خیر الموانس صہ ۳۴۲ ج ۲ دہلی | عن النبی صلے
اللہ علیہ وسلم قَالَ مَا مَرَرْتُ بِسَمَاءٍ اِلَّا وَ اَهْلُهَا مُشْتَاقُوْنَ اِلٰی عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا کہ میں جس آسمان پر گزرا وہاں کے رہنے والوں کو علی ابن طالب کا مشتاق پایا۔ اس سے ثابت ہوا کہ آسمانوں کے رہنے والے بھی تمام حضرت علی رضؓ کے مشتاق ہیں ۔

(۹) جذب القلوب فارسی صہ ۲۹ سطر ۱۸ شیخ عبد الحق محدث دہلوی۔
مرغوب القلوب صہ ۲۵ نولکشور
وفاء الوفاء صہ ۳۷ سطر ۳ مطبوعہ بیروت
خلاصۃ الوفاء صہ ۱۹۶ مطبوعہ مدینہ منورہ

حضرت جابر سے روایت ہے کہ ایک روز حضورؐ حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کر مدینہ منورہ کے بعض باغات کی طرف گزرے کہ ناگاہ ایک کھجور کے درخت سے آواز آئی هٰذَا مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْاَنْبِیَاءِ وَ هٰذَا عَلِیٌّ سَیِّدُ الْاَوْلِیَاءِ اَبُو الْاَئِمَّةِ الطَّاهِرِیْنَ یعنی کہ یہ ہیں تمام نبیوں کے سردار اور یہ حضرت علی رضؓ ہیں تمام ولیوں کے سردار اور اماموں کے باپ اس کے بعد دوسرا کھجور کا درخت بولا هٰذَا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَ هٰذَا عَلِیٌّ سَیْفُ اللّٰهِ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور یہ علی اللہ کی تلوار ہیں

۱۰ اور حضور صلعم فرماتے ہیں کہ ذِکْرُ عَلِیٍّ عِبَادَةٌ یعنی حضرت علی رضؓ کا

ذکر عبادت ہے۔ یعنی علیؑ علیؑ کہنا عبادت ہے۔

(۱۱) الصواعق المحرقہ صہ ۱۷۵ سطر ۲۱ :- کان ابو بکر یکثر النظر الی وجہ علی فسالتہ عائشۃ فقال سمعت رسول اللہ صلعم یقول النظر الی وجہ علی عبادۃ

ترجمہ : حضرت ابوبکر صدیق حضرت علی کے چہرہ پاک کی طرف کثرت سے دیکھا کرتے تھے۔ تو ایک روز حضرت عائشہ صدیقہ رض نے سوال کیا کہ آپ حضرت علی رض کے چہرہ کی طرف کثرت سے دیکھتے ہیں۔ تو حضرت ابوبکر صدیق نے جواب دیا کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت علی رض کے چہرہ کی طرف دیکھنا عبادت ہے

۱۲ مشکوٰۃ شریف صہ ۵۰۔ حضرت جمیع بن عمیر کہتے ہیں کہ میں اپنی پھوپھی کے ساتھ حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کس شخص سے سب سے زیادہ محبت ہے؟

حضرت عائشہؓ نے کہا فاطمہ رض سے پھر میں نے پوچھا اور مردوں میں انہوں نے کہا ان کے شوہر سے۔

اس سے ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مردوں میں سب سے زیادہ محبت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تھی۔

۱۳ الصواعق المحرقہ صہ ۱۲۴ سطر ۲ مطبوعہ مصر
ارجح المطالب صہ ۶۸۳
حضرت ابی بکر صدیقؓ فرماتے ہیں

سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یجوز احد الصراط الا من کتب لہ علی الجواز یعنی کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے کہ

قیامت کے روز حضرت علیؓ کے پروانہ راہداری کے بغیر کوئی شخص پل صراط سے نہ گزر سکے گا۔

۱۳ صواعق محرقہ ص ۱۲۵ الریاض النظرہ ص ۲۶۲ تاریخ الخلفاء | حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ لم یکن اَحَدٌ مِّنَ الصَّحَابَةِ یَقُوْلُ سَلُوْنِیْ اِلَّا عَلِیًّا۔ صحابہ رضی میں کوئی

ایسا نہ تھا۔ جو یہ کہتا کہ سلونی یعنی مجھ سے جو چاہو پوچھو۔ مگر وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہیں۔

۱۴ جامع کبیر بحوالہ خالص الاعتقاد ص ۶۲ اعلیٰ حضرت | حضرت ابو الطفیل عامر بن واثلہ فرماتے ہیں کہ آپ (حضرت علی) نے خطبہ فرمایا۔ سَلُوْنِیْ فَوَاللّٰهِ لَا تَسْئَلُوْنِیْ عَنْ شَیْءٍ یَّکُوْنُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ اِلَّا حَدَّثْتُکُمْ بِهٖ۔ کہ خدا کی قسم تم کوئی ایسا سوال ہی نہ کرو گے جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے جس کی میں خبر نہ دوں جو چاہو مجھ سے پوچھ لو۔ نزہتہ المجالس میں ہے جس کا مطلب یہ ہے

۱۵ نزہتہ المجالس ص ۱۳ ج ۲ مطبوعہ مصر خیر المؤانس ص ۲۵۲ ج ۲ مطبوعہ دہلی | حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں زمینوں کے راستے سے آسمانوں کے راستوں کا زیادہ واقف ہوں جو چاہو پوچھو فَجَاءَ جِبْرِیْلُ فِیْ صُوْرَةِ رَجُلٍ یعنی جبریل بشری صورت میں آیا اور پوچھا کہ اس وقت جبریل کہاں ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ اس وقت نہ آسمانوں پر ہے اور نہ سدرۃ المنتہیٰ پر تو ہی جبریل ہے اس سے ثابت ہوا کہ

آپ جبریل علیہ السلام کو بھی جانتے ہیں۔ اور آپ کی نظر زمینوں اور
آسمانوں تک بھی جاتی ہے اور روح البیان میں ایک واقعہ ہے
جس کا مختصر یہ ہے کہ
۱۶۔ تفسیر روح البیان ص۱۵۹ ج ۹ سطر اول ۴ حضرت علی رض
نے فرمایا کہ مجھ سے جو چاہو پوچھو تو ایک آدمی نے حضرت علی رض سے کہا
هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ يَا عَلِيُّ۔ آپ نے اپنے رب
کو دیکھا ہے ؟ آپ نے فرمایا میں تو اس کی عبادت نہیں کرتا جب
تک دیکھ نہیں لیتا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کَشَجَرَۃٍ طَیِّبَۃٍ اَصْلُھَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُھَا فِی السَّمَآءِ

شجرہ شریف قادریہ غوثیہ قطبیہ

لکھ لکھ حمد تینوں خدایا
اپنے نوروں نور بنایا
نام رسول[1] پکار زبانوں
کامل ہوسیں پھر ایماتوں
جس نے نام علی[2] دا پڑھیا
حسین[3] دا لڑ جس نے پھڑیا
زین العابدین[4] رضؓ امام!
امام باقر[5] نوں رضؓ کرو سلام

جب عشق سی تینوں آیا!!
جو ولیاں وچ چمکاری دا
قربان ہوویں جے دلوں بجانوں
ایہہ ہے حکم غفاری دا
اُس نوں رنگ فقر دا چڑھیا
او دین دنی وچ تاری دا
جس دا روشن ہویا نام!
رتبہ ملے سرداری دا!

۱ : حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ۔
۲ : امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ ۔
۳ : حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ ۔
۴ : حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ ۔
۵ : حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔

امام جعفرؒ[۶] صادق پیارا
موسیٰ کاظمؒ[۷] جس دا تارا
امام موسیٰ[۸] رضا دے نائیں
حل کرن اوہ مشکل تائیں
معروف[۹] کرخی ہے ربدا پیارا
پل وچہ دیندا کر نظارا
سری[۱۰] سقطی ربدا جانی!
جانے کل اسرار نہانی!
خواجہ[۱۱] حسن جنید بغدادی
کردے دل میرے وچہ شادی
ابا بکر[۱۲] شبلی پھل گلابی
ملیوں روشن کردشتابی!
ابو الفضل[۱۳] عبد الواحد!

جس دا ہے گا شان نیارا
روشن نور غفاری دا!
یاد کریں توں صبح صباحیں
سہارا مشکل بھاری دا
اُداس دلاں دا ہے سہارا
واقف راز غفاری دا!
نور و نور ہے دوہیں جہانی
واقف ملک غفاری دا
میں بھی جیندا ہاں فریادی
محبوب ہے تو رب باری دا
روشن ہے جو وانگ متابی
پلاوے خام خماری دا
جیں وچہ ظاہر نور احد

۶ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ ۷ حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ ۸ حضرت امام موسیٰ رضا رضی اللہ عنہ
۹ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ
۱۰ حضرت خواجہ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ
۱۱ حضرت خواجہ جنید بغدادی رح ۱۲ شیخ ابو بکر شبلی رح۔
۱۳ ابو الفضل عبد الواحد رحمۃ اللہ علیہ۔

ابو الفرح شاد کریندا!
ڈاہڈے اوگنہگار تریندا!
ابو الحسن[15] دے در جو آیا!
ابو سعید[16] مبارک آیا!
غوث[17] الاعظم رح محبوب سبحانی!
تاریں سانوں دوہیں جہانیں
جس نے ہے لڑ تیرا پھڑیا
نور و نور نوں اس نوں کریا
عبد[18] الوھاب پیارے ریدے
جام پلاوے نال فضل[19] دے
ابو[20] الفرح سوہنا سائیں
جنہے پیر مسعود[22] دے نائیں
نور[23] شاہ حبیب رح خدا دے

کفر اندھیرا باہر کڈھیندا
پھڑ کے پار اتاری دا
خالی بھانڈا پُر کرایا!
رتبہ لیا سرداری دا
تیرا نہ کوئی ہمسایا ثانی
تو وارث دکھیاری دا
دین دنی وچہ اوہو تریا
توں وارث دکھیاری دا!
مدد کرو میری جھبدے
جو ہے مست خماری دا
تاریا سید[21] احمد رح تائیں
خطاب دتا مختاری دا
ملیوں نور و نور بنا دے

۱۵ ابو الحسن ہنکاری رحمۃ اللہ علیہ ۔
۱۶ شیخ ابو سعید ابو الخیر محمد مبارک مخزومی رحمۃ اللہ علیہ ۔
۱۷ محبوب سبحانی قطب ربانی غوث الاعظم محی الدین عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
۱۸ سید الوہاب رحمۃ اللہ علیہ ۱۹ سید فضل اللہ رحمۃ اللہ علیہ ۔
۲۰ سید ابو الفرح صوفی رحمۃ اللہ علیہ ۲۱ سید احمد گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ
۲۲ حضرت سید مسعود رحمۃ اللہ علیہ ۲۳ سید نور الدین علی رحمۃ اللہ علیہ ۔

کردے سبھے دور لگا وے
شمس الدین[۲۵] ملک والی
غوث محمد[۲۶] جس دی ڈالی
عبد القادر[۲۷] تے بالا پیر[۲۸] رح
عبد القادر[۲۹] سوہنا پیر
عبد الوہاب[۳۰] رح پیارے جانی
توں ہیں رب دی خاص نشانی
زین العابدین[۳۱] رح پیارا بدا
جس وچ نور ہے پارسمندا
سید مصطفیٰ[۳۲] رح دلدا جانی
نبی پر جان کراں قربانی
مجتبےٰ معروف[۳۴] چراغ ہے
دھوندا کفر دا داغ ہے

چوویں شاہ میر[۲۴] نوں تاری دا
جس دا رتبہ سوہنا عالی
پھل ہے باغ غفاری دا
غماں دی دیندے کٹ زنجیر
مظہر نور غفاری دا
تیں پر جان کراں قربانی
پردہ رکھیں یاری دا
عبد الرزاق ہے تارا جگدا
جس دا نام پکاری دا
تاریا جس محمود جیلانی[۳۳] رح
جس وچ راز غفاری دا
ایہہ کھڑیا جیسدا باغ ہے
پھل حیدر تیری پھلواری دا

۲۴ سید شاہ میر رحمۃ اللہ علیہ ۲۵ سید عبد القادر شمس الدین محمد رحمۃ اللہ علیہ ۲۶ سید محمد غوث گیلانی رح ۲۷ سید عبد القادر ثانی رح
۲۸ شیخ محمد بالا پیر ۲۹ سید عبد القادر ثالث رح
۳۰ سید عبد الوہاب رح ۳۱ سید زین العابدین رح۔
۳۲ سید مصطفیٰ رحمۃ اللہ علیہ۔ ۳۳ سید محمود جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
۳۴ حضرت سید مجتبےٰ المعروف چراغ شاہ رحمۃ اللہ علیہ۔
۳۵ سید حیدر بخش رح

شاہ ۳۷ غوث رح دا اک سلطان ہے
روشن جو دچہ جہان ہے
۳۹ سید علی شیر رح پیارا
جد ا ہے ایہہ چانن سارا
قطب ۴۱ علی شاہ پیارے
ہر جا تیرے چمکن تارے
۴۲ سخی محمد ربدا جانی !!
تو ہے روشن دو جہانی
۴۳ مراد علی شاہ دے مراداں
مردم رہندیاں جندیاں یاداں
۴۴ غلام قادر ہے باغ دا مالی
پھل ہے جس دا ہر ہر ڈالی
باغ باغیچے سوہنے لائے

مشہور ۳۸ ہاتھی بان ہے۔
چانن خلقت ساری ہے۔
۴۰ سید چراغ رح ہے روشن تارا
نور ہے پاک غفاری دا
تیرا فیض ہے جاری سارے
مالک ملک غفاری دا
ظاہر تیرا فیض نورانی!
چانن خلقت ساری دا
آس پہنچاوے سن فریاداں
مددگار دکھیاری دا
چمن لگایا سوہنے والی
مالی باغ بہاری دے دا
اجڑے گھر آس آن وسائے

۳۷ سید غلام غوث رح ۳۸ سید امان اللہ المعروف سلطان ہاتھی بان رح
۳۹ حضرت سید علی شیر رحمۃ اللہ علیہ ۴۰ حضرت سید چراغ علیشاہ رح
۴۱ قطب الاقطاب حضرت قطب علی شاہ صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
سندھیلیانوالی شریف ۴۲ حضرت پیر سائیں سخی محمد رحمۃ اللہ ۴۳ حضرت
پیر سائیں مراد علی صاحب جھنگوی
۴۴ عارف کامل حضرت پیر میاں غلام قادر صاحب نالوں کھانا چاہ مستانوالہ۔

ہر ہر دے وچ ڈیرے لٹے
محمد انور اس باغ دا بوٹا
دل جسدے نوں ساجن لوٹا

حسن ہے خلقت ساری دا
عشق سیجن وچ لیندا جھوٹا
ڈنگیا عشق بیماری دا

آمد بالخیر

۴۵ صوفی محمد انور قادری گوجرہ شریف ۔

آگے ان کے مندرجہ ذیل خلیفے ۱۹۸۸ء تک ۔

(۱) میاں بشیر احمد صاحب مرحوم
(۲) میاں حسن دین صاحب گوجرہ
(۳) مولوی محمد صدیق صاحب قادری چک ۲۷۱ گ ب کھرڑاوان
(۴) میاں مہر دین صاحب قادری ۹۔ انتہ دفیروالی 6.R
(۵) سید نذیر حسین شاہ چک نمبر ۱۳۶ امراد
(۶) صوفی محمد یونس صاحب قادری سرگودھا محلہ اسلام پورہ گلی نمبر ۳
(۷) میاں انور علی حکیم رنگ صاحب قادری چک نمبر ۴۵ گ ب
(۸) صوفی عبدالرشید صاحب قادری نیو پلاٹ گوجرہ

ہماری مطبوعات

۱۔ انوار الوحدت :۔ اہل اللہ کے لیے انمول تحفہ اور طالب علم کے لیے ایک مکمل کتاب جس کے پڑھنے سے عقدے حل ہوں گے۔ انوار الحقیقت زیر طبع

۲۔ خاندان نبوت :۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ کے ذکر پاک کے علاوہ شجرہ نسب کی ترتیب سے آپؐ کے اسلاف کبار اور جملہ اطہار کو مکمل سوانحی تعارف کیا گیا ہے۔

۳۔ ارباب طریقت : جلیل القدر اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم کا تذکرہ جمیل کیا گیا ہے ایک سو اولیاء کے حالات درج ہیں۔

۴۔ ارباب علم و فضل :۔ اصحاب شریعت مکاتیب فکر کی مجاہدانہ مساعی سے ورثہ ہے اس میں محدثین اور آئمہ کرام اور برصغیر پاک و ہند کے معروف علماء حق پر مشتمل ہے۔

۵۔ ارباب بصیرت :۔ اصحاب شریعت کی مجاہدانہ مساعی سے مزین اور معروف علماء کے مجاہدات پر مشتمل ہے۔

۶۔ افضلیت شیخین رضؓ :۔ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضؓ اور سیدنا عمر فاروق رضؓ کے زندگی کے حالات و فضائل و محاسن سے مزین ہے۔

۷۔ مناقب الکریمین : حضرت مولانا عبد الکریم راولپنڈی حضرت خواجہ نواب الدین مرحوم سروی رحاور پیر طریقت حضرت خواجہ محمد معصوم نقشبندی مدظلہ العالی کی سوانح حیات اور سلسلہ نقشبندیہ درج ہے۔

۸۔ طبقات صحابہؓ :۔ السابقون الاولون من المہاجرین رضی اللہ عنہم۔ زیر طبع

۹۔ انساب انبیاء :۔ سیدنا حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام تا عہد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تک۔ زیر قلم

مکتبہ رحمانیہ نزد لطیف ہائی سکول (دار السلام) ٹوبہ ٹیک سنگھ۔